بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# النور آن لائن

جولائی ۲۰۲۶ء

ریاستہائے متحدہ امریکہ

الہام حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام

امن است در مکان محبّت سرائے ما

# امن است در مکان محبّت سرائے ما

امن است در مکان محبّت سرائے ما

ہماری محبت کا گھر امن کا گھر ہے۔

تذکرہ (۲۰۲۳ء ایڈیشن)، صفحہ ۶۲۰

# دعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 30؍مئی 2014ء میں درج ذیل دعائیں کرنے تلقین فرمائی:

سورۃ الفاتحہ اور درود شریف

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (تذکرہ صفحہ 25 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپؐ کی آل پر۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (سورۃ اٰل عمران:9)

اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (سورۃ البقرہ:251)

اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ، وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اے اللہ ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (تذکرہ صفحہ 363 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اے میرے ربّ ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے ربّ پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (سورۃ اٰل عمران:148)

اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَآئَکَ وَ اَعْدَآئِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَھِّرْ لَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔

کہ اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمن اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔ (ماخوذ از تذکرہ صفحہ 426 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ

اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ البقرہ ۲۵۸


ریاستہائے متحدہ امریکہ

# النور آن لائن

Al-Nur Online USA

جلد نمبر ۵ — وفا ۱۴۰۵ ہش — جولائی ۲۰۲۶ء — محرم، صفر ۱۴۴۸ ہجری — شمارہ نمبر ۷



نگران:

ڈاکٹر مرزا مغفور احمد، امیر جماعت، ریاستہائے متحدہ امریکہ

مشیر اعلیٰ:

اظہر حنیف، مبلغ انچارج، ریاستہائے متحدہ امریکہ

مینجمنٹ بورڈ:

انور خان (صدر)، سیّد ساجد احمد، محمد ظفر اللہ ہنجرا، سید شمشاد احمد ناصر، سیکرٹری تربیت، سیکرٹری تعلیم القرآن، سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری رشتہ ناتا

مدیر اعلیٰ:

امۃ الباری ناصر

مدیر:

حسنیٰ مقبول احمد

ادارتی معاونین:

ڈاکٹر محمود احمد ناگی، طاہرہ زرتشت، زاہدہ ظہیر ساجد

سرورق: لطیف احمد



رابطہ: al-nur@ahmadiyya.us

# وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ

التکویر ۱۱

# اِس شمارے میں


ابتلا کی حکمت ........................................ 3

پریس ریلیز ........................................ 4

خطباتِ حضرت خلیفۃ المسیح، ایّدہُ اللہ تعالیٰ، جون ۲۰۲۶ء ........................................ 5

اِک نہ اِک دن پیش ہو گا تُو فنا کے سامنے ........................................ 13

انگلستان میں حضرت خلیفۃ المسیح، ایدہ اللہ تعالیٰ، سے امریکی وفود کی ملاقاتیں ........................................ 14

اعلانِ نکاح ........................................ 31

بخش دو رحم کرو شکوے گلے جانے دو ........................................ 32

بنیادی مسائل کے جوابات ........................................ 33

میری بیٹی کا خیال رکھئے ........................................ 34

دنیا بھر میں جلسہ ہائے سالانہ ........................................ 36

دنیا بھر میں مساجد کی تعمیر ........................................ 41

# ابتلاء کی حکمت

## قرآنِ مجید

لَتُبۡلَوُنَّ فِیۡۤ اَمۡوَالِکُمۡ وَاَنۡفُسِکُمۡ وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ وَمِنَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡۤا اَذًی کَثِیۡرًا ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۱۸۷﴾ (سورۃ ۳ آل عمران، آیت ۱۸۷)

تمہیں تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں کے متعلق ضرور آزمایا جائے گا۔ اور تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور ان سے (بھی) جو مشرک ہیں بہت دکھ (دینے والا کلام) سنو گے۔ اور اگر تم صبر کرو گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو یہ یقیناً ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

(ترجمہ از تفسیرِ صغیر، حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد، خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

## حدیثِ مبارکہ

مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ.

مسلمان کو کوئی ایسی تکلیف نہیں پہنچتی اور نہ بیماری اور نہ رنج اور نہ غم اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی ملال یہاں تک کہ وہ کانٹا بھی جو اسے چبھ جاتا ہے مگر ضرور ہے کہ اللہ اس کی وجہ سے اس کی غلطیوں کا ازالہ کر دیتا ہے۔ (صحیح البخاری، حدیث نمبر ۵۶۴۱، کتاب المرضی، باب نمبر ۱)

## ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وہ ابتلاء کہ جو شیر ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچاوے اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے ان کو سکھاوے۔ یہی سنت اللہ ہے۔ جو قدیم سے خدائے تعالیٰ اپنے پیاروں، بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے زبور میں حضرت داؤدؑ کی ابتلائی حالت میں عاجزانہ نعرے اس سنت کو ظاہر کرتے ہیں اور انجیل میں آزمائش کے وقت میں حضرت مسیحؑ کی غریبانہ تضرعات اسی عادت اللہ پر دال ہیں اور قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں جناب فخر الرسلؐ کی عبودیت سے ملی ہوئی ابتہالات اسی قانون قدرت کی تصریح کرتے ہیں اگر یہ ابتلاء درمیان میں نہ ہوتا تو انبیاء اور اولیاء ان مدارج عالیہ کو ہرگز نہ پا سکتے کہ جو ابتلاء کی برکت سے انہوں نے پالئے۔ ابتلاء نے ان کی کامل وفاداری اور مستقل ارادے اور جانفشانی کی عادت پر مہر لگا دی اور ثابت کر دکھایا کہ وہ آزمائش کے زلازل کے وقت کس اعلیٰ درجہ کا استقلال رکھتے ہیں اور کیسے سچے وفادار اور عاشق صادق ہیں کہ ان پر آندھیاں چلیں اور سخت سخت تاریکیاں آئیں اور بڑے بڑے زلزلے ان پر وارد ہوئے اور وہ ذلیل کئے گئے اور جھوٹوں اور مکاروں اور بے عزتوں میں شمار کئے گئے اور اکیلے اور تنہا چھوڑے گئے یہاں تک کہ ربانی مددوں نے بھی جن کا ان کو بڑا بھروسہ تھا کچھ مدت تک منہ چھپا لیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی مربیانہ عادت کو بہ یکبار گی کچھ ایسا بدل دیا کہ جیسے کوئی سخت ناراض ہوتا ہے اور ایسا انہیں تنگی و تکلیف میں چھوڑ دیا کہ گویا وہ سخت مورد غضب ہیں۔ اور اپنے تئیں ایسا خشک سا دکھلایا کہ گویا وہ ان پر ذرا مہربان نہیں بلکہ ان کے دشمنوں پر مہربان ہے اور ان کے ابتلاؤں کا سلسلہ بہت طول کھینچ گیا۔ ایک کے ختم ہونے پر دوسرا اور دوسرے کے ختم ہونے پر تیسرا ابتلاء نازل ہوا۔ غرض جیسے بارش سخت تاریک رات میں نہایت شدت و سختی سے نازل ہوتی ہے ایسا ہی آزمائشوں کی بارشیں ان پر ہوئیں پر وہ اپنے پکے اور مضبوط ارادہ سے باز نہ آئے اور سست اور شکستہ دل نہ ہوئے بلکہ جتنا مصائب و شدائد کا بار ان پر پڑتا گیا اتنا ہی انہوں نے آگے قدم بڑھایا اور جس قدر وہ توڑے گئے اسی قدر وہ مضبوط ہوتے گئے اور جس قدر انہیں مشکلات راہ کا خوف دلایا گیا اسی قدر ان کی ہمت بلند اور ان کی شجاعت ذاتی جوش میں آتی گئی۔ بالآخر وہ ان تمام امتحانات سے اول درجہ کے پاس یافتہ ہو کر نکلے اور اپنے

کامل صدق کی برکت سے پورے طور پر کامیاب ہو گئے اور عزت اور حرمت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا اور تمام اعتراضات نادانوں کے ایسے حباب کی طرح معدوم ہو گئے کہ گویا وہ کچھ بھی نہیں تھے غرض انبیاء و اولیاء ابتلاء سے خالی نہیں ہوتے بلکہ سب سے بڑھ کر انہیں پر ابتلاء نازل ہوتے ہیں اور انہیں کی قوت ایمانی ان آزمائشوں کی برداشت بھی کرتی ہے عوام الناس جیسے خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کر سکتے ویسے اس کے خالص بندوں کی شناخت سے بھی قاصر ہیں بالخصوص ان محبوبانِ الٰہی کی آزمائش کے وقتوں میں تو عوام الناس بڑے بڑے دھوکوں میں پڑ جاتے ہیں گویا ڈوب ہی جاتے ہیں اور اتنا صبر نہیں کر سکتے کہ ان کے انجام سے منتظر رہیں۔ عوام کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جل شانہ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے اس کی شاخ تراشی اس غرض سے نہیں کرتا کہ اس کو نابود کر دیوے بلکہ اس غرض سے کرتا ہے کہ تا وہ پودا پھول اور پھل زیادہ لاوے اور اس کے برگ اور بار میں برکت ہو۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ انبیاء اور اولیاء کی تربیت باطنی اور تکمیل روحانی کے لئے ابتلاء کا ان پر وارد ہونا ضروریات سے ہے اور ابتلاء اس قوم کے لئے ایسا لازم حال ہے کہ گویا ان ربّانی سپاہیوں کی ایک روحانی وردی ہے جس سے یہ شناخت کئے جاتے ہیں۔ (سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد دوم صفحہ ۴۵۸ تا ۴۶۰)

# پریس ریلیز

## جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں احمدی عبادتگاہ بیت اقصیٰ کے باہر سیکیورٹی رضاکاروں کی گاڑی پر فائرنگ

چناب نگر: (پریس ریلیز) ۵؍جون کو رات ۹ بجے کے قریب ایک نامعلوم موٹر سائیکل سوار دہشت گرد نے جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں احمدی عبادت گاہ بیت اقصیٰ کے باہر سیکیورٹی رضاکاروں کی گاڑی پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں ۳؍احمدی نوجوان شدید زخمی ہو گئے جن میں سے ۲؍کی حالت نازک ہے۔ تفصیلات کے مطابق رضاکاروں کی گاڑی معمول کی حفاظتی ڈیوٹی پر بیت اقصیٰ کے باہر چوک میں موجود تھی کہ ایک نامعلوم موٹر سائیکل سوار دہشت گرد جس نے اپنا سر اور چہرہ کپڑے سے ڈھانپا ہوا تھا، نے گاڑی پر فائرنگ کر دی۔ جس کے نتیجے میں ۳؍افراد زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں وقاص احمد عمر ۲۳؍سال، بلال احمد عمر ۳۰؍سال اور عبد الجبار عمر ۳۹؍سال شامل ہیں۔ زخمیوں کو فوری طور پر ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں ڈاکٹرز نے فوری آپریشن کیا۔ شہریوں کی بڑی تعداد خون کے عطیات دینے ہسپتال پہنچی۔ عینی شاہدین کے مطابق موٹر سائیکل سوار دہشت گرد کالج روڈ کی جانب فرار ہو گیا۔

جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان عامر محمود نے ربوہ میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ گذشتہ چند ماہ میں ربوہ کے اندر یہ دوسرا دہشت گرد حملہ ہے جس کے نتیجے میں احمدی خود کو عدم تحفظ کا شکار محسوس کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ ۱۰؍اکتوبر ۲۰۲۵ء کو جمعۃ المبارک کے روز احمدی عبادت گاہ بیت المہدی کے باہر فائرنگ کے نتیجہ میں ۶؍احمدی زخمی ہوئے تھے۔ ترجمان نے کہا کہ چند یوم قبل عید الاضحی کے موقع پر سیکیورٹی اداروں نے تھریٹ الرٹ جاری کیا تھا کہ ربوہ میں دہشت گردی کی کارروائی کا خطرہ ہے۔ ترجمان نے کہا کہ پاکستان کے طول و عرض میں معصوم اور پرامن احمدیوں کے خلاف نفرت انگیز تقریر و تحریر مسلسل جاری ہے۔ جس میں عامۃ الناس کو اشتعال دلایا جاتا ہے کہ وہ احمدیوں کو نشانہ بنائیں۔ احمدیوں کے معاشی و سماجی بائیکاٹ کی مہم چلاتے ہوئے یکطرفہ منفی زہریلا پراپیگنڈا کیا جاتا ہے اور جماعت احمدیہ کے عقائد کے متعلق من گھڑت باتیں کر کے بے بنیاد اور جھوٹے الزامات عائد کیے جاتے ہیں۔ ایسے فتوے موجود ہیں جن میں عوام کو ترغیب دی جاتی ہے کہ احمدیوں کو جہاں دیکھیں وہاں قتل کر دیں۔ احمدی ربوہ سمیت پاکستان میں کہیں بھی خود کو محفوظ تصور نہیں کرتے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ سال سرگودھا میں تین احمدیوں کو قتل اور ایک کو زخمی کرنے والا مجرم تاحال گرفتار نہیں کیا جا سکا۔ ترجمان نے مطالبہ کیا کہ نفرت پر مبنی مہم کو فوری طور پر رکوا کر ذمہ داران کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے اور پاکستان میں احمدیوں کے جان و مال کی حفاظت کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں۔ (الفضل ڈاٹ آرگ، 9جون 2026ء)

# خطباتِ حضرت خلیفۃ المسیح، ایّدہُ اللہ تعالیٰ، جون ۲۰۲۶ء

## خلاصۂ خطبۂ جمعہ ۵؍ جون ۲۰۲۶ء

گذشتہ خطبے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عجز و انکسار کے واقعات یا نصائح بیان کیے تھے۔ آج بھی اسی حوالے سے کچھ واقعات بیان کروں گا۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق حسنہ کا یہ حال تھا کہ قادیان کے جو لوگ ہر وقت آپؑ کے خلاف دشمنی کرنے میں مشغول رہتے تھے اور کوئی دقیقہ فروگذاشت کا نہ چھوڑتے۔ مگر جب بھی انہوں نے آپؑ کے آستانے پر دستک دی، آپؑ ننگے پاؤں تشریف لاتے اور سلام کا جواب دے کر پوچھتے کہ آپ اچھے تو ہیں اور اس کے گھر والوں کا پوچھتے اور فرماتے کیسے آئے ہیں؟ پھر وہ جو بھی ضرورت پیش کرتا تو آپ پوچھتے کتنی ضرورت ہے اور ان کی ضرورت سے زیادہ لا کر دیتے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ نے ایک مرتبہ بتایا کہ میراں بخش سودائی ایک مخبوط الحواس شخص تھا اس نے ایک دفعہ حضورؑ کو بڑی مسجد سے آتے ہوئے بڑی بد تمیزی سے بلایا اور پیسے مانگے۔ آپ نے اپنے رومال سے چار یا آٹھ آنے نکال کر اسے دے دیے وہ خوش ہو کر چلا گیا۔

ماسٹر نذیر حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی بھی اپنے والد کے ہمراہ قادیان حضورؑ کے پاس میں آیا اور حضورؑ کو اطلاع کرائی گئی کہ حکیم مرہم عیسیٰ صاحب آئے ہیں تو مَیں نے ہمیشہ یہی دیکھا کہ اطلاع ہوتے ہی آپ فوراً تشریف لے آتے اور خود کچھ نہ کچھ کھانے کے لیے پیش کرتے۔ حضورؑ ایسی سادگی سے مہمانوں کو ملا کرتے تھے کہ مَیں نے بعض اوقات حضورؑ کو ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ حضورؑ کے ہاتھ میں قلم ہوتی اور بعض اوقات ہم سے ننگے پاؤں ملنے تشریف لے آتے یعنی جس حالت میں اندر تشریف فرما ہیں ویسے ہی آ جاتے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ مَیں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا۔ حضرت صاحبؑ نے مجھے مسجد مبارک میں بٹھایا اور فرمایا بیٹھو میں کھانا لے کر آتا ہوں۔ پھر چند منٹ بعد خود ایک بڑی پلیٹ میں کھانا لے کر تشریف لائے۔ پھر فرمایا آپ کھائیں میں پانی لاتا ہوں۔ مفتی صاحبؓ کہتے ہیں بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلویؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؑ کبھی کھلے کو اڑنہ بیٹھتے تھے۔ یعنی دروازے کو بند کر کے بیٹھتے۔ کہتے ہیں مَیں حضورؑ کے پاس بیٹھا تھا کہ تھوڑی دیر بعد حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب کہتے ابا کنڈا کھول۔ آپؑ فوراً اٹھ کر کھول دیتے۔ ایک دفعہ میں حاضر خدمت ہوا حضورؑ بوریے پر بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھ کر آپؑ نے پلنگ اٹھایا اور اندر لے گئے۔ مَیں نے کہا میں اٹھا لیتا ہوں۔ آپؑ فرمانے لگے بھاری زیادہ ہے۔ آپ سے نہ اٹھے گا۔ اندر پلنگ بچھا کر کہا آپ اس پر بیٹھ جائیں مجھے نیچے آرام ہے۔ مَیں نیچے بیٹھوں گا۔ مجھے پیاس لگی تو کہا میں اندر سے گلاس لاتا ہوں۔ پھر اندر سے شربت کی دو بوتلیں لے آئے جو کسی نے منی پور سے بھیجی تھیں۔ فرمایا: ان بوتلوں کو رکھے ہوئے بہت دن ہو گئے کیونکہ ہم نے نیت کی تھی کہ پہلے کسی دوست کو بلا کر پلائیں گے پھر خود پیئیں گے۔ مجھے ایک گلاس بنا کر دیا۔ میں نے کہا پہلے حضور اس میں سے تھوڑا سا پی لیں۔ آپؑ نے ایک گھونٹ پیا۔ شربت بہت لذیذ تھا۔ فرمایا ایک بوتل آپ لے لیں اور دوسری بوتل باہر مہمانوں کو پلا دیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ مَیں وضو کے لیے پانی ڈھونڈ رہا تھا کہ اس مقصد کے لیے اس دروازے کے اندر گیا جو اندرونی مکانات تک جاتا تھا۔ اتفاقاً اندر سے آپؑ تشریف لائے مجھے کھڑا دیکھ کر فرمایا کہ آپ کو پانی چاہیے؟ مَیں نے عرض کیا: ہاں۔ حضورؑ نے لوٹا میرے ہاتھ سے لے لیا اور فرمایا: مَیں لا دیتا ہوں اور خود اندر سے پانی ڈال کر لے آئے۔

ایک دفعہ لاہور سے معززین جن میں ڈاکٹر علامہ اقبال اور سر شہاب الدین وغیرہ بھی شامل تھے حضرت اقدسؑ سے ملاقات کے لیے آئے۔ اس ملاقات کے بارے میں بابو غلام محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ رات کو کھانا کھانے کے بعد جب چارپائیاں تقسیم ہوئیں تو مَیں نے مضبوط اور بڑی چارپائی لے لی مگر چودھری شہاب الدین صاحب نے میری چارپائی پر قبضہ کر لیا۔ حضرت صاحبؑ تشریف لائے۔ ہر ایک سے دریافت فرمایا کہ آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں۔ ہر شخص نے کہا کہ حضرت مجھے کوئی تکلیف نہیں۔ جب میرے پاس پہنچے تو مَیں پریشان کھڑا تھا کیونکہ میری چارپائی پر شہاب الدین صاحب قبضہ کر چکے تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ ٹھہرو مَیں آپ کے لیے اندر سے چارپائی لاتا ہوں۔ کافی دیر ہو گئی۔ کوئی نہ آیا تو مَیں نے اندر جھانکا تو دیکھا کہ ایک آدمی جلدی جلدی چارپائی بُن رہا ہے اور حضرت صاحبؑ اس کے سر پر دیا لیے بیٹھے ہیں۔ حضور کی یہ

حالت دیکھ کر مجھے بہت شرم آئی۔ مَیں نے عرض کی کہ حضور! دیا مجھے پکڑا دیں۔ حضورؑ نے فرمایا کہ اب تو ایک ہی پھیرا باقی ہے۔ حضورؑ کے یہ اخلاق دیکھ کر مجھ پر اتنا اثر ہوا کہ میرے آنسو نکل آئے۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ بیان کرتے ہیں کہ غالباً۱۸۹۶ء کی بات ہے۔ جون کا مہینہ تھا اور اندر مکان نیا نیا بنا تھا۔ دوپہر کے وقت وہاں چارپائی بچھی تھی۔ مَیں لیٹ گیا۔ حضرت صاحبؑ ٹہل رہے تھے۔

مَیں جاگا تو دیکھا حضورؑ چارپائی کے نیچے لیٹے ہیں۔ مَیں ادب سے گھبرا کر اُٹھ بیٹھا۔ آپؑ نے فرمایا کیوں اُٹھے ہیں۔ عرض کیا کہ آپ نیچے لیٹے ہوئے ہیں، میں اوپر کیسے سوئے رہوں؟ مسکرا کر فرمایا: مَیں تو آپ کا پہرا دے رہا ہوں۔ لڑکے شور کرتے ہیں۔ انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے۔

حضرت منشی امام دین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ۱۸۹۴ء میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پہ بیعت کی۔ شام کی نماز میں منشی عبد العزیز صاحب میرے ساتھ تھے۔ نماز کے بعد منشی صاحب نے میری طرف اشارہ کر کے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! ان کی بیعت لے لیں۔ حضورؑ نے فرمایا: اندر آجائیں۔ مَیں اندر بیت الفکر میں اکیلا گیا تو حضورؑ نے چارپائی کے سرہانے کی طرف مجھے بٹھایا اور پائنتی کی طرف خود بیٹھ گئے۔

حضورؑ فرماتے ہیں: میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لیے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو در کنار مَیں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں: حضورؑ جب کسی سے ملتے تو مسکراتے ہوئے ملتے کہ اس کی ساری کوفت دور ہو جاتی۔ آپؑ کی مسرّت دیکھ کر ہر احمدی محسوس کرتا تھا کہ آپ کی مجلس میں جا کر دل کے سارے غم دھل جاتے ہیں۔ آپ کی عادت تھی کہ چھوٹے سے چھوٹے آدمی کی بات بھی توجہ سے سنتے تھے اور بڑی محبت سے جواب دیتے۔ ہر آدمی اپنی جگہ سمجھتا تھا کہ حضرت صاحب کو اس سے زیادہ محبت ہے۔ مجلس میں بعض اوقات آدابِ مجلس سے لاتعلق لوگ بھی دیر تک اپنی باتیں سناتے رہتے اور حضرت صاحبؑ خاموشی سے سنتے رہتے تھے۔ کبھی کسی کو نہ کہتے کہ بس کرو۔ ایک شخص آپؑ کی خدمت میں آیا۔ اس نے سر نیچے جھکا کر آپ کے پاؤں پر رکھنا چاہا۔ حضرت صاحبؑ نے ہاتھ کے ساتھ اس کے سر کو ہٹایا اور فرمایا یہ طریق جائز نہیں۔ السلام علیکم کہنا اور مصافحہ کرنا چاہیے۔

ایک شخص جو فقیروں اور سجادہ نشینوں کا شیفتہ تھا ہماری مسجد میں آیا۔ لوگوں کو آزادی سے گفتگو کرتے دیکھ کر حیران ہو گیا۔ آپؑ سے کہا کہ آپ کی مسجد میں ادب نہیں، لوگ بے محابا بات چیت آپ سے کرتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا:

میرا مسلک نہیں کہ میں ایسا تندخُو اور بھیانک بن کر بیٹھوں کہ لوگ مجھ سے ایسے ڈریں جیسے درندے سے ڈرتے ہیں۔ اور مَیں بُت بننے سے سخت نفرت رکھتا ہوں۔ مَیں تو بُت پرستی کے ردّ کرنے کو آیا ہوں نہ یہ کہ مَیں خود بُت بنوں اور لوگ میری پوجا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرّہ بھی ترجیح نہیں دیتا۔ میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بُت پرست اور خبیث نہیں۔ متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔

حضرت ملک مولا بخش صاحب کہتے ہیں کہ ایک صاحب جان محمد ہمارے گھر کے سامنے امرتسر میں رہتے تھے۔ وہ حضرت اقدس کی کتاب سرمہ چشم آریہ کے عملاً حافظ تھے اور باوجود اَن پڑھ ہونے کے آریوں سے بحث کیا کرتے تھے۔ ان کو مراق کا مرض ہو گیا۔ وہ جس کو ملتے اپنے مرض کے طویل حالات سناتے۔ اکثر لوگ تنگ آجاتے اور ان کی باتیں سننے سے انہوں نے گریز کرنا شروع کیا۔ کسی نے کہا کہ تم قادیان جاؤ اور حضرت مولوی صاحب سے علاج کرواؤ۔ انہوں نے کہا کہ وہ بڑے آدمی ہیں میری داستان کب سنیں گے۔ اس شخص نے کہا کہ نہیں وہ بڑے بااخلاق انسان ہیں ضرور تمہاری باتیں سنیں گے۔ چنانچہ وہ صاحب قادیان آئے۔ جب وہ یکے سے جا کر اترے تو اسی وقت حضورؑ خدام کے ساتھ سیر سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ اس نے آپؑ کو دیکھا تو فوراً مصافحہ کیا اور اپنی بیماری کی طویل کہانی سنانی شروع کر دی۔ سب لوگ تنگ آگئے مگر حضورؑ آرام سے کھڑے رہے۔ آخرکار وہ شخص خود تھک گیا تو اس پر حضورؑ نے فرمایا بہت اچھا اب آپ مہمان خانے جائیں اور کھائیں پیئیں۔ پھر مولوی صاحب کو مل کر دوائی لے لیں۔ جب وہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی داستان شروع کی تو حضرت مولوی صاحب نے جھٹ سے کہا مجھے پتا ہے تمہیں کیا مرض ہے اور نسخہ لکھ دیا۔ وہ کہتے ہیں سنا تھا کہ مولوی صاحب بڑے بااخلاق ہیں مگر حضرت مرزا صاحب کے اخلاق سے ان کو کیا نسبت۔ پھر انہوں نے بیعت کر لی۔

حضرت شیخ عبد القادر صاحبؓ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ والد صاحب نے اپنی عمر ایک مغل کے طور پر نہیں گزاری بلکہ فقیر کے طور پر گزاری ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: اہل تقویٰ کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی

غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لیے آخر کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ فرمایا کہ عُجب وپندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی کبھی خود غضب، عُجب وپندار کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ غضب اُس وقت ہو گا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ مَیں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں، یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چِڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۔ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ (سورۃ الحجرات:۱۲) فرماتے ہیں کہ تم ایک دوسرے کا چِڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق وفُجّار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہو گا۔

اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرّم ومعظّم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متّقی ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی طور پر عاجزی اور انکساری پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر ہم حقیقی اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اور اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

# خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۲ر جون ۲۰۲۶ء

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَہُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّہَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَہُمْ اَجْرُہُمْ عِنْدَ رَبِّہِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۵﴾
وَفِیْٓ اَمْوَالِہِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۰﴾

پہلی آیت جو مَیں نے پڑھی ہے وہ سورۃ البقرہ کی ہے جس کا ترجمہ ہے کہ جو لوگ اپنے مال رات اور دن پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں ان کے لیے اُن کے ربّ کے پاس اُن کا اجر محفوظ ہے اور نہ تو انہیں کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

دوسری آیت سورۃ الذّاریات کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور اُن کے مالوں میں مانگنے والوں کا بھی حق تھا اور جو مانگ نہیں سکتے تھے اُن کا بھی حق تھا۔

آج مَیں آنحضرت ﷺ کے جود وسخا کے اسوے کے متعلق کچھ روایات کروں گا۔ ان روایات سے پتا چلتا ہے کہ آپؐ کا اپنا عمل کیا تھا اور آپؐ نے کس طرح باربار مومنوں کو اس حوالے سے توجہ دلائی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ضرورت مندوں کی ضروریات پورا کرنے کی طرف بہت توجہ دلائی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے بھی اس طرف نہ صرف اپنے ارشادات سے بلکہ اپنے عملی نمونے سے بھی بہت توجہ دلائی ہے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ ان دعائیہ کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے کہ اے اللہ! مَیں بخل سے، سستی سے، بدترین عمر سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اسی طرح اس حوالے سے یہ دعا بھی مذکور ہے کہ اے اللہ! مَیں تیری پناہ لیتا ہوں فکر اور غم سے، عاجزی اور سستی سے اور بزدلی اور کنجوسی سے اور قرضے کے زیادہ ہونے سے اور لوگوں کے غلبے سے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے متعلق آپؐ نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تھیلی کا منہ باندھ کر نہ رکھا کرو ورنہ تم سے روک لیا جائے گا۔

فرمایا: گنتے نہ رہا کرو، ورنہ اللہ بھی گن گن کر دے گا۔

فرمایا: سخاوت کرنے والا اللہ کے قریب ہے، جنت کے قریب ہے لوگوں کے قریب ہے اور آگ سے دُور ہے۔ جبکہ بخیل اللہ سے جنت سے لوگوں سے دُور ہے لیکن آگ کے نزدیک ہے۔ جنت میں دھوکا باز، بخیل اور احسان جتانے والا داخل نہ ہو گا۔ مومن سادہ لوح اور سخی ہوتا ہے جبکہ فاجر دھوکا دینے والا اور رذیل ہے۔

ایک موقع پر نصیحت کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا کہ اے ابنِ آدم! تیرا اپنی ضرورت سے زائد مال خرچ کرنا تیرے لیے بہتر ہے۔ تیرا اس کو روک رکھنا تیرے لیے برا ہے، بقدرِ ضرورت روک رکھنے پر ملامت نہیں کی جائے گی۔ تُو اس سے شروع کر جس کی پرورش تیرے ذمہ ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

ایک دفعہ آنحضور ﷺ حضرت بلالؓ کے پاس تشریف لائے ان کے پاس کھجور کی ایک ڈھیری جمع تھی جو انہوں نے نبی ﷺ اور آپؐ کے مہمانوں کے لیے جمع کر رکھی تھی۔ آنحضور ﷺ نے حضرت بلالؓ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ کیا تم اس سے

نہیں ڈرتے کہ اس ذخیرے پر جہنم کی گرم لپیٹ آپہنچے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے بلال! خرچ کرتے چلے جاؤ۔ خدائے ذوالعرش کے ہوتے ہوئے فقر و فاقہ سے مت ڈرو۔

ایک موقعے پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مَیں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں دینے والا تو اللہ ہے۔

جود وسخا کی صفت آپؐ میں بعثت سے قبل بھی پائی جاتی تھی، جس کی گواہی ہم حضرت خدیجہؓ کے اس بیان میں پڑھتے ہیں جو پہلی وحی کے موقعے پر انہوں نے دی تھی۔

آپؐ نے فرمایا تھا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ بخدا! اللہ آپؐ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں، عاجز کا بوجھ اٹھاتے ہیں، وہ نیکیاں کرتے ہیں جو معدوم ہو چکی ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حقیقی مصائب میں مدد کرتے ہیں۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دو عادتیں مومن میں نہیں ہو سکتیں ایک بخل اور دوسری بد خُلقی۔ فرمایا ظلم سے بچو.... بخل اور حرص سے بچو یقیناً بخل نے تم سے پہلوں کو ہلاک کیا تھا۔ کسی بندے کے دل میں حرص و بخل اور ایمان اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین تھے، لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھی، لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر تھے۔

آپؐ نے فرمایا کہ اللہ سب سخاوت کرنے والوں سے زیادہ سخاوت کرنے والا ہے اور مَیں بنی آدم میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والا ہوں۔

روایات میں مذکور ہے کہ آنحضور ﷺ رمضان میں بہت زیادہ سخاوت فرمایا کرتے اور خیر و بھلائی میں آپؐ تیز آندھی سے بھی زیادہ تیز ہو جایا کرتے۔ آپؐ فرماتے تھے کہ اگر میرے پاس تہامہ کے پہاڑوں کے برابر سونا ہو تا تو مَیں وہ سب تم میں تقسیم کر دیتا اور تم مجھے جھوٹا یا بخیل نہیں پاؤ گے۔ فرمایا کہ مَیں پسند نہیں کرتا کہ میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو اور تیسری رات گزر جائے کہ اُس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس بچ جائے، سوائے اُس کے جو مَیں نے قرض ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑا ہو۔ فرمایا: جو بہت مالدار ہیں اور ضرورت مندوں پر خرچ نہیں کرتے وہی قیامت کے دن بہت نادار ہوں گے۔

ایک شخص نے آنحضور ﷺ سے دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بھی بکریاں تھیں سب مانگ لیں۔ آپؐ نے اسے وہ سب عطا فرما دیں۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور کہا کہ اے میری قوم! ایمان لے آؤ! خدا کی قسم! محمد (ﷺ) تو اتنا دیتے ہیں کہ غربت کا ڈر نہیں رہتا۔

بعض اوقات کوئی شخص صرف دنیا کی خاطر بھی اسلام قبول کرتا تو اسے اسلام دنیا ومافیہا سے بڑھ کر محبوب ہو جاتا۔

آنحضور ﷺ آنے والے کل کے لیے کوئی شئے بچا کر نہ رکھتے۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور جلدی سے گھر تشریف لے گئے اور پھر باہر تشریف لائے۔ پوچھنے پر فرمایا کہ مَیں صدقے کے مال میں سے سونے کا ایک ٹکڑا گھر میں چھوڑ آیا تھا۔ مَیں نے پسند نہ کیا کہ یہ رات بھر میرے پاس موجود رہے اس لیے مَیں نے اسے تقسیم کر دیا۔

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپؐ کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ مَیں نے سمجھا کہ کسی تکلیف یا درد کی وجہ سے ایسا ہو گا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ کیا یہ کسی تکلیف کی وجہ سے ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں! بلکہ اُن سات دیناروں کی وجہ سے ہے جو ہمارے پاس شام کو آئے تھے اور رات گزر گئی اور ہم نے انہیں خرچ نہیں کیا۔ مَیں انہیں بستر کے کونے میں بھول گیا تھا جب مجھے یاد آیا تو مجھے سخت تکلیف ہوئی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی یہ حالت تھی کہ آپ کے پاس جو کچھ ہو تا وہ سخاوت کر دیا کرتے تھے۔

آنحضورؐ بہت حیا والے تھے۔ جب بھی آپؐ سے کچھ مانگا جاتا آپؐ عطا فرما دیتے۔ آپؐ عطا کرنے کے لحاظ سے سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔

ایک دفعہ آپؐ کے پاس ستّر ہزار درہم آئے۔ یہ مال ایک چٹائی پر رکھا گیا۔ آپؐ یہ مال تقسیم کرنے کے لیے کھڑے ہوئے کوئی سوالی ایسا نہ آیا جسے آپؐ نے خالی ہاتھ واپس کیا ہو یہاں تک کہ آپؐ نے سارا مال تقسیم فرما دیا۔

## خلاصۂ خطبۂ جمعہ ۱۹ ؍جون ۲۰۲۶ء

آنحضرت ﷺ کی جُود و سخا کے حوالے سے بعض روایات پیش کروں گا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا۔ آپؐ نے انہیں دیا۔ پھر انہوں نے مانگا اور آپؐ نے دیا۔ انہوں نے پھر مانگا اور آپؐ نے پھر دیا یہاں تک کہ آپؐ کے پاس جو کچھ تھا

وہ ختم ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: جو مال بھی میرے پاس ہو گا مَیں اسے ہر گز تم سے چھپا کر نہیں رکھوں گا۔ اور جو سوال سے بچے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اسے بچائے گا اور جو دنیا کے مال سے بے نیاز ہونا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا اور جو اپنے نفس پر بوجھ ڈال کر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو صبر دے گا اور صبر سے بہتر اور وسیع کسی کو کوئی نعمت نہیں دی گئی۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور مَیں ایک منہ زور اونٹ پر سوار تھا جو دوسری سواریوں سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ حضرت عمرؓ اسے روکتے اور ڈانٹتے تھے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے قیمتاً دے دیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یہ آپؐ کا ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ فروخت کر دو۔ چنانچہ انہوں نے وہ اونٹ آپؐ کو فروخت کر دیا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے عبداللہ بن عمر! اب یہ اونٹ تمہارا ہے۔ اب اس سے جو چاہو کرو۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ تحفہ دینے کا بھی انداز ہے۔ پھر یہ بھی سمجھا دیا کہ یہ تو جانور ہے اگر سواریوں سے آگے بڑھ جاتا ہے تو کوئی بات نہیں اور اب تو یہ اونٹ رسول اللہ ﷺ نے خرید لیا تو اگر یہ دوسری سواریوں سے آگے بڑھے گا بھی تو یہی کہا جائے گا کہ رسول اللہ ﷺ کا اونٹ ہی آگے بڑھا ہے۔

ایک غزوے میں حضرت جابرؓ کا اونٹ تھک گیا اور چلنے میں سست ہو گیا جس وجہ سے وہ لشکر سے پیچھے رہ گئے۔ رسول اللہ ﷺ اُن کے پاس آئے اور خیریت دریافت کی۔ جابرؓ نے اونٹ کی تھکاوٹ کا ذکر کیا۔ آنحضور ﷺ نے اپنی کھونٹی سے اونٹ کو کھینچا اور فرمایا کہ اب اس پر سوار ہو جاؤ۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ مَیں سوار ہو گیا اور مَیں نے دیکھا کہ وہ اتنا تیز ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی سواری سے بھی آگے بڑھنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ اونٹ جابرؓ سے ایک اوقیہ چاندی پر خرید لیا اور مدینے پہنچ کر وہ اونٹ اور اس کی قیمت دونوں حضرت جابرؓ کو دے دیے۔

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کچھ مانگا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس اس وقت کچھ نہیں ہے۔ تم میرے نام سے چیزیں خرید لو جب میرے پاس کچھ آئے گا تو مَیں قیمت ادا کر دوں گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ اس کو پہلے دے چکے ہیں اور جو آپ کی طاقت میں نہیں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا۔ آنحضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کی بات ناپسند فرمائی۔ انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ خرچ کریں اور خدائے ذوالعرش کی طرف سے فقر سے نہ ڈریں۔ انصاری کی اس بات پر آپؐ نے تبسّم فرمایا اور خوشی آپؐ کے چہرے سے ظاہر ہونے لگی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔

آنحضور ﷺ کو ایک صحابیؓ نے کھجوریں اور ککڑیاں پیش کیں۔ اسی وقت آپؐ کے پاس بحرین سے سونے کے زیورات آئے۔ آنحضرت ﷺ نے مٹھی بھر زیور ان کھجوروں اور ککڑیوں کے بدلے میں عطا فرما دیے۔

ایسا شخص جو مقروض فوت ہو جائے اور اس کی ادائیگی کے لیے اس نے مال نہ چھوڑا ہو تو آنحضور ﷺ مسلمانوں کو ارشاد فرماتے کہ تم اپنے بھائی کی نمازِ جنازہ پڑھ لو۔ آپؐ فرماتے مَیں مسلمانوں کا اُن کے رشتے داروں سے بھی زیادہ قریبی ہوں۔ اس لیے مومنوں میں سے جو فوت ہو اور وہ قرضہ چھوڑ جائے تو اس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ جائے تو وہ اُس کے وارثوں کا ہے۔

حضورِ انور نے رسول اللہ ﷺ کے قرض کی ادائیگی کے حوالے سے حضرت بلالؓ کی تفصیلی روایت پیش فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی انداز میں قرض کی ادائیگی کا سامان اپنی جناب سے فرمایا۔ جب تمام قرض ادا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے بلال! قرض کی ادائیگی کے بعد جو مال بچ گیا ہے اُسے غریبوں پر خرچ کر دو۔ وہ رات آپؐ نے مسجد میں گزاری اور گھر تشریف نہ لے گئے۔ اگلے روز پوچھنے پر بلالؓ نے بتایا کہ تمام مال خرچ ہو گیا ہے تو آپؐ نے اللہ کی بڑائی اور حمد بیان کی اور پھر آپؐ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیرؓ کو جہاں تک ان کا گھوڑا دوڑے وہاں تک جاگیر عطا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ گھوڑا دوڑ کر رُک گیا تو زبیرؓ نے اپنا کوڑا پھینکا جو دُور تک گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے وہاں تک زمین دے دو جہاں تک اس کا کوڑا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ اپنے گھر میں آکر پوچھا کہ ہمارے گھر میں کیا ہے؟ عائشہؓ نے دو اشرفیاں نکال کر دیں کہ یہی ہیں۔ آنحضور ﷺ نے ہتھیلی پر وہ اشرفیاں رکھ لیں اور فرمایا کہ کیا حال ہے اُس نبی کا جو پیچھے دو اشرفیاں چھوڑ جائے اور پھر اُسی وقت وہ اشرفیاں تقسیم فرما دیں۔

حنین کی جنگ میں چھ ہزار یا آٹھ ہزار لونڈیاں اور غلام، چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار سے زائد بھیڑ بکریاں، چار ہزار اوقیہ (چار سو نوے کلو گرام) چاندی مالِ غنیمت میں حاصل ہوئی۔ آپؐ نے مالِ غنیمت کی تقسیم کا آغاز تالیفِ قلب سے کیا۔ یہ عرب کے بڑے بڑے لوگ تھے اور اپنے اپنے قبیلوں میں شرف اور بزرگی کا مقام رکھتے تھے۔ آپؐ نے انہیں مانوس کرنے کے لیے مال عطا فرمایا۔

آپؐ نے اس موقعے پر ابوسفیان اور اُن کے بیٹوں کو اس قدر مال عطا فرمایا کہ ابوسفیان بول اٹھے کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کریم ہیں۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ مَیں نے آپؐ سے جنگیں کی ہیں اور آپؐ کیا ہی اچھے جنگجو ہیں اور مَیں نے

آپؐ سے صلح کی ہے اور آپؐ کیا ہی اچھی صلح کرنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آپؐ کے پاس ایک موقعے پر بہت سی بھیڑ بکریاں تھیں۔ ایک کافر نے کہا کہ آپؐ کے پاس اس قدر بھیڑ بکریاں جمع ہیں کہ قیصر و کسریٰ کے پاس بھی اس قدر نہیں۔ آپؐ نے اسی وقت سب اس کو بخش دیں وہ اسی وقت ایمان لے آیا کہ نبی کے سوا کوئی اس قدر عظیم الشان سخاوت نہیں کر سکتا۔

غزوہ حنین والے دن ایک عورت آئی اور اس نے اشعار پڑھے جن میں آپؐ کے بنو ھوازن میں رضاعت کے دنوں کا ذکر تھا۔ آپؐ نے یہ اشعار سن کر بنو ھوازن کا سارا مال انہیں واپس کر دیا اور ساتھ ہی انہیں مزید اتنا مال عطا فرمایا کہ جس کی مالیت پانچ لاکھ درہم کے برابر تھی۔

حضرت مسیح موعودؑ آنحضور ﷺ کے اخلاق فاضلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان میں کمال درجے کا اعتدال پایا جاتا تھا، اور ہر ایک خُلق اپنے اپنے محل اور موقعے پر ظاہر ہوتا تھا اور ان اخلاقِ فاضلہ میں آپؐ کی سخاوت بھی فی محلہٖ تھی، اور ایثار بھی فی محلہٖ ہی تھا اور کرم بھی فی محلہٖ ہی تھا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جس طرح آنحضور ﷺ کی تعلیم متوازن ہے اسی طرح آپؐ کا ہر عمل بھی اس کے مطابق متوازن تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے ہر پہلو پر غور کرنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

# خلاصۂ خطبۂ جمعہ ۲۶؍جون ۲۰۲۶ء

اللہ تعالیٰ کے ارشاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہمیں غریب پروری اور جود و سخا کے بہت سے واقعات ملتے ہیں۔

آپؑ کے دعویٰ کے اعتبار سے ہی نہیں بلکہ آپؑ کی زندگی کے ابتدائی حصے اور جوانی کی عمر میں بھی ہمیں آپؑ کے اعلیٰ اخلاق کے واقعات ملتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی جس ماں کی گود میں پرورش فرمائی ان کی زندگی کو بھی ہم دیکھتے ہیں تو وہاں بھی ہمیں غریب پروری اور جُود و سخا کے واقعات ملتے ہیں گویا آپؑ نے ایک ایسی ماں کی گود میں پرورش پائی جنہوں نے آپؑ کو اعلیٰ اخلاق بھی سکھائے۔

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت مائی چراغ صاحبہ یعنی والدہ ماجدہ حضرت اقدس علیہ السلام کا خاندان موضع آئمہ ضلع ہوشیار پور میں ایک معزز اور صحیح مغل خاندان تھا۔ آپ کی طبیعت میں جُود و سخا اور مہمان نوازی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ایک عفت و عصمت کی دیوی خاتون میں جو صفات عالیہ ہونی چاہئیں وہ آپ میں موجود تھیں۔ وہ ہمیشہ بشاش اور متین حالت میں رہتی تھیں۔ مہمان نوازی کے لیے ان کے دل میں نہایت جوش اور سینے میں وسعت تھی۔ اگر ان کو اطلاع ملتی کہ چار آدمیوں کے لیے کھانا بھیجیں تو جب کھانا جاتا تو آٹھ سے بھی زائد لوگوں کے لیے ہوتا۔ اپنے شہر کے غرباء اور ضعفاء کا خصوصیت سے خیال رکھتی تھی اور ان کے معمولات میں ایک یہ خاص بات تھی کہ غرباء کے مُردوں کو کفن ان کے ہاں سے ملتا۔

حضرت میاں اللہ یار صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت حضورؑ سیالکوٹ میں ملازم تھے ایک دفعہ حضورؑ کے لیے حضورؑ کی والدہ نے دو پوشاکیں یعنی کپڑے اور کچھ پنیاں ایک شخص منگل حجام کے ساتھ روانہ کیں۔ جب مَیں یہ چیزیں لے کر سیالکوٹ گیا اور حضورؑ کے آگے رکھ دیں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو تیرے حصے میں آتا ہے تم لے لو اور جو میرا حصہ ہے مجھے دے دو۔ مَیں نے کہا کہ حضور! یہ آپ کے لیے ہیں۔ والدہ نے آپ کے لیے بھیجی ہے۔ فرمایا کہ تم ساری چیزیں اتنی دور اٹھا کر لائے ہو تو اپنا نصف حصہ ضرور لے لو۔ خیر مجھے ایک پوشاک اور کچھ پنیاں دے دیں اور فرمایا کہ اماں جان کو جا کر کہنا کہ مجھے یہاں سے جلد واپس منگوا لیں میرا دل یہاں نہیں لگتا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحبؑ سیالکوٹ میں مقیم تھے وہ گھر میں کسی سے نہیں ملتے تھے اور جو تنخواہ مرزا صاحبؑ کو ملتی تھی وہ محتاجوں میں تقسیم کر دیتے، کپڑے بنوا دیتے یا نقد دے دیتے اور اپنے لیے صرف کھانے کا خرچ رکھ لیتے۔

ابتدائی زمانہ میں چونکہ آپؑ گوشہ نشین رہتے تھے اور یہی آپؑ کا رجحان تھا اس لیے اس قسم کے اخلاق کا ظہور بہت مخفی طور پر ہوتا تھا۔ لیکن جب خدا تعالیٰ نے آپؑ کو پبلک میں نکالا اور لوگوں کی آمد کثرت سے ہونے لگی اور آپؑ کے حالات پبلک ہونے لگے تو ان واقعات کو دیکھنے والے اور بیان کرنے والے بھی پیدا ہو گئے۔

آپؑ سائل کو کبھی ردّ نہ کرتے۔ حضرت مولانا عبد الکریم صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن ایسا ہوا کہ نماز عصر کے بعد آپؑ اٹھے اور مسجد کی کھڑکی میں اندر جانے کے لیے پاؤں رکھا۔ اتنے میں ایک سائل نے آہستہ سے کہا کہ مَیں سوالی ہوں۔ حضرتؑ کو اس وقت کوئی ضروری کام بھی تھا اور کچھ اس کی آواز دوسرے لوگوں کی آوازوں میں مل جل گئی تھی۔ آپؑ اندر چلے گئے تو وہی دھیمی آواز نے آپؑ کے قلب پر نمایاں اثر

کیا۔ آپؑ نے خلیفہ نور الدین صاحبؓ کو آواز دی کہ ایک سائل تھا اس کو دیکھو۔ مگر وہ ڈھونڈنے سے نہ ملا۔ شام کو نماز کے بعد آپؑ دوبارہ بیٹھے تو وہی سوالی پھر آگیا اور سوال کیا۔ حضرتؑ نے بہت جلدی سے جیب سے کچھ نکالا اور اس کے ہاتھ میں رکھ دیا اور اب ایسا معلوم ہوا کہ آپؑ ایسے خوش ہوئے ہیں کہ گویا کوئی بوجھ آپ کے اوپر سے اتر گیا۔

قادیان سے چھ میل کے فاصلے پر سٹھیالی ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ وہاں سے ایک جٹ فقیر آیا کرتا تھا۔ وہ مسجد مبارک کی چھت کے نیچے آکر کھڑکی کے پاس آواز لگایا کرتا تھا۔ غلام احمد! ایک روپیہ لینا ہے۔ اور وہاں بیٹھ جاتا تھا۔ اگر حضرت صاحبؑ مصروف ہوں تو ہر تھوڑی دیر کے بعد آوازیں لگاتا۔ اکثر لوگوں کو ناگوار معلوم ہوتا۔ اگر حضرت اقدسؑ کو معلوم ہو جاتا کہ کسی نے اس سے کچھ کہا ہے تو آپؑ ناپسند فرماتے اور ہنستے ہوئے اس کو روپیہ دے دیا کرتے تھے۔

۱۹۰۵ء میں حضورؑ آخری مرتبہ دہلی تشریف لے گئے۔ ایک روز آپؑ دہلی کے مزارات وغیرہ پر جانے کے ارادے سے نکلے۔ کسی نے بیان کیا کہ حضورؑ! اس طرف راستہ میں اس قدر گداگر ہوتے ہیں کہ گزرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: آج ہم چلتے ہیں۔ ہم سب کو دیں گے۔ اس روز اتنے سوالی تو نہ ملے جتنا سنا تھا تاہم بعض ملے اور ہر ایک نے اپنا سوال کا جواب عملی طور پر حاصل کیا۔

حضرت حافظ احمد اللہ صاحب ناگپوریؓ کہتے ہیں کہ ایک دن حضورؑ گول کمرے میں تشریف فرما تھے۔ تقریباً ۲۰ یا ۲۵؍لوگ وہاں موجود تھے۔ حضورؑ کچھ تقریر فرما رہے تھے کہ ایک فقیر آیا اور زور سے سوال کیا۔ کہتے ہیں مجھے بڑا ناگوار معلوم ہوا کہ حضورؑ کی آواز میں مخل ہوتا ہے۔ مَیں نے دروازہ بند کر دیا۔ آپؑ نے تقریر روک کر مجھے کہا اندر دروازے پر دستک دو اور اس سائل کو اندر سے کچھ دلواؤ اور فرمایا کہ ایسا کرنا اچھا نہیں کہ سائل کے سوال پر دروازہ بند کر دو۔

شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ لکھتے ہیں کہ میں ۱۸۹۲ء سے قادیان آتا تھا اور ۱۸۹۸ء سے مستقل طور پر حضرت کی خدمت میں آگیا۔ میرے سامنے اکثر لوگوں نے سوال کیا۔

مَیں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے سائل کو تانبے کا سکہ یعنی پیسہ دیا۔ آپ ہمیشہ چاندی کا سکہ دیتے تھے یعنی زیادہ پیسے دیتے تھے۔

ایک فقیر نے ایک مرتبہ حضرت صاحبؑ سے خلوت میں آکر سوال کیا کہ مَیں جنگل میں ایک کنواں لگوانا چاہتا ہوں۔ وہاں مسافروں کو آرام ملے گا اور وہ پانی پیئیں گے۔ حضرت صاحبؑ نے اس کو اس غرض کے لیے ۲۰۰؍روپیہ دے دیا کہ لوگوں کی خدمت کے لیے تم یہ کام کر رہے ہو مَیں پیسے دیتا ہوں۔ پس خدمت خلق کا نہ صرف حکم دیا بلکہ عملی نمونہ بن کے دکھایا۔

حضرت عبد السمیع صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میاں شریف احمد صاحبؓ کا عقیقہ تھا اور مہمان خانے میں سب مہمان کھانا کھا رہے تھے کہ ایک فقیر مہمان خانے کے اندر مانگنے کے لیے آگیا۔ لوگ اس کو نکالنے لگے تو حضورؑ نے فقیر کو خود کھانا پکڑایا اور لوگوں کو فقیر کو جھڑکنے سے منع کیا کہ کھانا کھانے آیا ہے، جھڑکنا نہیں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ ایک مولوی قادیان آیا اور حضورؑ سے بحث کرنے لگا۔ وفات حیات عیسیٰ علیہ السلام پر گفتگو تھی۔ حضورؑ نے اسے جواب دینا شروع کیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپؑ نے جب اس کو سمجھایا اور پوچھا کہ سمجھ گئے ہو تو اس نے انتہائی دریدہ دہنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ دجال ہیں (نعوذ باللہ)۔ کیونکہ دجال کی صفت ہے کہ وہ بحث میں دوسروں کو لاجواب کر دے گا۔ آپؑ نے پھر کچھ نہیں فرمایا اور وہ چلا گیا۔ امرتسر جا کر اس نے ایک اشتہار چھپوایا اور یہ واقعہ بیان کر کے کہا کہ جب آپ اندر تشریف لے گئے تو میں نے ایک رقعہ بھیجا کہ میں ضرورت مند ہوں اور میرے ساتھ کچھ حسن سلوک فرمائیں۔ آپؑ نے فوراً ۱۵؍روپے بھیج دیے۔ آپ بہت سخی ہیں۔

حضرت قاضی عبد الغفور صاحبؓ بیان کرتے ہیں ۱۹۰۶ء میں مَیں اپنے بڑے بھائی کے ساتھ راولپنڈی سے قادیان گیا۔ حضورؑ مسجد کی سیڑھیوں سے اتر رہے تھے۔ ایک شخص حکیم شاہ نواز نے حضور کو ایک تھیلی میں ۱۷؍پاؤنڈ بطور نذرانہ دیے۔ حضورؑ نے تھیلی لے کر جیب میں ڈال لی۔ نیچے ایک سائل کھڑا تھا۔ اس نے سوال کر دیا۔ حضورؑ نے وہی تھیلی جیب سے نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھ دی۔ حکیم صاحب نے عرض کیا کہ حضور! اس میں ۱۷؍پاؤنڈ تھے۔ فرمایا یہ اس کے تھے اسی کو پہنچ گئے۔ یہ اس زمانے میں بہت بڑی رقم تھی۔

حضرت ام المومنینؓ سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے روایت بیان کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ مجھ سے والدہ صاحبہ نے بیان کیا کہ حضرت صاحبؑ بہت صدقہ دیا کرتے تھے اور عموماً ایسا خفیہ دیتے کہ ہمیں بھی پتہ نہیں لگتا تھا۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ کتنا صدقہ دیا کرتے تھے؟ تو والدہ صاحبہ نے فرمایا بہت دیا کرتے تھے اور آخری ایام میں جتنا روپیہ آتا تھا اس کا دسواں حصہ صدقہ کے لیے الگ کر لیتے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ دسویں حصے سے زیادہ نہیں دیتے تھے بلکہ بعض اوقات اخراجات ضرورت سے زائد ہو جاتے اور صدقے میں کوتاہی نہ ہو جائے اس لیے پہلے ہی کم از کم دسواں حصہ الگ کر لیتے تاکہ وہ روپیہ کسی اَور مَصرف میں نہ آجائے۔ صدقہ دینے میں احمدی، غیر احمدی کا لحاظ نہیں رکھتے تھے۔ آپؑ کی عادت تھی سوالی کو کبھی ردّ نہ کرتے۔ یہ بھی آپ کی عادت میں تھا کہ سوال کی باریک در باریک صورتوں کو بھی خوب سمجھتے تھے۔

ایک مرتبہ کسی شخص نے آپؑ کو ایک خوبصورت ٹوپی بھیجی۔ جب یہ پارسل

حضرتؑ کی خدمت میں پہنچا تو اتفاق سے ایک ہندو بھی تھا۔ آپؑ نے پارسل کو کھولا تو ٹوپی نکلی۔ اس ہندو نے اس کی بہت تعریف کی۔ آپ نے وہ ٹوپی اسی کو دے دی۔

ایک احمدی سرفراز خان نے بیان کیا کہ ہم جلسے پر آئے اور حضورؑ کو کسی نے گھوڑی دی تو میرے دل میں آیا کہ گھوڑی مجھ کو مل جائے اور میں اس کو لے جاؤں اور کہوں کہ مسیح کی گھوڑی میں لے آیا ہوں۔ جلسے کے بعد میں نے عرض کیا کہ حضور! مَیں واپس جانا چاہتا ہوں۔ فرمایا ٹھہرو۔ چند روز بعد میں نے پھر ایسا ہی کہا تو حضورؑ نے فرمایا کہ چودھری صاحب! یہ گھوڑی لے جاؤ۔ مَیں نے عرض کی کہ حضور! اس گھوڑی کی قیمت کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا اس کو گھاس اور دانہ ڈالو اور اس پر چڑھو اس کی یہی قیمت ہے۔

مولوی عبدالرحمان صاحب شہیدؓ افغانستان سے آئے۔ حضورؑ سے ملاقات کی۔ وہ بہت سی چیزیں لائے اور بہت اعلیٰ پوستین بھی یعنی (ایک لمبا کوٹ / چوغا) اور حضورؑ کی خدمت میں پیش کیں۔ حضرت صاحبؑ نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ مولوی صاحب! آپ نے بہت تکلیف کی۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ پوستین حضور کی خاطر لایا ہوں اور دل چاہتا ہے کہ حضور میرے سامنے پہنیں۔ حضرت صاحب کھڑے ہو گئے اور پہنی۔ شام کو خواجہ کمال الدین صاحب نے عرض کیا حضور! وہ پوستین مجھے دے دیں تو آپؑ نے وہ خواجہ صاحب کو دے دی۔

آپؑ اپنے دوستوں کی خوشیوں میں خود بھی حصہ ڈالتے۔ حضرت منشی عبد اللہ سنوری صاحب کے نام خطوط کے مطالعہ سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ حضرت صاحب نے ایک مرتبہ منشی صاحب کے ولیمے میں اور دوسری مرتبہ عقیقۂ فرزند میں اپنی طرف سے ایک رقم خرچ کی۔

بعض لوگ حضورؑ کو اس قسم کی تقریبوں کے لیے کچھ رقم بھجوا دیتے کہ وہاں دوستوں کی ایک دعوت کر دیں۔ جو رقم وہ بھیجتے وہ زیادہ نہ ہوتی تو حضرتؑ اپنی گرہ سے رقم شامل کر کے ان کی تمنا پوری کر دیتے اور کہتے یہ فلاں دوست کی طرف سے دعوت ہے۔

حضرت احمد نور کابلی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۰۲ء میں جب مَیں قادیان آیا اسی وقت حضرت صاحبؑ نے میری بیعت لی۔ مجھے مکان کے لیے زمین بھی دی اور میری شادی بھی کروائی۔ میرے گزارہ کے لیے لنگر سے ایک بوری آٹا کی مقرر فرما دی کہ جب تک احمد نور زندہ ہے میرے حساب میں یہ آٹا اسے دے دیا کرو۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ہمارے بڑے ماموں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ مرحوم نے میری تحریک پر حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق و اوصاف کے متعلق ایک مضمون لکھا تھا۔ اس مضمون میں فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت رؤوف و رحیم تھے، سخی، مہمان نواز تھے، اشجع الناس تھے، چشم پوشی، فیاضی، خاکساری، وفاداری، سادگی، عشق الٰہی، محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ادب بزرگان، ایفائے عہد، حُسن معاشرت، وقار، اولوالعزمی کی مثال تھے۔ مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے آپؑ سے بہتر، آپؑ سے زیادہ خوش اخلاق، آپؑ سے زیادہ نیک، آپؑ سے زیادہ بزرگانہ شفقت رکھنے والا، آپؑ سے زیادہ اللہ اور رسول کی محبت میں غرق رہنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کہتے ہیں میری بھی یہی گواہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان اخلاق کا حامل بنائے جن کے پیدا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپؑ کو بھیجا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے مکمل خطبات انٹرنیٹ پر متعدد ذرائع سے دیکھنے، سننے اور پڑھنے کے لیے مہیا ہیں۔

alislam.org/friday-sermon

الفضل انٹرنیشنل

mta.tv

بدر قادیان

# اِک نہ اِک دن پیش ہو گا تُو فنا کے سامنے

اِک نہ اِک دن پیش ہو گا تُو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے

بارگاہِ ایزدی سے تُو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکِل کشا کے سامنے

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجَت روا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

(درثمین صفحہ 181)

# انگلستان میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے امریکی وفود کی ملاقاتیں

## امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس انصار اللہ امریکہ کے ساؤتھ ویسٹ ریجن کی مجلس لاس اینجلس کے ایک وفد کی ملاقات

مورخہ ۱۳؍ جون ۲۰۲۶ء، بروزہفتہ، امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس انصاراللہ امریکہ کے ساؤتھ ویسٹ ریجن کی ایک مجلس لاس اینجلس سے تعلق رکھنے والے پچیس(۲۵) رکنی ایک وفد کو بالمشافہ شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ یہ بابرکت ملاقات اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں منعقد ہوئی۔ مذکورہ وفد نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے امریکہ سے اسلام آباد (ٹلفورڈ) کا سفر اختیار کیا۔

جب حضورِ انور مجلس میں رونق افروز ہوئے تو آپ نے تمام شاملینِ مجلس کو السلام علیکم کا تحفہ عنایت فرمایا۔

تمام شاملین مجلس کو حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں فرداً فرداً اپنا تعارف پیش کرنے کا موقع بھی ملا۔

مزید برآں دورانِ ملاقات شاملینِ مجلس کو حضور انور کی خدمت میں متفرق سوالات پیش کرنے نیز ان کے جواب کی روشنی میں حضورِ انور کی زبانِ مبارک سے نہایت پُرمعارف، بصیرت افروز اور قیمتی نصائح پر مشتمل راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

ایک ناصر نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں راہنمائی کی درخواست کی کہ کوئی ایک ایسا کُلیہ بتادیں کہ جس سے دین اور دنیا میں سچی کامیابی حاصل ہو جائے؟

اس پر حضورِ انور نے حقیقی کامیابی کی بنیاد اور نماز کے صحیح مفہوم کو واضح فرماتے ہوئے اس کی روحانی اور عملی اہمیت کی طرف توجہ دلائی کہ پانچ وقت کی نمازیں ٹھیک طرح پڑھنا۔ ٹکریں مار کے نہیں پڑھنا۔ اسی میں دعا کریں، اسی سے مانگیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس لیے تو رکھا ہے تاکہ انسان کی جو زندگی ہے وہ disciplined ہو جائے اور پھر اللہ تعالیٰ ساتھ ساتھ دعائیں بھی قبول کرتا ہے۔

حضورِ انور نے عبادت کے حقیقی مفہوم کو عملی زندگی کے تمام دینی تقاضوں کے ساتھ مربوط کرتے ہوئے اس کی اہمیت کو اُجاگر فرمایا کہ اور نمازیں صحیح طرح پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ باقی کام جو اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہیں ان پر بھی عمل کرنا۔ تبھی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ نہیں تو اللہ تعالیٰ دوسری جگہ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نمازیں ان کے منہ پر مارے گا، کیونکہ وہ باقی کام نہیں کر رہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا نہیں کر رہے۔ تو یہ سب کچھ کریں۔ ایک چھوٹا سا کلیہ تو کوئی نہیں ہے۔ محنت کرنی پڑتی ہے۔

اسی ضمن میں جب سائل کے پیشے کے حوالے سے حضورِ انور نے دریافت فرمایا تو سائل نے عرض کیا کہ وہ ڈینٹسٹ ہیں۔ جس پر حضورِ انور نے کسی بھی اعلیٰ مقصد کے

حصول کے لیے آسان یا مختصر راستہ اختیار کرنے کی بجائے مسلسل محنت اور تدریجی تعلیم کی ضرورت کو اس انداز میں واضح فرمایا کہ آپ کوئی ایسا کلیہ بتائیں کہ پرائمری پاس کر کے dentist بن گئے؟ پڑھنا پڑا۔ اگر پاکستان سے کیا تو ایف ایس سی کیا۔ پھر ڈینٹل کالج میں گئے۔ پھر یہاں آ کے آپ نے کوالیفائی کیا اور یہاں ڈگری لی۔ محنت کرنی پڑی۔ تو پھر محنت کریں۔ کوئی کلیہ ایسا نہیں ہے کہ جو دو لفظوں میں آپ کو ولی اللہ بنادے۔

ایک شریکِ مجلس نے عرض کیا کہ پیارے حضور! میرا سوال ہے کہ آجکل مغربی معاشرے میں انفرادیت پسندی اور صرف اپنی ذات تک محدود رہنے کا رجحان بہت بڑھ رہا ہے۔ ایسے ماحول میں ایک احمدی مسلمان کے لیے اپنی اسلامی اور جماعتی شناخت یعنی دوسروں کے کام آنا اور اجتماعیت کو مقدّم اور برقرار رکھنا مشکل ہوتا جارہا ہے۔ نیز اس ضمن میں راہنمائی کی عاجزانہ درخواست کی کہ ہم کس طرح توازن پیدا کریں کہ اپنی اسلامی اقدار بھی قائم رہے اور معاشرے سے بھی کٹ کے نہ رہیں؟

اس پر حضورِ انور نے خود غرضی کی حقیقت، اس کے اسباب اور اس کے معاشرتی وروحانی اثرات کو واضح فرماتے ہوئے توجہ دلائی کہ خود غرضی ہی ہوتی ہے کہ اپنے حق کو مقدّم سمجھنا اور دوسرے کو حق نہ دینا۔ تو یہ خود غرضی کیا پاکستان میں نہیں ہے۔ انڈیا میں نہیں ہے اور third world ملکوں میں نہیں ہے؟ وہاں بھی ہے۔ عمومی طور پر جب خدا تعالیٰ سے انسان دُور ہوتا ہے تو یہ خود غرضی پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس لیے دو حکم دیے ہیں کہ میرا بھی حق ادا کرو اور میری مخلوق کا بھی حق ادا کرو۔

حضورِ انور نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے باہمی تعلق، ایک احمدی مسلمان کی ذمہ داریوں اور دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کے عہد کے عملی تقاضوں کو واضح فرماتے ہوئے یاد دلایا کہ آجکل مَیں خطبات کا سلسلہ جو دے رہا ہوں، ان میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل سے ان باتوں کی طرف ہی توجہ دلا رہا ہوں۔ آپؑ نے بھی یہی فرمایا کہ میرے دنیا میں آنے کے دو مقصد ہیں۔ ایک یہ ہے کہ بندوں کو خدا کے قریب لاؤ تاکہ اس کی عبادت کا حق ادا کریں اور جو اللہ تعالیٰ کا عبادت کا صحیح طریقہ ہے وہ ادا ہو۔ دوسرے اس کی مخلوق کے حق ادا کریں۔ سو! اگر ایک احمدی، صحیح احمدی ہے، حقیقی مومن ہے تو قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدّم کرنے والا جو آپ عہد ہر دفعہ دُہراتے ہیں، تو ظاہر ہے وہ پھر اللہ کا بھی حق ادا کرے گا، بندوں کا بھی حق ادا کرے گا اور پھر سسٹم کو نہیں دیکھے گا۔ خود غرضی نہیں ہوگی، وہ جو ضرورت مند ہیں، ان کو بھی دیکھے گا۔

اسی طرح حضورِ انور نے موجودہ معاشرتی تحقیق اور مشاہدات کے تناظر میں دیندار افراد، خصوصاً مسلمانوں میں خدمتِ خلق کے رجحان کی نشاندہی کرتے ہوئے اس وصف کو برقرار رکھنے کی تلقین فرمائی کہ ویسے اب تک جو دنیا کی ریسرچ ہے وہ یہاں بھی اور مغرب کے دوسرے ملکوں میں بھی یہی ہے کہ عام طور پر جو چیریٹی دینے والے لوگ ہیں یا دوسروں کا خیال رکھنے والے لوگ ہیں، وہ وہ ہیں جو زیادہ دیندار ہیں اور ان میں بھی مسلمان زیادہ ہیں۔ اس کا مطلب ابھی تک مسلمانوں میں یہ خصوصیت بہرحال باقی ہے کہ وہ صدقہ و خیرات دینے والے اور دوسروں کی مدد کرنے والے ہیں۔ تو اس کو برقرار رکھنا تو اب آپ لوگوں کا کام ہے۔

بعد ازاں حضورِ انور نے دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کے عہد اور خطابات کے اصل مقصد کو محض ساعت تک محدود رکھنے کی بجائے عملی زندگی میں نافذ کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ ایک طرف یہ عہد کرتے ہیں کہ مَیں دین کو دنیا پر مقدّم رکھوں گا۔ لیکچرز ہوتے ہیں، اتنے بڑے بڑے اجتماع کرتے ہیں، تقریریں کرتے ہیں، جلسوں پر آپ کی تقریریں ہوتی ہیں تو تقریریں سُن کے محظوظ ہونا تو کوئی فائدہ نہیں۔ یا مَیں بھی بیان کر دیتا ہوں۔ کل مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جُود وسخا کے بارے میں بھی بتایا۔ تو یہی باتیں، اگر پتا لگے کہ ہم صحیح مسلمان ہیں، اسلام پر عمل کرنے والے ہیں تو ظاہر ہے کہ پھر عمل بھی کریں گے اور اس پر قائم بھی رہیں گے اور اگر دنیاداری میں پڑ جائیں گے تو پھر دین سے بھی ہٹ جاتے ہیں۔

مزید برآں حضورِ انور نے عبادات میں غفلت اور عملی کمزوری کی نشاندہی کرتے ہوئے مکمل دینی زندگی، باقاعدہ عبادات اور حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اکثر آپ میں سے وہی ہوں گے کہ جو کہتے ہیں کہ تین چار نمازیں مَیں پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ تین نمازیں پڑھنے کے بعد کہتے ہیں کہ کوشش کرتا ہوں کہ پڑھ لوں، حالانکہ بڈّھے ہو گئے، قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہیں، انصار کی عمر بڑھ رہی ہے تو اصل تو ہونا یہ چاہیے تھا کہ کہتے کہ مَیں پانچ نمازیں پڑھنے کے علاوہ نفل بھی پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے بندوں کے حق ادا کرنے کی کوشش بھی کرتا ہوں۔

جواب کے آخر میں حضورِ انور نے ان دینی اقدار کو آئندہ نسلوں میں منتقل کرنے، انہیں عملی تربیت کا حصہ بنانے اور اس نیکی کے تسلسل کو قائم رکھنے کی مستقل ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس اَمر پر زور دیا کہ تو یہ سوچ پیدا کرنی ہے۔ یہ مستقل سوچ پیدا کرتے رہیں۔ ہمارا کام تو نصیحت کرنا ہے۔ توجہ دلانا ہے۔ وہ کام آپ کرتے چلے جائیں۔ اپنی نسلوں میں یہ بات ڈال دیں تاکہ اگلی نسلوں میں بھی یہ سلسلہ چلتا رہے۔ تو یہ نسلوں میں قائم ہونے والی بات ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے۔ انصار میں چلے گئے ہیں تو اپنے بچوں میں یہ باتیں ڈالیں۔ وہ اپنے بچوں میں ڈالیں تو یہ باتیں قائم

رہیں گی۔ نہیں تو پھر جس طرح دنیادار ہیں، ویسے آپ بھی ہو جائیں گے۔

ایک سائل نے حضورِ انور سے سوال کیا کہ آپ نظامِ وصیّت کو کس طرح ترقی کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ جب زیادہ سے زیادہ ممالک میں ان شاءاللہ احمدی مسلمانوں کی اکثریت ہوگی اور وہ اسلامی معاشی اُصولوں پر عمل کرنا چاہیں گے؟

اس پر حضورِ انور نے نظامِ وصیّت کی اہمیت، اس کے فلاحی مقاصد اور جماعتی اخراجات کے ساتھ مستحقین کی ضروریات پوری کرنے میں اس کے عملی کردار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ مَیں نے ۲۰۰۵ء میں اعلان کیا تھا کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو نظامِ وصیّت میں شامل کرنا چاہیے۔ اس سے ہمیں جماعتی اخراجات پُورا کرنے میں مدد ملے گی اور ضرورت مند لوگوں، طلبہ، بیماروں، مریضوں، بیواؤں اور دیگر مستحقین کی ضروریات پوری کرنے میں بھی سہولت حاصل ہوگی۔

پھر حضورِ انور نے نظامِ وصیّت کے تحت جماعت کے اندر مضبوط معاشی نظام کے قیام اور اس کے مستقبل میں بتدریج وُسعت اختیار کرنے کے حوالے سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اس لیے رسالہ الوصیّت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیّت کے مقاصد بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ جتنے زیادہ سے زیادہ لوگ اس نظام میں شامل ہوتے جائیں گے اتنا ہی ہمارے پاس اپنی جماعت کے اندر ایک بہتر معاشی نظام قائم ہو جائے گا، اور جیسے جیسے زیادہ لوگ احمدیت میں داخل ہوں گے اور مزید ممالک احمدیت کو قبول کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ یہی نظام وُسعت اختیار کرتا جائے گا تا کہ لوگوں کی ضروریات پوری کی جاسکیں اور محتاجوں اور یتیموں کی مدد کی جاسکے۔ پس یہ اسی طرح کام کرے گا۔

اسی طرح حضورِ انور نے مزید راہنمائی کے لیے سائل کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تصنیف ”نظامِ نَو“ کے مطالعہ کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی تصنیف نظامِ نَو میں اس بارے میں ذکر فرمایا ہے۔ آپ وہ کتاب پڑھیں۔ اس میں آپ کو اس موضوع کے بارے میں مزید معلومات مل جائیں گی۔

[قارئین کی معلومات کے لیے تحریر کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مورخہ ۲۷؍دسمبر ۱۹۴۲ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر ”نظامِ نَو کی تعمیر“ کے عنوان سے ایک بصیرت افروز اور تاریخی خطاب ارشاد فرمایا تھا۔ اس خطاب میں آپؓ نے اہم سیاسی و دنیاوی تحریکات کا تفصیلی جائزہ پیش کرتے ہوئے ان کے بنیادی نقائص کی نشاندہی فرمائی۔ یہ معرکہ آراء خطاب ”نظامِ نَو“ کے عنوان سے کتابی صورت میں شائع ہو کر زینتِ طباعت بن چکا ہے جس سے قارئین استفادہ کر سکتے ہیں۔

اس میں آپؓ نے غرباء کی فلاح و بہبود کے حوالے سے یہودیت، عیسائیت اور ہندومت کی پیش کردہ تجاویز کا تنقیدی جائزہ پیش کیا۔ اختتام پر آپؓ نے اسلام کی جامع اور بے مثال تعلیم کو بیان کرتے ہوئے ایک ایسے نئے عالمی نظام کا نقشہ پیش فرمایا کہ جو نہایت دلکش، عملی اور مؤثر تھا۔

اسی تناظر میں آپؓ نے نظامِ وصیّت اور تحریکِ جدید جیسی عظیم الشان اور مبارک الٰہی تحریکات کے مستقبل کا تذکرہ بھی فرمایا تھا۔]

مزید بر آں حضورِ انور نے نظامِ وصیّت کے بنیادی مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی تبلیغ کے ساتھ خدمتِ خلق اور ضرورت مندوں کی اعانت کو بھی اس کی اہم اغراض میں شامل قرار دیا کہ الوصیّت کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی یہ بیان فرمایا ہے کہ اسلامی تعلیمات کی تبلیغ میں معاون بننے کے علاوہ اس کا ایک اَور مقصد لوگوں کی مدد کرنا بھی ہے۔

جواب کے آخر میں حضورِ انور نے نظامِ وصیّت کے بنیادی مقاصد کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا کہ پس نظامِ وصیّت کا ایک مقصد اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے اور دوسرا اپنے بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنا ہے۔ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی۔

ایک ناصر نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ حفظانِ صحت کے بارے میں متضاد معلومات پائی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر عمومی طبّی ہدایات کے مطابق ہائی کولیسٹرول کا علاج کرنے کی تجویز دی جاتی ہے لیکن بعض معالجین اور ڈاکٹر اس بات پر یقین نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر آیورویدک، نیچرو پیتھی اور چینی طبّ۔ آیورویدک ڈاکٹر کہتے ہیں کہ کولیسٹرول کا دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ نیز اس سلسلے میں راہنمائی کی عاجزانہ درخواست کی کہ ہم یہ کیسے طے کریں کہ کس کی رائے پر عمل کیا جائے؟

اس پر حضورِ انور نے فرمایا کہ وہ تو ظاہر ہے، کولیسٹرول ہائی ہوتا ہے تو اس کے لیے ہومیو پیتھی میں دوائیں ہیں۔

جس پر سائل نے مزید عرض کیا کہ چینی اور آیورویدک لوگ اس پر یقین نہیں رکھتے۔

[قارئین کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ ”آیوروید“ (Ayurveda) سنسکرت کے دو الفاظ ”آیُور آیُس“ (زندگی) اور ”وید“ (علم) سے ماخوذ ہے، اور اس کے لفظی معنی ”زندگی کا علم“ ہیں۔ آیورویدک طبّ برِّصغیر، خصوصاً ہندوستان، کا ایک قدیم روایتی نظامِ علاج ہے جو صحت کو جسم، ذہن اور طرزِ زندگی کے توازن سے وابستہ سمجھتا ہے۔ اس کے مطابق بیماری جسم کے تین بنیادی ”دوشوں“ وات، پت اور کَف کے عدم توازن سے پیدا ہوتی ہے، جبکہ علاج میں غذا، پرہیز، جڑی بوٹیوں، ورزش اور طرزِ

زندگی کی اصلاح کو اہمیت دی جاتی ہے۔"دوش" آیوروید کا ایک روایتی نظریاتی تصوّر ہے، جدید سائنسی طبّ اسے اسی اصطلاحی صورت میں تسلیم نہیں کرتی، اگرچہ آیوروید بطور ایک روایتی نظامِ علاج آج بھی رائج ہے۔]

سائل کے اس موقف کی تردید کرتے ہوئے حضورِ انور نے آیورویدک اور چینی طبّ کے نظام میں بھی علاج اور پرہیز کے اصول موجود ہونے کی بابت واضح فرمایا کہ ان کے پاس بھی دوائیاں ہیں۔ وہ بھی کہتے ہیں کہ اپنے جسم کی چربی کو کم کرنے کے لیے کیا دوائیاں استعمال کرنی ہیں۔ چاہے اس کو کولیسٹرول کا نام دیں یا جسم کی چربی کا نام دیں یا ویسے آیورویدک دوائیوں اور ان کے پُرانے traditional طبّ میں بھی وہ پرہیز بتاتے ہیں۔ وہ حکیم یا آیورویدک ڈاکٹر یہی آپ کو بتائے گا کہ آپ یہ دوائی کھاؤ اور ساتھ بتائے گا کہ کھانے میں یہ یہ چیز نہیں کھانی۔ جب اس نے ساتھ ہی پرہیز بتادیا کہ یہ چیز نہیں کھانی تو آپ believe کیوں نہیں کرتے۔ وہ تو پھر باتیں رہ گئیں کہ کچھ نہیں ہوتا؟ ساتھ روک دیتے ہیں کہ تم نے بینگن نہیں کھانا، تم نے کدّو نہیں کھانا، تم نے فلاں دال نہیں کھانی، تم نے مکھن اس سے زیادہ مقدار میں نہیں کھانا، دودھ اتنا نہیں پینا۔ تو پھر آپ کہتے ہیں کہ وہ believe نہیں کرتے، کیوں نہیں کرتے، کرتے ہیں۔ وہ تو ان کا ایک بزنس ہے جو انہوں نے صرف اپنا اثر ڈالنے کے لیے کیا ہوا ہے کہ جی! ہم believe نہیں کرتے۔

اسی طرح حضورِ انور نے کولیسٹرول کے اثرات اور ہومیوپیتھی سمیت مختلف طبّی طریقہ ہائے علاج کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ظاہر ہے کولیسٹرول جب زیادہ ہوتا ہے تو دل کی بیماریاں بھی ہوتی ہیں۔ جن کا کولیسٹرول ہائی ہوتا ہے ان کے دل کی شریانیں بند ہوتی ہیں اور بعض دفعہ پھر آپ کو دل کی تکلیفیں بھی ہوتی ہیں۔ اس کے کھولنے کے لیے پھر دوائیاں دی جاتی ہیں یا آپریشن کیا جاتا ہے یا انجو پلاسٹی وغیرہ کرتے ہیں۔ یہ سارے حقائق جب سامنے آتے ہیں اور یہ ہم کر رہے ہیں تو یہ کہنا کہ جی! ڈاکٹر یہ کہتے ہیں۔ ہومیوپیتھک والے تو یہ نہیں کہتے۔ ہومیوپیتھی والے تو کہتے ہیں کہ ہاں! کولیسٹرول ہوتا ہے اور "کولیسٹیرینم (Cholesterinum)" ہومیوپیتھک میں ایک دوائی بھی ہے۔ تو پھر یہ کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ ہومیوپیتھی والے نہیں کہتے؟

[قارئین کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ مذکورہ ہومیوپیتھک دوا کولیسٹیرینم (Cholesterinum) کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع رحمہ اللہ نے اپنی معرکہ آراء تصنیف "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" میں ذکر فرمایا ہے کہ یہ دوا صفراء سے بنائی جاتی ہے۔ جگر اور پتّے کی بیماریوں میں بہت مفید ہے۔ پتّہ کے درد کے لیے بہترین دوا ہے۔ مَیں نے اپنے تجربہ سے اسے جگر، پتّہ، تلی اور لبلبہ کی امراض میں بہت مفید پایا ہے۔ جگر کے کینسر میں بھی بہت فائدہ مند ہے۔ جسم میں چربی جمنے کے رجحان کو بھی دُور کرتی ہے۔ اگر خون میں چکنائی زیادہ ہو جائے یعنی کولیسٹرول (Cholesterol) کا تناسب بڑھ جائے تو اس کو ٹھیک کرنے میں بھی کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ امریکہ میں بعض مریضوں نے کولیسٹرول کم کرنے کے لیے جدید ترین طریقوں سے ایجاد کی گئی دوائیں استعمال کیں لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ جبکہ کولیسٹیرینم کے استعمال سے انہیں نمایاں فرق محسوس ہوا۔ (ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل۔ صفحہ ۲۸۹)]

بعد ازاں حضورِ انور نے آیورویدک طبّ میں پرہیز کے اصول کے حوالے سے فرمایا کہ ہاں! آیورویدک کا مَیں زیادہ نہیں جانتا۔ لیکن یہ ہمیں پتا ہے کہ وہ لوگ پرہیز بتاتے ہیں کہ یہ یہ پرہیز کرو۔ جب خوراک کا پرہیز کرو تو انسان آپ ہی ٹھیک ہو جائے گا۔

مزید برآں حضورِ انور نے طبِّ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں دل کی بیماریوں اور شریانوں کی بندش کے حوالے سے ایک نسخے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ باقی نالیاں بند ہونے کے لیے طبِّ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جو ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک طبّ ہے، جس کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے بھی کافی highlight کیا ہے۔ اس میں ایک شخص کے بارے میں آیا کہ اس کو دل کی تکلیف ہے یا اس کا دل بند ہو رہا ہے اور سانس مشکل سے آ رہا ہے یا ایک ایسی کیفیت طاری ہو رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے کہ یہ دل کی تکلیف ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ عجوہ کھجور جو ہے اس کو گٹھلی سمیت پیس کے اس کو کھلاؤ۔ اور جب کھلائی تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ اور بہت سارے حکیم عجوہ کا نسخہ اب بھی استعمال کرتے ہیں جو نالیاں بھی کھولتا ہے اور کولیسٹرول کو بھی کم کرتا ہے۔ تو دوائیاں تو وہ کولیسٹرول کم کرنے کی دیتے ہیں۔ اب مانو یا نہ مانو یہ اَور بات ہے۔

[قارئین کی معلومات کے لیے تحریر کیا جاتا ہے کہ عجوہ کھجور مدینہ منورہ کی ایک معروف، بابرکت اور اعلیٰ قسم کی کھجور ہے۔ یہ عموماً گہرے بھورے یا سیاہ رنگ کی، نرم اور ہلکی مٹھاس والی ہوتی ہے۔ احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا خاص ذکر ملتا ہے۔]

جواب کے آخر میں حضورِ انور نے عمر کے تقاضوں کے مطابق پرہیز اور روزمرہ چہل قدمی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ اس عمر میں پرہیز کرنا چاہیے۔ اگر دل کی نالیاں کھلی ہیں تو بے شک کھائیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن روزانہ پانچ میل walk کریں۔

ایک ناصر نے عرض کیا کہ میرا سوال ہے کہ جب کوئی شخص زندگی کے آخری ایام میں ہو تو ہم عموماً اس کے انجام بخیر کے لیے دعا کرتے ہیں۔ کیا پیارے حضور اس

کے وسیع معنی بیان فرماسکتے ہیں؟

اس پر حضورِ انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ یہ تو بڑی زیادتی ہے کہ جب آخر میں ہو تو تبھی انجام بخیر کی دعا کریں۔

پھر حضورِ انور نے انجام بخیر کی دعا کے وسیع مفہوم اور اس کی ہمہ گیر ضرورت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ انجام بخیر کی دعا تو انسان کو اپنے لیے، اپنے پیاروں کے لیے اور دوسروں کے لیے بھی ہمیشہ کرنی چاہیے۔ کوئی ایسا وقت نہ آجائے کہ زندگی کا تو کوئی پتا نہیں کس وقت انسان کا دماغ اُلٹ جائے۔ اچھا بھلا ایک نیک آدمی ہوتا ہے، جماعت کے کام کر رہا ہوتا ہے اور اس کا دماغ اُلٹے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ مَیں نہ خدا کو مانتا ہوں اور نہ دین کو مانتا ہوں۔ تو اس کے لیے خود اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے کہ اپنے انجام بخیر کی دعا کیا کرو۔ کل بھی مَیں نے دعائیں سکھائی ہیں، ان میں جو شروع میں دو دعائیں پڑھی تھیں ان میں بھی خُلق کے ساتھ ساتھ انجام بخیر کی دعائیں بھی تھیں۔ تو دعا تو ہمیشہ انسان کو اپنے لیے کرتے رہنا چاہیے۔ کوئی پتا نہیں ہوتا، انسان کا دماغ اُلٹے اور کیا ہو جائے۔ تو اس لیے انجام بخیر کی دعا اپنے لیے زندگی میں بھی کرنی چاہیے، اپنے پیاروں کے لیے زندگی میں کرنی چاہیے، اپنے دوستوں کے لیے زندگی میں کرنی چاہیے۔

[قارئین کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ جُود و سخا کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کا دل آویز تذکرہ کرتے ہوئے حضورِ انور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲؍جون ۲۰۲٦ء میں انجام بخیر کے ضمن میں جن دعاؤں کی طرف توجہ دلائی، وہ درجِ ذیل ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دعائیہ کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَالْفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ کہ اے اللہ! مَیں بخل سے، سستی سے، بدّترین عمر سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اسی طرح اس بارے میں ایک یہ دعا بھی ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ دعا کرتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ [بخاری ٦٣٦٩] کہ اے اللہ! مَیں تیری پناہ لیتا ہوں فکر اور غمّ سے، عاجزی اور سستی سے اور بزدلی اور کنجوسی سے اور قرضے کے زیادہ ہونے سے اور لوگوں کے غلبے سے۔ اس خطبے کا خلاصہ ۱۵؍جون ۲۰۲٦ء کے روزنامہ الفضل انٹرنیشنل کے شمارے کی زینت بھی بن چکا ہے جس سے مزید استفادہ کیا جاسکتا ہے۔]

اسی طرح حضورِ انور نے انجام بخیر کو صرف آخری وقت سے وابستہ سمجھنے کے تصوّر کی نفی کرتے ہوئے سورت یٰسین کی تلاوت کے مقصد کو وسیع تر تناظر میں بیان فرمایا کہ اس کا فوت ہونے سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں! فوت ہوتے ہوئے ہم سورۂ یٰسین پڑھتے ہیں، جب آدمی ایسی حالت میں ہو جب پتا ہو کہ آخری حالت ہے۔ اس میں بھی اس لیے نہیں کہ کوئی اَور وجہ ہے بلکہ تسکین کے لیے ضروری ہے۔ عام حالات میں بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ بیماروں پر بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ مطلب یہ تھا کہ اگر یہ اس کا آخری وقت ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تسکین کے سامان پیدا کرے۔ اور اگر اس کی زندگی اَور ہے تو تب بھی اس کے لیے سکون مہیا ہو جائے۔ اس لیے پڑھی جاتی ہے۔

مزید برآں حضورِ انور نے انجام بخیر کی دعا کے ہمہ وقتی اور ہر حال سے متعلق ہونے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ باقی دعا تو چاہے انسان صحت مند ہو یا بیمار ہو یا آخری وقت ہو یا جوانی کا پُورا عروج ہو، تب بھی اپنے انجام بخیر کی دعا کرنی چاہیے۔

بعد ازاں حضورِ انور نے سائل کو انجام بخیر کی دعا کی عملی اہمیت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنے انجام بخیر کی دعا نہیں کرتے؟ اس پر سائل نے عرض کیا کہ اب مَیں کروں گا اور ہمیشہ کرنی چاہیے۔

جس پر حضورِ انور نے ایک مثال کے ذریعے انجام بخیر کی دعا کو صرف آخری وقت سے وابستہ سمجھنے کے تصوّر کی اصلاح فرمائی کہ یہ تو نہیں ہے کہ آپ مرتے ہوئے کہیں کہ میرا انجام بخیر ہو جائے؟ اپنے مرتے ہوئے انجام بخیر والی تو پھر وہی بات ہوگئی کہ جو بندہ سو قتل کر کے کہتا تھا کہ میرا انجام بخیر ہو جائے۔ یہ تو نہیں ہے۔ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ نے بخش تو دینا ہی ہے تو ساری عمر آدمی فضول کام کرتا رہے اس کے بعد کہے کہ انجام بخیر ہو جائے۔

ملاقات کے اختتام پر تمام شاملینِ مجلس کو اپنے محبوب آقا کے ساتھ گروپ تصویر بنوانے اور حضورِ انور کے دستِ مبارک سے قلم بطور تبرک حاصل کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

# امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جماعت احمدیہ بالٹی مور امریکہ کی مجلس عاملہ کے ممبران کی ملاقات

مورخہ ۱۴؍ جون ۲۰۲۶ء، بروز اتوار، امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ امریکہ کی ایک جماعت بالٹی مور کے اراکینِ مجلس عاملہ کے چودہ (۱۴) افراد پر مشتمل وفد کو بالمشافہ شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ یہ بابرکت ملاقات اسلام آباد (ٹِلفورڈ) میں منعقد ہوئی۔ مذکورہ وفد نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے امریکہ سے اسلام آباد (ٹِلفورڈ) کا سفر اختیار کیا۔

جب حضورِ انور مجلس میں رونق افروز ہوئے تو آپ نے تمام شاملینِ مجلس کو السلام علیکم کا تحفہ عنایت فرمایا۔

بعد ازاں تمام شرکائے مجلس کو حضور انور کی خدمتِ اقدس میں فرداً فرداً اپنا تعارف پیش کرنے اور اپنی مفوّضہ جماعتی ذمہ داریوں کے حوالے سے بیش قیمت راہنمائی حاصل کرنے کا بھی موقع ملا۔

سیکرٹری تربیت سے گفتگو فرماتے ہوئے حضورِ انور نے مسجد میں نمازوں، بالخصوص عشاء کی نماز میں حاضری کے بارے میں دریافت فرمایا اور اس توقع کا اظہار کیا کہ کم از کم پچاس فیصد افراد کو نمازوں میں شامل ہونا چاہیے۔

جس پر حضور انور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا کہ نمازِ عشاء پر چالیس احباب آتے ہیں۔

یہ سماعت فرما کر حضورِ انور نے ہدایت فرمائی کہ اس سے بڑھنے کی کوشش کریں۔

پھر حضورِ انور نے نماز کو تربیت کی بنیادی اساس قرار دیتے ہوئے دینی تعلیم و تربیت کے اہم ذرائع کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ تربیت تو یہی ہے۔ اصل بنیادی چیز تو نماز ہے۔ پھر قرآن ہے۔ تربیت کے یہ دو کام ہیں۔ پھر جماعتی لٹریچر ہے، حدیث ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں ہیں۔ اس طرف تربیت کو توجہ دینی چاہیے۔ تو پھر جماعتی ممبر کی تربیت ٹھیک ہو گی۔ آپ دس پندرہ بیس تو جماعت کی عاملہ میں ہیں۔ اگر یہ لوگ ٹھیک ہو جائیں تو پھر اگلی نسل بھی ٹھیک ہو جائے گی۔

سیکرٹری وقفِ نَو سے گفتگو کے دوران حضورِ انور نے واقفینِ نَو کی کلاسوں میں شرکت کو یقینی بنانے، ان کی دینی تربیت کو مؤثر بنانے اور ان کے اندر وقفِ نَو کی ذمہ داریوں کا شعور پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ کوشش یہ کریں کہ وہ آئیں اور کم از کم ان کی دینی تربیت تو ہو جائے۔ واقفینِ نَو کو تو کم از کم سنبھال لیں۔ ان کو پتا ہونا چاہیے کہ وقفِ نَو کیا چیز ہے۔ وہ کیوں وقف ہیں۔ ان میں اور دوسروں میں کوئی فرق بھی ہونا چاہیے۔ فرق یہ نہیں ہے کہ ان کو وقفِ نَو کا کوئی ٹائٹل ہے۔ فرق یہ ہے کہ ان کے نمازوں کے معیار اچھے ہوں۔ ان کے قرآنِ کریم پڑھنے کے معیار اچھے ہوں۔ دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی علم حاصل کرنے کے معیار اچھے ہوں۔ تو اس طرف کوشش کرنی چاہیے۔

ایک عاملہ ممبر نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ ہماری جانب سے خدمتِ خلق کے مختلف پروگرام جاری ہیں۔ مسجد بیت الرحمٰن میں رضاکارانہ بنیادوں پر سوپ کچن چلایا جارہا ہے، جہاں ہر ہفتہ تقریباً ۲۴۰ تا ۲۵۰/افراد میں سینڈوچ تقسیم کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک فوڈ پینٹری بھی قائم کی گئی ہے جہاں ضرورت مند افراد کو کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔

[قارئین کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ فوڈ پینٹری سے مراد ایسی جگہ یا نظام ہے جہاں ضرورت مند افراد کے لیے کھانے پینے کی بنیادی اشیا محفوظ کر کے رکھی جاتی ہیں اور پھر انہیں ضرورت کے مطابق فراہم کیا جاتا ہے۔]

اس پر حضورِ انور نے مادی غذا مہیّا کرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو روحانی مائدہ فراہم کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ کھانا تو کھلا دیتے ہیں، کوئی روحانی مائدہ بڑھانے کی کوشش کریں۔

پھر اسی تناظر میں احبابِ جماعت کو روحانیت میں بڑھانے کے لیے نماز، قرآنِ کریم اور دینی تعلیمات کی طرف متوجہ کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ سینڈوچ تو بنا دیتے ہیں اور لوگوں کا پیٹ بھر دیتے ہیں۔ اب روحانیت سے بھی پیٹ بھرنے کی کوشش کریں۔ اس کے لیے نمازوں کی طرف توجہ دلائیں۔ قرآنِ کریم پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ جماعت کا لٹریچر پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔

مزید بر آں حضورِ انور نے جمعہ کے علاوہ باجماعت نمازوں میں حاضری بڑھانے اور مجلس عاملہ کے ممبران کو اس معاملے میں عملی مثال قائم کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعہ اور نمازوں کی طرف حاضری بڑھانے کی کوشش کریں۔ جمعے پر تو آپ کی حاضری ٹھیک ہے مگر نمازوں پر حاضری زیادہ ہونی چاہیے۔ اگر آپ کے عاملہ ممبران ہی آ جائیں تو ہر نماز پر چوبیس پچیس تو حاضری ہو سکتی ہے۔ اگر کام پر بھی جا رہے ہیں تو کم از کم فجر اور عشاء پر تو حاضری ہو سکتی ہے۔ اور آجکل تو لمبے دن ہیں تو میرا خیال ہے کہ آپ لوگ مغرب عشاء جمع ہی کرتے ہوں گے۔

جواب کے آخر میں حضورِ انور نے جماعتی خدمت کے روحانی پہلو کو نمایاں کرتے ہوئے اس اَمر پر زور دیا کہ اصل چیز تو یہی ہے۔ باقی جماعت کا اور کام کیا ہے، سینڈوچ دنیا والے کھلا دیتے ہیں۔ ہمیں تو روحانی سینڈوچ کھلانے چاہئیں۔

**ایک شریکِ مجلس نے عرض کیا کہ حضور! ہم نے مقامی سطح پر ایک اقدام شروع کیا ہوا ہے جسے عاملہ کالنگ ٹری (calling tree) کہا جا سکتا ہے۔ ہر عاملہ ممبر کو خیریت دریافت کرنے کے لیے پانچ پانچ افراد تفویض کیے گئے ہیں۔ وہ انہیں فون کرتے ہیں اور ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کا ایک تاثر یہ ملا ہے کہ بہت سے ایسے افراد جو جماعت سے منسلک نہیں ہیں یا کسی حد تک دُور ہیں وہ بہت دفاعی رویہ اختیار کر لیتے ہیں اور کئی مرتبہ بالکل رابطہ نہیں ہو پاتا۔ نہ فون اُٹھاتے ہیں اور نہ کوئی جواب دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو پیار اور محبّت کے ساتھ کس طرح جماعت سے منسلک کیا جائے؟ نیز جب خیریت دریافت کرنے کے لیے فون کیا جاتا ہے تو جیسا کہ حضورِ انور کی ہدایت ہے اس میں چندے یا جماعتی انتظامی اُمور کی کوئی بات نہیں کی جاتی بلکہ صرف ان کے حالات دریافت کیے جاتے ہیں اور ان کی زندگی میں پیش آنے والے معاملات کے بارے میں گفتگو کی جاتی ہے۔**

اس پر حضورِ انور نے جماعت سے نسبتاً کم وابستگی رکھنے والے احباب سے رابطے میں صبر، مستقل مزاجی اور محبّت کے ساتھ کوشش جاری رکھنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ کوئی بات نہیں۔ مسلسل کوشش کرتے رہیں، میسج بھیج دیں کہ آپ کا کیا حال ہے۔ آپ بس حال احوال پوچھتے رہا کریں۔ آخر آہستہ آہستہ قطرہ قطرہ کہیں سراخ ڈال ہی دیتا تھا۔ پتھروں میں بھی ڈال دیتا ہے۔ تو آپ بھی مستقل کوشش کرتے رہیں۔ کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی کا دل تو نرم ہو ہی جائے گا۔ اگر سو فیصد نہیں تو کچھ نہ کچھ ہی سہی۔

پھر حضورِ انور نے دنیاوی مصروفیات میں زیادہ مشغول افراد کے ساتھ بھی رابطے اور اصلاحی کوششوں کو مسلسل جاری رکھنے کی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو دنیاداری میں بہت زیادہ پڑ گئے ہیں ان کو بھی اس لیے کہ انہوں نے جواب نہیں دینا یا ایک دفعہ یا دو دفعہ یا پانچ دفعہ یا دس دفعہ کہنے سے جواب نہیں دیا تو ہم تھک جائیں۔ تھکنا ہمارا کام نہیں۔ مسلسل کوشش کرتے رہیں۔ یہی تو اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم تھا کہ نصیحت کرتے جاؤ، کرتے جاؤ، کرتے جاؤ اور یہی ہمارا کام ہے۔ مسلسل کوشش ہو۔

اسی طرح حضورِ انور نے مذکورہ احباب سے تعلق بڑھانے کے لیے ایک عملی اور حکیمانہ طریق تجویز کرتے ہوئے فرمایا کہ اور کبھی کبھی کہیں کہ اچھا مَیں یہاں سے گزر رہا ہوں، جو دوست بنایا ہے، تو اگر تمہارے پاس وقت ہو تو مَیں ذرا السلام علیکم کرنے کے لیے تمہارے گھر کے قریب ہوں آ جاؤں؟ اگر کہے آ جاؤ تو ٹھیک ہے، نہیں تو کوئی بات نہیں، بُرا منائے بغیر نہ جائیں۔ یہ تو قرآنِ شریف کی بھی تعلیم ہے۔ اگر کسی کے گھر میں تم جاؤ اور وہ تمہیں ملنے سے انکار کر دے کہ مَیں نے نہیں ملنا تو تم بغیر بُرا منائے واپس آ جاؤ۔

حضورِ انور نے اسی تناظر میں ایک صحابیؓ کے عملی نمونے کا ذکر کرتے ہوئے مسلسل رابطے، صبر اور حُسنِ سلوک کے ساتھ اصلاحی کوشش جاری رکھنے اور ردّعمل کو خندہ پیشانی سے قبول کرنے کی اہمیت واضح فرمائی کہ ایک صحابیؓ کا واقعہ ہے۔ وہ کہتے ہیں

کہ مَیں نے قرآن کریم کے سارے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کی۔ ہر حکم کی مَیں نے تعمیل کر لی۔ لیکن یہ جو حکم ہے کہ مَیں کسی کے گھر جاؤں اور وہ مجھے کہے کہ واپس چلے جاؤ اور مَیں خوشی سے واپس آجاؤں، یہ نہیں ہو سکا۔ مَیں نے بہت کوشش کی کہ کہیں جاؤں کوئی تو انکار کرے اور مَیں کہوں کہ مَیں نے اللہ کی بات مان لی اور خوشی سے واپس آگیا۔ تو یہ اگر ہو تو پھر آپ بُرا بھی نہیں منائیں گے، مسلسل تعلق بھی رکھیں گے اور کبھی نہ کبھی تو ان پر اثر ہو ہی جائے گا۔

**ایک اَور عاملہ ممبر نے عرض کیا کہ ہماری مسجد میں ہر جمعہ کے دن چالیس پچاس غیر احمدی دوست آتے ہیں جو مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے مسلمان ہوتے ہیں۔ مربی صاحب باقاعدہ خطبے کے دوران ان کو جماعت کا تعارف بھی کرواتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا ذکر بھی کرتے ہیں لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ ان کو زیادہ سمجھ نہیں آتی۔ بعد میں جب انفرادی طور پر ان سے رابطہ اور گفتگو کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو اس میں بھی زیادہ کامیابی نہیں ہو رہی اور ان کی دلچسپی بھی زیادہ نہیں ہوتی۔ حضور! اس حوالے سے ہم کیا عملی اقدام کریں کہ ہم ان کے دل جیت سکیں اور حقیقی اسلام کا پیغام مؤثر طریق پر پہنچا سکیں؟**

اس پر حضورِ انور نے ایسے غیر احمدی افراد کے ساتھ بغیر کسی اصرار کے محض حُسنِ اخلاق، تعلق اور مسلسل دینی ماحول کے ذریعے تدریجی اثر پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ وہ آپ کے پاس نماز پڑھنے آتے ہیں۔ آپ کی تو کوشش نہیں ہے کہ آپ نے کوئی تبلیغ کی ہو۔ اگر وہ نماز پڑھنے آتے ہیں اور نماز پڑھ کے باتیں سن لیتے ہیں، ہم اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کرتے ہیں، میرا خطبہ تو آپ کے صبح صبح آجاتا ہے اس کا اگر کوئی خلاصہ مربی صاحب پیش کر رہے ہوتے ہیں تو بھی ان کو پتا لگ جاتا ہے کہ کیا اللہ رسول کی باتیں کی ہیں۔ اور اگر وہ اپنے طور پر دس پندرہ منٹ کا خطبہ دے رہے ہوتے ہیں، اس میں بھی اللہ اور رسول کی باتیں ہیں، تو وہ سنتے ہیں۔ یہ ان کو یقین ہو جاتا ہے کہ ہاں! احمدی مسلمان ہیں اور اسی کو سمجھ کے ہی وہ آپ کی مسجد میں آتے ہیں۔ اگر ان پر غیروں کی باتوں کا اثر ہو کہ یہ مسلمان نہیں ہیں تو وہ آپ کی مسجد میں نہ آئیں۔ تو جو اس طرح نماز پڑھنے آتا ہے اس کے پیچھے پڑنے کی ضرورت کوئی نہیں۔ اپنے اخلاق دکھائیں۔ آپ کی مسلسل تعلیم اور اچھے اخلاق ان سے ملنا جُلنا، السّلام علیکم، وعلیکم السّلام کرنا، آخر ان کو خود ہی اس طرف مائل کرے گا کہ سوال پوچھیں۔

حضورِ انور نے حالیہ خطبات کے حوالے سے تبلیغ میں زبانی دعوت سے بڑھ کر عملی نمونے اور حُسنِ اخلاق کا کردار مؤثر ہونے کی بابت یاد دلایا کہ ابھی مَیں چند ہفتے پہلے ہی خطبات میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بیان کر رہا ہوں، اس میں بیان کیا تھا، اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی بیان تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے زیادہ آپؐ کا جو عمل تھا اور آپؐ کے جو اخلاق تھے، ان سے متأثر ہو کے بہت سارے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واقعات مَیں نے بیان کیے تھے کہ بہت سے صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے تو آپؑ کا چہرہ دیکھ کے، اخلاق دیکھ کے اسلام قبول کیا۔ تو کسی کے پیچھے پڑ کے آپ تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اگر آپ کے عمل صحیح ہیں تو وہ خود سوال کرنے والا سوال کرے گا اور جب وہ سوال کرے گا تو پھر اس کے مناسب حال اس کو جواب دیں۔

اسی طرح حضورِ انور نے مختلف افراد کے علمی و فکری پس منظر کے مطابق حکمت اور تدریج کے ساتھ تبلیغ و تربیت کرنے کی اہمیت واضح فرمائی کہ ایک پڑھا لکھا آدمی ہے، اس کی اپنی سوچ ہے، ایک کم پڑھا لکھا آدمی ہے، اس کی اپنی سوچ ہے۔ ہر ایک کو ایک ہی لاٹھی سے آپ نہیں ہانک سکتے۔ ایک ہی جواب نہیں جو ہر ایک کو دیا جائے۔ مختلف لوگوں کی بیک گراؤنڈ کے مطابق، ان کی psyche کے مطابق، ان کے علم کے مطابق، ان کو جواب دینا چاہیے۔ اس کی کوشش کریں۔

مزید برآں حضورِ انور نے غیر احمدی احباب کے ساتھ تدریجی، دوستانہ اور غیر رسمی تعلق قائم کرنے اور حکمت کے ساتھ ذہنی قربت پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ بس یہی کافی ہے کہ اس وقت ان کو قریب لائیں اور تعلقات بڑھائیں۔ وہ آتے ہیں تو ان کو چائے پلائیں، ان کے ساتھ بیٹھیں۔ ان سے باتیں کریں کہ کیا حال ہے، کیا نہیں۔ ان کے حال احوال پوچھیں، تو وہ خود ہی پھر آہستہ آہستہ سوال کرنے کا تجسس کریں گے، بجائے اس کے کہ آپ پیچھے پڑ جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ اس کو احمدیت کی تبلیغ کرنے لگ جائیں تو اگلے ہفتے وہ آپ کی مسجد جمعے پر آئے گا ہی نہیں۔ وہ کہے گا کہ یہ کہاں پھنس گیا ہوں۔ پھر جب آپ بتائیں گے کہ ایک وقت پر پہنچ کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام کیا تھا، وہ آنے والا مسیح نبی اللہ کا درجہ رکھتا تھا تو اس سے بالکل ہی وہ دَوڑ جائیں گے۔ اس لیے پہلے تو ان کے دماغوں کو صاف کرنا ہو گا اور وہ اسی صورت میں ہو گا کہ جو وہ آپ کے بہت قریب ہو جائیں۔ ہاں! بعض دوسرے تبلیغی ذرائع ہیں، ان سے آپ لوگ ان مسجد آنے والوں کو تبلیغ کا کام کر سکتے ہیں۔

بعد ازاں حضورِ انور نے مختلف مساجد میں غیر احمدی احباب کے نماز میں شرکت کرنے اور بغیر براہِ راست تبلیغ کے تدریجی طور پر ان کے سوالات اور رجحانات پیدا ہونے کے عمل کی وضاحت فرمائی کہ ہمارے یہاں بہت سارے لوگ مختلف مسجدوں میں نماز پڑھنے آتے ہیں، لیکن کوئی ان کو تبلیغ نہیں کرتا۔ آہستہ آہستہ وہ خود ہی سوال کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور جب سوال کرتے ہیں تو پھر ان کا تجسس جو ہے، اس سے پھر

ان کو تسلّی بھی ہوتی ہے یا نہیں تسلّی ہوتی تو مزید سوال اُٹھتے ہیں اور یا تو وہ دُور ہٹ جاتے ہیں یا وہ بہت زیادہ قریب آجاتے ہیں۔

سائل نے اپنی فکر مندی کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا کہ تین سال مجھے اِدھر گئے ہوئے ہو گئے ہیں اور میرے کچھ غیر احمدی دوست ایسے بھی ہیں جو تین سال سے دوست ہیں لیکن اس تعلق میں مزید پیش رفت نہیں ہو رہی۔

اس پر حضورِ انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی روشنی میں ہمدرد افراد کی حیثیت اور ان کے ساتھ تدریجی تعلق کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے تسلّی دی کہ ٹھیک ہے، کوئی بات نہیں۔ وہ کم از کم ہمدرد تو ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو ہمدرد ہیں، جو ہمارے خلاف نہیں بولتے، ان کو تم احمدی ہی سمجھو۔ ٹھیک ہے کہ وہ آپ کے نظام میں باقاعدہ شامل نہیں ہیں لیکن آہستہ آہستہ ایک وقت آئے گا کہ وہ ہو جائیں گے تو باقی بیعت میں لانا کوئی اس طرح آسان کام نہیں ہے۔

اسی تناظر میں حضورِ انور نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی ایک سبق آموز نصیحت کا حوالہ دیتے ہوئے بیان فرمایا کہ چودھری ظہور باجوہ صاحب یہاں یوکے میں مبلغ رہے ہیں، پھر پاکستان میں نائب ناظر اصلاح و ارشاد تھے، تو وہ کہتے ہیں کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ ناظر اصلاح و ارشاد تھے۔ جب مَیں نائب ناظر بن کے ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ ایک بات یاد رکھو کہ تم نے اپنے اخلاق دکھانے ہیں۔ لوگوں سے اچھے تعلقات رکھنے ہیں۔ چاہے وہ احمدی ہے یا دوسرا ہے، کیونکہ احمدیت میں لانا بہت مشکل کام ہے اور احمدیت سے دَوڑانا بڑا آسان کام ہے۔

[قارئین کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ محترم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب مورخہ ۲۰؍اپریل ۱۹۱۹ء کو چک نمبر ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کی تبلیغ کے ذریعہ خلافتِ ثانیہ کے ابتدائی عہد میں آپ کے والد محترم چودھری شیر محمد صاحب نے احمدیت قبول کی اور یوں آپ کا خاندان احمدیت کے نور سے منور ہوا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی۔ نویں جماعت میں قادیان داخل ہوئے۔ بعد ازاں والدہ کی وفات پر واپس گاؤں آگئے اور مقامی طور پر تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۹ء میں گورنمنٹ کالج فیصل آباد سے بی اے پاس کیا۔ ملازمت کا آغاز سیالکوٹ سے کیا۔ پھر دہلی میں ملازمت اختیار کر لی۔ ۱۹۴۴ء میں آپ کو زندگی وقف کرنے کی سعادت ملی۔ آپ کی پہلی تقرری مورخہ ۱۴؍جنوری ۱۹۴۶ء کو لندن مشن میں بطور نائب امام مسجد فضل لندن ہوئی۔ ۱۹۴۹ء میں وطن واپس آکر اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۰ء میں دوبارہ انگلستان تشریف لے گئے اور ۱۹۵۵ء تک امام مسجد فضل لندن کے طور پر خدمت انجام دی۔ بعد ازاں ربوہ میں مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دیں جن میں ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد، ناظر زراعت، ناظر صنعت و تجارت، ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۹ء پرائیویٹ سیکرٹری، ناظر امورِ عامہ، ناظر امورِ خارجہ وغیرہ شامل ہیں۔ حضورِ انور نے آپ کے حوالے سے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کی فرمودہ جس تلقین کا ذکر فرمایا ہے، اسی نوع کی ایک حکیمانہ نصیحت حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے بھی آپ کو اُس وقت فرمائی تھی جب آپ نے ۱۹۷۰ء میں بطور ناظر اُمورِ عامہ اُن سے چارج لیا۔ انہوں نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اُمورِ عامہ میں کئی قسم کے معاملات کی فائلیں ہیں، مگر ہمیشہ کوشش کرنا کہ کسی کے اخراج کے لیے جلدبازی میں سفارش نہیں کرنی۔

آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ہمراہ بطور پرائیویٹ سیکرٹری ۱۹۷۰ء میں دورہ مغربی افریقہ اور ۱۹۷۳ء میں دورہ یورپ کی توفیق ملی۔ ۷؍اگست ۱۹۹۵ء کو ایڈیشنل ناظر اعلیٰ مقرر ہوئے اور تادمِ وفات اس عہدے پر فائز رہے۔ اسی طرح حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات کے بعد صدر، صدر انجمن احمدیہ مقرر ہوئے اور تاحیات اس منصب پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ۵۷؍سالہ طویل خدماتِ دین سرانجام دینے کے بعد یہ مخلص اور فدائی خادمِ سلسلہ ۸۳؍سال کی عمر میں ۱۹؍فروری ۲۰۰۲ء کو ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (جو کہ اس وقت ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے) نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع رحمہ اللہ نے آپ کی نمازِ جنازہ غائب مسجد فضل لندن میں پڑھائی تھی اور آپ کا ذکرِ خیر ان الفاظ میں فرمایا کہ وہ بڑے باوقار انسان تھے جن کی شخصیت بلند اخلاق کی حامل تھی، اور وہ اخلاص اور وفاداری جیسی نمایاں خوبیوں کا عملی نمونہ تھے۔]

جواب کے آخر پر حضورِ انور نے تربیت، تبلیغ اور دیگر جماعتی شعبوں کے باہمی تعاون اور مربوط حکمتِ عملی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ تربیت کے شعبے کے ساتھ مل کے جو احمدی ہیں ان کو پکّا احمدی بنا دیں۔ ان کو تبلیغ کے طریقے سکھا دیں۔ ان کا اپنے ماحول میں اُٹھنا بیٹھنا جو ہو گا تو اس سے مزید رستے کھلیں گے۔ ان کی تربیت ہو جائے گی تو وہ آگے تبلیغ کے کام بھی آپ کے آئیں گے۔ تو تربیت اور تبلیغ کا اور باقی شعبوں کا co-ordinated پروگرام ہونا چاہیے۔ جب یہ ہو گا تو اس سے نتائج نکلتے ہیں۔ تھکنا نہیں۔ تھکنا تو ہمارا کام ہی نہیں۔

**ایک عاملہ ممبر نے سوال کیا کہ جماعت میں متعدد بار رشتہ نہ ملنے پر دل برداشتہ ہونے والے نوجوان احمدیوں کو ہم کیا مخصوص راہنمائی فراہم کر سکتے ہیں اور پھر وہ اس کے نتیجے میں جماعت سے باہر شادی کرنے کی اجازت طلب کر رہے ہوتے ہیں یا اس پر غور کر رہے ہوتے ہیں؟**

اس پر حضورِ انور نے شادی کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید کے مطابق دینداری کو بنیادی اصول قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ ان کو کہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیں شادی کا اصول بتایا ہے وہ اصل اصول ہے کہ اگر تم دیندار ہو تو تمہیں پھر دیندار لڑکی تلاش کرنی چاہیے۔ اور لڑکیوں کی تربیت کریں کہ ان کو دیندار خاوند تلاش کرنا چاہیے۔ اگر یہ چیز ہو تو پھر ٹھیک ہے۔

حضورِ انور نے رشتوں کے معاملات میں پیش آنے والی بعض رکاوٹوں اور ان کے پسِ پردہ عوامل کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا کہ لیکن آپ دیکھ لیں کہ بہت سارے ایسے ہیں کہ جن کو جب rejection ہوتی ہے تو ان کے بیک گراؤنڈ میں کوئی نہ کوئی ایسی باتیں ہوئی ہوتی ہیں کہ جو ان کے مخالفین یا ان سے jealousy رکھنے والے یا کسی اور لڑکی والے جن کا خیال ہوتا ہے کہ ہم اس لڑکے سے رشتہ کریں، وہ جہاں رشتہ mature ہونے لگتا ہے تو اس کو کانوں میں ڈال دیتے ہیں اور پھر rejection ہو جاتی ہے۔ تو یہ دیکھنا چاہیے کہ causes کیا ہیں، جب آپ اس کی root cause پر چلے جائیں گے تو تب آپ اس کی اصلاح بھی کر سکیں گے۔ لیکن کوشش یہ ہو کہ تربیت صحیح ہو تو ٹھیک ہے۔

اسی طرح جواب کے آخر میں حضورِ انور نے تربیتی کام کی وُسعت اور بہتر نتائج کے حصول کے لیے مختلف شعبہ جات کے باہمی تعاون پر مبنی جامع اور مربوط منصوبہ بندی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ تربیت کا اصل میں تو بہت بڑا کام ہے۔ چھوٹا موٹا کام تو نہیں ہے۔ یہ کہہ دینا کہ نماز پڑھنے آ گئے، قرآن پڑھ لیا، یہاں فارم fill کر دیا کہ اچھا! بھئی کتنے لوگوں نے خطبہ سنا، یہ کر کے بھیج دیا تو یہ تو کوئی کام نہیں ہے۔ اس قسم کے بڑے پلان، تبلیغ کے ساتھ، تربیت کے ساتھ، رشتہ ناطہ کے ساتھ، اُمورِ عامہ کے ساتھ، مال کے ساتھ بنانے چاہئیں۔ جب پُورا سسٹم ہو گا، جب co-ordinated effort ہو گی تو پھر اس سے نتیجے بھی نکلیں گے۔

**ایک شریکِ مجلس نے راہنمائی کی درخواست کی کہ ایسے لوگوں کی کس طرح مدد کی جا سکتی ہے، جو مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں؟**

اس پر حضورِ انور نے معاشرتی و تربیتی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ مستحق افراد کی تعلیمی معاونت کی اصولی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ ہمیں ان لوگوں کی مدد کرنی چاہیے کہ جنہیں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لیے کچھ مالی معاونت کی ضرورت ہو۔

پھر حضورِ انور نے اعلیٰ تعلیم کے باوجود لازماً متعلقہ شعبے میں ملازمت نہ ملنے اور عملی حالات کے باعث مختلف کام کرنے کی حقیقت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یہ ضروری نہیں کہ اگر آپ اچھی تعلیم حاصل کر لیں اور بہت اعلیٰ قابلیت کے حامل ہوں تو آپ کو لازماً مناسب ملازمت مل جائے یا اپنے ہی شعبے میں ملازمت مل جائے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو نہایت اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں لیکن وہ غیر متعلقہ نوعیت کے کام کر رہے ہیں۔ مَیں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں کہ جو کیمسٹری میں پی ایچ ڈی کا طالبعلم ہے مگر اسے اپنے شعبے میں ملازمت نہیں مل سکی۔ وہ ایک مختلف نوعیت کا کام کر رہا ہے اور وہ ایک ٹیکسی ڈرائیور ہے۔ پی ایچ ڈی کی ڈگری رکھنے والا مگر ٹیکسی ڈرائیور ہے۔

اسی طرح حضورِ انور نے موجودہ عالمی معاشی حالات اور روزگار کی غیر یقینی صورتحال کے باوجود تعلیم کے حصول میں ثابت قدم رہنے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے اور ہر جائز ذریعہ ٔروزگار اختیار کر کے خود کفیل بننے کی تلقین فرمائی کہ لہٰذا یہ صورت حال ہر جگہ پائی جاتی ہے، کیونکہ دنیا اقتصادی بحران کا شکار ہے اور آجکل جنگوں اور دنیا بھر میں معاشی بے چینی کی وجہ سے لوگ مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ اس لیے بات یہ ہے کہ آپ اپنی تعلیم اس خیال سے ترک نہ کریں کہ آپ کو اچھی ملازمت نہیں مل سکے گی۔ آپ کو ضرور تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ آپ کو ایک اچھی ملازمت عطا فرمائے، لیکن ساتھ ہی گھر میں فارغ بیٹھے نہ رہیں کہ چونکہ آپ کو اپنے شعبے میں ملازمت نہیں ملی، اس لیے آپ کوئی کام ہی نہیں کریں گے۔ لہٰذا جو بھی ملازمت آپ کو ملے اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں اور خود کفیل بننے کی کوشش کریں، اس کے بجائے کہ آپ دوسروں پر انحصار کریں یا کسی سے مانگنے کی ضرورت پیش آئے۔

جواب کے آخر میں حضورِ انور نے روزگار کے عالمی سطح پر پائے جانے والے عمومی مسئلے کی طرف توجہ مبذول کرواتے ہوئے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے تسلسل کی حوصلہ افزائی اور مستقبل میں بہتر مواقع کی امید دلاتے ہوئے فرمایا کہ یہ مسئلہ پوری دنیا میں موجود ہے۔ یہ صرف امریکہ کا مسئلہ نہیں بلکہ ہر جگہ ایک عام مسئلہ ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس کے باوجود ہمیں اپنے لوگوں کی اعلیٰ تعلیم کے حصول میں ہرگز حوصلہ شکنی نہیں کرنی چاہیے۔ ایک وقت آئے گا کہ جب انہیں بہتر ملازمتوں کے مواقع میسر آئیں گے۔

**ایک عاملہ ممبر کی جانب سے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ امریکہ میں نئے آنے والے مہاجر احمدی خاندانوں کو جماعت اور مقامی معاشرے**

**میں بہتر طور پر ضم ہونے میں مدد دینے کے لیے اگر ہر نئے آنے والے خاندان کو پہلے سے مقیم کسی ایک خاندان کے ساتھ منسلک کر دیا جائے۔**

اس پر حضورِ انور نے مؤاخات کے تصوّر کو عملی طور پر مربوط کرنے، ایک ماڈل جماعت کے قیام اور باہمی تعاون کے ذریعے تبلیغی و تربیتی اثرات کو وسیع کرنے کی اہمیت کو واضح فرماتے ہوئے یاد دلایا کہ یہ تو پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں، مؤاخات کا سلسلہ اگر جوڑیں تو بڑی اچھی بات ہو جاتی ہے۔ اگر آپ بالٹی مور کو ایک ماڈل جماعت بنا دیں۔ اس میں یہ سلسلہ شروع کر دیں، initiative آپ لے لیں۔ اس کو appreciate کریں تو اس کے بعد جو آپ کا رول ماڈل ہے، باقی اس کو follow کر لیں گے۔

اس پر سائل نے نہایت مؤدّبانہ انداز میں اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا کہ آپ کی بہت مہربانی، آپ نے یہ بات خود ہی ارشاد فرما دی، یہی مَیں پوچھنا چاہ رہا تھا کہ اگر اس کی منظوری عطا ہو جائے تو ہم اس پر آگے بڑھ سکتے ہیں۔

یہ سماعت فرما کر حضورِ انور نے اس اَمر کا اعادہ فرمایا کہ مَیں تو پہلے بھی ایک دفعہ کہہ چکا ہوں، آپ نے میری پچھلی کوئی کلاس یا ملاقات سنی ہو کہ مؤاخات کا سسٹم شروع ہونا چاہیے۔

سائل نے اثبات میں اس کی تصدیق کرتے ہوئے مزید عرض کیا کہ صرف اس میں ایک سوال یہ تھا کہ جماعت کے نظام کے اندر کس شعبے کے تحت اس کو لے کے آیا جائے؟

اس پر حضورِ انور نے تربیت اور اُمورِ عامہ کے باہمی تعاون کی ضرورت اور اُمورِ عامہ کے کردار کو محض تادیبی معاملات تک محدود سمجھنے کے بجائے جماعتی افراد کی عملی، معاشی اور معاشرتی معاونت تک وسعت دینے کی اہمیت اور ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ تربیت اور اُمورِ عامہ دونوں کا کام ہے۔ دونوں مل کے ایک پروگرام بنا لیں۔ اُمورِ عامہ کا کام صرف یہ نہیں ہے کہ کبھی جھگڑا ہو گیا تو اس کو سزا دلوا دی، اس کا اخراج کروا دیا اس کا کہہ دیا کہ جی! بڑا بدمعاش ہے، اس کو آپ جماعت سے نکال دیں، اس نے فلاں بُرائی کی، اس کو نکال دیں۔ اُمورِ عامہ صرف یہی سمجھ کے بیٹھی ہے۔ یہ تو اس کے کام کا ایک aspect ہے۔ اُمورِ عامہ کے بہت سارے دوسرے کام ہیں جن میں major کام یہی ہیں کہ جماعت کے جو ممبران ہیں ان کو settle down کرنا۔ ان کو economically settle کرنا کہ کس طرح وہ بہتر طور پر اپنے معاشرے میں survive کر سکتے ہیں اور کس طرح نئے ماحول میں آ کے adjust کر سکتے ہیں اور آپ لوگ ان کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔

پھر حضورِ انور نے صحابہ کرامؓ کے عہدِ مؤاخات کے عملی اور راہنما نمونے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ صحابہؓ کو، جب مہاجرین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاریوں کے سپرد کیا، تو بعض جو باغیرت مہاجرین تھے، انہوں نے کہا کہ ہمیں اور کچھ نہیں چاہیے، ہمیں تو تم بازار کا راستہ بتا دو اور ایک اوزار دے دو، کلہاڑا دے دو یا فلاں اوزار دے دو تو ہم لکڑیاں کاٹ کے لائیں۔ آہستہ آہستہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کے لائے، بازار جا کے بیچیں اور پیسے بنتے رہے اور ایک وقت میں آ کے وہ کروڑپتی بھی بن گئے۔ کچھ ایسے تھے کہ جنہوں نے فنانشل مدد بھی لی۔ کچھ ایسے تھے کہ جو کھانے پینے کی مدد بھی لیتے تھے۔ لیکن اس میں مختلف گروپ تھے۔

اسی طرح حضورِ انور نے مختلف حالات و ضروریات کے حامل افراد کی انفرادی ضروریات کے مطابق معاونت اور جماعتی و مالی وسائل کے مؤثر استعمال کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ تو اسی طرح آپ بھی یہاں مختلف گروپ میں لیں گے تو مختلف حالات کے مطابق ان کی مدد کرنی ہو گی۔ اس کے لیے آپ کے بعض جگہ ہو سکتا ہے کہ آپ کو فنڈ کی ضرورت بھی ہو، تو آپ کے مقامی فنڈ اتنے نہ ہوں، تو آپ اپنے جماعتی فنڈ سے کہہ سکتے ہیں، نیشنل جماعت سے اور وہاں بھی نہ ہوں تو مجھے بھی لکھ سکتے ہیں کہ اگر ایسے لوگ واقعی potential لوگ ہیں اور ان میں اتنا potential ہے کہ وہ کام بڑھا بھی سکتے ہیں اور ان کی کچھ مدد بھی ہو جائے، تو اس کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے، پھر آپ کو ہم بتا سکتے ہیں۔

نیز جواب کے آخر میں فنڈز کی بابت اس توقع کا اظہار فرمایا کہ اوّل تو میرا خیال ہے کہ آپ کی امریکہ جماعت کے پاس اتنے فنڈ ہیں کہ وہ آپ کو تھوڑی بہت مدد کر دیں گے۔

**ایک شریکِ مجلس نے عرض کیا کہ ہماری بالٹی مور جماعت میں بہت سے نئے امیگرنٹس امریکہ آئے ہیں۔ ان کی فیملیاں ماشاءاللہ بہت وفادار اور تعاون کرنے والی ہیں لیکن ان کے حالات اقتصادی طور پر ایسے ہیں کہ انہیں طویل اوقاتِ کار میں باہر کام کرنا پڑتا ہے، بعض ٹرک وغیرہ بھی چلاتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کا جماعت سے تعلق جیسے نمازوں میں باقاعدگی اور جماعتی کاموں میں شمولیت، اس سے متأثر ہو رہا ہے۔ حضور! اس حوالے سے ان کے لیے کیا ہدایت ہے، وہ کیا کریں کہ ان کی دنیاوی مصروفیات اور دینی و جماعتی وابستگی میں توازن قائم رہ سکے؟**

اس پر حضورِ انور نے امیگرنٹس کی طویل اوقاتِ کار اور مسلسل بیرونی مصروفیات کے نتیجے میں بالخصوص بچوں کی تربیت اور خاندانی زندگی پر مرتب ہونے والے منفی اثرات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ صرف یہی نہیں کہ ان کا اپنا اثر پڑ رہا ہے بلکہ اصل فکر کی بات یہ ہے کہ ان کے گھروں میں اثر پڑ رہا ہے، ان کے جو بچے ہیں ان کی تربیت نہیں ہو رہی۔ مائیں اکیلی رہتی ہیں۔ باپ ٹرک چلا رہا ہے۔ بزنس میں ہے تو وہ

بعض دفعہ کئی کئی دن ہفتہ ہفتہ دس دس دن باہر رہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے بچے جو ہیں وہ صحیح طرح سنبھالے نہیں جاتے اور سوائے اس کے کہ کوئی خاص اللہ کا فضل ہو یا ماں بہت زیادہ تربیت کرنے والی ہو، دیکھنے والی ہو اور نظر رکھنے والی ہو۔ بعض دفعہ بچے بگڑ بھی جاتے ہیں اور بگڑ رہے ہیں۔

پھر حضورِ انور نے معاشی مصروفیات کے باوجود دینی و خاندانی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور مستقل تربیت و راہنمائی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ تو اس کی طرف توجہ دلانی چاہیے، ان کو کہنا چاہیے کہ پیسہ کماؤ، لیکن اپنے دین کی بھی فکر کرو۔ تو یہ مستقل تربیت کا کام ہے۔ وہی تربیت کا معاملہ پھر آ جائے گا اور سنبھالنے کا کام ہے اور ان کو اگر دوسرے کوئی بہتر مواقع کاموں کے مل سکتے ہیں تو ان کی طرف گائیڈ بھی کیا جا سکتا ہے۔

اسی تناظر میں حضورِ انور نے اُمورِ عامہ اور تربیت کے باہمی اشتراک کے ذریعے ایک مربوط اور عملی پروگرام تشکیل دینے، اور محدود جماعتی وسائل کو مؤثر طور پر استعمال کرتے ہوئے بالٹی مور جماعت کو ایک ماڈل جماعت کے طور پر پیش کرنے کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اُمورِ عامہ کا بھی کام ہے، تو یہ پروگرام ایسا consolidated ہو کہ جو سارے اسے مل کے بنا رہے ہوں اور پھر اس کو implement کریں۔ آپ کی جو تھوڑی سی جماعت ہے، چھوٹی سی صرف چھ سو آدمی ہیں، اس کو اگر آپ امریکہ میں ماڈل جماعت بنا دیں تو باقی پھر آپ کو follow کریں گے۔

ملاقات کے اختتام پر تمام شاملینِ مجلس کو اپنے محبوب آقا کے ساتھ گروپ تصویر بنوانے اور آپ کے دستِ مبارک سے قلم بطور تبرک حاصل کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ (الفضل ڈاٹ آرگ، 25 جون 2026ء)

# امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایڈیشنل وکالتِ تصنیف کی امریکہ سے تعلق رکھنے والی کمیٹی کے ٹیم ممبران کی ملاقات

**جرمنی والوں نے تو جرمن زبان میں سارا روحانی خزائن مکمل کر لیا ہے۔ اور انہوں نے پچھلے دس سال سے شروع کیا تھا اور آپ لوگ پچھلے تیس سال سے کر رہے ہیں اور ابھی تک ۱۷؍ تک پہنچے ہیں۔ ان کی ٹیم بھی آپ سے چھوٹی ہے۔ عربی والوں نے بھی مکمل کر لیا ہے۔ انگلش پیچھے رہ گیا ہے۔ یہ آپ کے لیے چیلنج ہے**

مورخہ یکم جون ۲۰۲۶ء، بروز پیر، امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایڈیشنل وکالتِ تصنیف کی امریکہ سے تعلق رکھنے

والی کمیٹی کے احباب و خواتین پر مشتمل ٹیم ممبران کے چونتیس (۳۴) رکنی وفد کو بالمشافہ شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ یہ بابرکت ملاقات اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں منعقد ہوئی۔ مذکورہ وفد نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے امریکہ سے اسلام آباد (ٹلفورڈ) کا سفر کیا۔

جب حضورِ انور مجلس میں رونق افروز ہوئے تو آپ نے تمام شاملینِ مجلس کو السلام علیکم کا تحفہ عنایت فرمایا۔

سب سے پہلے مکرم منیر الدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف نے تصنیف ٹیم کی بیس سالہ مساعی کے نتیجے میں حاصل ہونے والی پیش رفت کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضور! اس کمیٹی کو کام کرتے ہوئے بیس سال ہو گئے ہیں۔ جو ہماری حضورِ اقدس سے ۲۰۲۳ء میں پچھلی ملاقات تھی، اس وقت تک ۳۰۹ رکُتب کا ترجمہ مکمل ہو چکا تھا۔ یہ اوسطاً ۱۵.۲ رکُتب فی سال بنتی ہے۔

پھر حالیہ برسوں میں تراجم اور اشاعتی کام کی رفتار میں نمایاں اضافے کی بابت عرض کیا گیا کہ حضور! گذشتہ تین سال، یعنی حضورِ اقدس سے جو ملاقات ہوئی تھی اس کے بعد سے اب تک، ۶۲ رکُتب پر کام کیا گیا ہے۔ ان میں سے ۲۹ رکُتب کا ترجمہ کیا گیا ہے جبکہ ۳۳ رکُتب کو فارمیٹ کیا گیا ہے اور اس طرح اس عرصہ میں اوسط کارکردگی ۲۰.۷ رکُتب فی سال بنتی ہے۔

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کُتب کے انگریزی تراجم کی تکمیل کی جانب ہونے والی پیش رفت کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا گیا کہ روحانی خزائن اور ملفوظات کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو کُتب ہیں، ان میں ۷۶ رفیصد کتابوں کا ترجمہ ہو چکا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۹۳ رکُل کُتب میں سے ۷۱ رکا انگریزی ترجمہ شائع ہو چکا ہے اور اس طرح ۶۰ رفیصد بنتے ہیں جو کہ صفحات کا ترجمہ کیا گیا۔

مزید برآں خلافتِ خامسہ کے مبارک دَور میں تراجم کے میدان میں حاصل ہونے والے نمایاں ثمرات اور کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا گیا کہ ۱۴ رکُتب ایسی ہیں جو کہ خلافتِ خامسہ سے پہلے جن کا انگریزی میں ترجمہ ہوا تھا۔ حضور! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو حضور کے عہدِ خلافت میں کُتب کا ترجمہ کیا گیا ہے، وہ ۵۷ رہیں۔ تو حضور! مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی کامیابی ہے، الحمدللہ، کہ اس دورِ خلافت میں ۵۷ رکُتب کا انگریزی میں ترجمہ کیا گیا، جبکہ اس سے پہلے صرف ۱۴ رکُتب تھیں کہ جن کا ترجمہ ہو کر شائع کیا گیا تھا۔

اس پر حضورِ انور نے تصنیف ٹیم کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے باقی ماندہ تراجم کی جلد تکمیل کی طرف توجہ دلائی کہ باقی تو باتیں ہو گئیں، آپ کی رپورٹ بھی سُن لی، آپ سے باتیں بھی کر لیں۔ کام کر رہے ہیں، کیے جائیں، اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ اور مزید جو آپ کہتے ہیں کہ ۷۱ رکتابیں آپ نے روحانی خزائن میں سے کر لی ہیں، تو باقی بھی جلدی مکمل کریں۔

اسی طرح حضورِ انور نے سلسلۂ کلام کو آگے بڑھاتے ہوئے مختلف زبانوں میں روحانی خزائن کے تراجم کی تکمیل کے تناظر میں انگریزی ترجمے کے حوالے سے ایک اہم یاددہانی کرائی کہ جرمنی والوں نے تو جرمن زبان میں سارا روحانی خزائن مکمل کر لیا ہے۔ اور انہوں نے پچھلے دس سال سے شروع کیا تھا اور آپ لوگ پچھلے تیس سال سے کر رہے ہیں اور ابھی تک ۷۱ رتک پہنچے ہیں۔ ان کی ٹیم بھی آپ سے چھوٹی ہے۔ عربی والوں نے بھی مکمل کر لیا ہے۔ انگلش پیچھے رہ گیا ہے۔ یہ آپ کے لیے چیلنج ہے۔

بعدازاں دورانِ ملاقات شاملینِ مجلس کو حضورانور کی خدمت میں متفرق سوالات پیش کرنے نیز ان کے جوابات کی روشنی میں حضورِانور کی زبانِ مبارک سے نہایت پُر معارف، بصیرت افروز اور قیمتی نصائح پر مشتمل راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

تصنیف ٹیم کے ایک طفل رکن کی جانب سے اپنی تعلیمی مصروفیات اور تصنیفی خدمات کے درمیان ترجیح کے حوالے سے حضورِانور کی خدمت اقدس میں راہنمائی کی غرض سے عرض کیا گیا کہ تصنیف ٹیم کے ایک رکن کے طور پر گذشتہ چھ ماہ کے دوران مَیں اوسطاً ہر ہفتے تقریباً بارہ سے اٹھارہ گھنٹے تصنیف کے کام پر صَرف کرتا رہا ہوں، البتہ بعض ہفتوں میں اس سے بھی کہیں زیادہ وقت دینا پڑا، بعض اوقات ڈیڈلائنز اور تصنیف کے اہم کاموں کی وجہ سے مجھے اپنا سکول کا کام بعد کے لیے مؤخر کرنا پڑتا ہے۔ الحمدللہ! مَیں اپنے تعلیمی نتائج میں مسلسل بہترین گریڈز حاصل کرنے میں کامیاب رہا ہوں اور مجھے تصنیف کے اس کام سے بہت شغف ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا مجھے روزانہ پہلے تصنیف کا کام مکمل کرنا چاہیے اور پھر سکول کا کام کرنا چاہیے یا پہلے سکول کا کام کرنا چاہیے؟

اس پر حضورِ انور نے تعلیم کو پہلی ترجیح قرار دینے اور عملی زندگی میں نظم و ضبط اختیار کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے اس اَمر پر زور دیا کہ آپ کو اپنے سکول کے کاموں کو ترجیح دینی چاہیے۔ پہلے اپنا سکول کا کام مکمل کریں پھر تصنیف کا کام کریں۔ اوّلین ترجیح آپ کی تعلیم ہونی چاہیے۔ جب آپ اپنی تعلیم مکمل کر لیں، اچھی تعلیمی قابلیت حاصل کر لیں اور جس مضمون میں آگے بڑھنا چاہتے ہیں اس میں مناسب ڈگری حاصل کر لیں تو اس کے بعد آپ اپنا اضافی وقت تصنیف کے کاموں میں صَرف کر سکتے ہیں۔ بہرحال ایک طفل اور کم عمر لڑکے کے طور پر آپ تصنیف کے لیے وقت دے سکتے ہیں لیکن پہلی ترجیح تعلیم ہی ہونی چاہیے۔

پھر حضورِ انور نے ٹائم مینجمنٹ اور موسمی تعطیلات کو بہتر طور پر استعمال کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ آپ ایک باقاعدہ شیڈول یا ٹائم ٹیبل بنائیں۔ سکول کے دنوں میں عموماً مغربی ممالک میں ۳۶۵/ دنوں میں سے تقریباً ۱۷۵/ دن سکول ہوتا ہے، جبکہ باقی تقریباً ۱۷۵/ دن تعطیلات ہوتی ہیں، ان دنوں میں آپ تصنیف کے کام کے لیے زیادہ وقت دے سکتے ہیں۔ لیکن جب سکول جاری ہو تو آپ کو اپنی تعلیم کو ترجیح دینی چاہیے۔

بچوں کی کُتب کی تیاری کے حوالے سے درپیش ضرورت اور کمی کی جانب نشاندہی کرتے ہوئے ایک شریکِ مجلس خاتون ٹیم ممبر نے حضورِ انور کی خدمت میں عرض کیا کہ اس وقت ہماری امریکہ کی بچوں کی کُتب کی ٹیم نَوعمر بچوں اور نوجوانوں کے لیے کُتب تیار کرتی ہے، لیکن دس سال سے کم عمر چھوٹے بچوں کے لیے کتب کی کمی ہے۔

اس پر حضورِ انور نے موصوفہ کو ابتدائی عمر کے بچوں کے لیے نئی کُتب کی تیاری اور براہِ راست تصنیف کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ تو پھر ٹھیک ہے آپ تیار کریں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اتنا ذہن دیا ہوا ہے، fertile ذہن ہے ماشاءاللہ! تو اس میں آپ خود لکھ لیا کریں۔ تیار کر کے دو مجھے۔ اچھی بات ہے۔ تو صرف ٹرانسلیشن کرنا تو کام نہیں ہے۔ تصنیف کا مطلب کیا ہے؟ تصنیف کا مطلب یہ ہے کہ لکھو بھی ساتھ۔ صرف ٹرانسلیشن نہ کرو۔ تو آپ لکھ کے دیں۔ بچوں کے لیے چھوٹی چھوٹی کتابیں بنائیں۔

ملاقات کے اختتام پر تمام شاملینِ مجلس کو اپنے محبوب آقا کے ساتھ گروپ تصویر بنوانے اور آپ کے دستِ مبارک سے قلم بطورِ تبرک حاصل کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ (الفضل ڈاٹ آرگ، 11 جون 2026ء)

# امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس انصار اللہ ویسٹرن نیویارک ریجن کے ایک وفد کی ملاقات

عبادالرحمٰن بننا صرف یہی نہیں کہ نمازیں پڑھ لیں اور عبادالرحمٰن بن گئے، بلکہ اللہ تعالیٰ کا جو بھی حکم ہے اس پر عمل کرنا ہے۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ جب ہم پڑھتے ہیں تو اس میں صرف یہی نہیں کہ ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے مدد مانگتے ہیں، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے حکم ہیں اس کے لیے پوری submission ہے اور اس پر پھر ہم عمل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ یہ تصوّر پیدا کرنا ہو گا۔ یہ تعلیم دینی ہو گی۔ اس کے لیے مَیں بھی کوشش کرتا رہتا ہوں اور آپ لوگ بھی کوشش کریں، تو یہ consolidated کوشش جو ہو گی یہ multiply ہو کے بہت زیادہ اچھا رزلٹ پیدا کرے گی۔

مورخہ ۸؍ جون ۲۰۲۶ء، بروز پیر، امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس انصار اللہ امریکہ کے ویسٹرن نیویارک ریجن سے تعلق رکھنے والے انصار پر مشتمل اکیس (۲۱) رکنی وفد کو بالمشافہ شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ یہ بابرکت ملاقات اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں منعقد ہوئی۔ مذکورہ وفد نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے امریکہ سے اسلام آباد (ٹلفورڈ) کا سفر اختیار کیا۔

جب حضورِ انور مجلس میں رونق افروز ہوئے تو آپ نے تمام شاملینِ مجلس کو السلام علیکم کا تحفہ عنایت فرمایا۔

بعد ازاں تمام شاملین مجلس کو حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں فرداً فرداً اپنا تعارف پیش کرنے کا موقع بھی ملا۔

مزید بر آں دورانِ ملاقات شاملینِ مجلس کو حضورِ انور کی خدمت میں متفرق سوالات پیش کرنے نیز ان کے جواب کی روشنی میں حضورِ انور کی زبانِ مبارک سے نہایت پُر معارف، بصیرت افروز اور قیمتی نصائح پر مشتمل راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

**ایک ناصر نے عرض کیا کہ آجکل معلومات کی زیادتی مسلسل distraction ، مصنوعی ذہانت، سوشل میڈیا اور ذہنی دباؤ کا دَور ہے، ایسے حالات میں قرآنِ کریم سے صرف علمی یا رسمی تعلق کی بجائے ایک زندہ ذاتی اور بدل دینے والا تعلق کیسے پیدا کیا جائے؟**

اس پر حضورِ انور نے ذہنی دباؤ اور انتشار کے پس منظر میں انسانی خواہشات اور ترجیحات کے بدلنے کے اثرات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر زمانے میں حالات کے مطابق، ان لوگوں کی دماغی صلاحیتوں کے مطابق یا ماحول کے مطابق ایسی ہی چیزیں تھیں، distraction بھی ہوتی تھی اور بہت ساری ایسی چیزیں تھیں جو ان کی توجہ پھیرنے والی تھیں یا دنیاداری کی طرف لے جانے والی تھیں۔ اب اس کا نام آپ چاہے ذہنی دباؤ کہہ لیں۔ ذہنی دباؤ کیوں ہے؟ اس لیے کہ دنیا کی خواہش زیادہ ہو گئی۔ سو خواہشات کی preference جب بدل جاتی ہے اور وہ پوری نہیں ہو رہی ہوتیں تو frustration ہوتی ہے اور پھر ذہنی دباؤ ہوتا ہے۔

حضورِ انور نے مصنوعی ذہانت کے استعمال اور اس پر غیر ضروری انحصار کے حوالے سے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مصنوعی ذہانت کا آپ نے نام لے دیا۔ مصنوعی ذہانت تو ایک بالکل علیحدہ چیز ہے۔ اس کا اس distraction سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں! اگر آپ کہیں کہ ہمیں کسی سوال کا جواب نہیں آتا تو ہم فوراً اے آئی کی طرف چلے جاتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ تلاش کرو۔ ویسے یہ بتا دوں کہ ہم نے یہاں اے آئی سے دینی معلومات کے لیے ایک تجربہ کیا تھا۔ ہمارے ایک مربی سے کہا گیا تھا تو انہوں نے ایک سوال کا اس سے جواب مانگا تو اے آئی نے جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں حدیث میں تو یہ لکھا ہوا ہے تمہارا جواب غلط ہے، یہ نہیں ہے۔ تو اے آئی نے پھر جواب دیا کہ ہاں! تم ٹھیک کہتے ہو میرا جواب غلط ہے، تو اے آئی پر اتنا بھی rely نہ کریں۔

اسی طرح حضورِ انور نے بدلتی ہوئی ترجیحات، دنیاوی خواہشات اور ذہنی سکون کی غلط تلاش کے رجحان کی نشاندہی کرتے ہوئے قرآنی تعلیم کی جانب توجہ مرکوز کروائی کہ دوسری بات یہ ہے کہ preferences بدل گئی ہیں، ترجیحات بدل گئی ہیں یا تو دنیا کی خواہش ہے یا یہ ہے کہ مَیں ان چیزوں میں پڑا رہوں تاکہ مَیں اپنی طرف سے ذہنی سکون تلاش کروں، حالانکہ قرآنِ کریم کہتا ہے کہ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ یعنی اللہ تعالیٰ کا جو ذکر ہے اس سے ذہنی اور دلی سکون حاصل ہوتا ہے۔

بعد ازاں حضورِ انور نے قرآنِ کریم کو ہر مسئلے کا جامع حل قرار دیتے ہوئے تدبّر، تفاسیر کے مطالعہ اور دعا کے ذریعے راہنمائی حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ آپ ہارٹ سپیشلسٹ بھی ہیں۔ اگر ذکر کرنے والے ہوں اور خود قرآنِ کریم کی تعلیم کو سمجھنے والے ہوں تو ہر بات کا جواب اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں دیا ہے۔ جس کی سمجھ نہیں آتی اس کی تفسیریں لکھی ہوئی ہیں، تفسیر پڑھیں۔ اور جو بھی مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ آپ کی راہنمائی کر سکتا ہے۔ اب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سائنٹسٹ تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے تو کوئی پانچ سو یا سات سو آیتیں ایسی نکالی ہیں جو سائنس سے تعلق رکھنے والی تھیں اور جنہوں نے مجھے گائیڈ کیا کہ مَیں ریسرچ کروں۔ سو اگر آپ لوگ پڑھے لکھے لوگ ہیں تو آپ خود تلاش کر سکتے ہیں۔

مزید بر آں جواب کے آخر میں حضورِ انور نے عام انسان کے لیے دین پر سادہ مگر مستقل عمل اور دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی کے حصول کی بابت ارشاد فرمایا کہ باقی جو عام آدمی ہیں اس کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنی پانچ نمازیں اگر صحیح طرح ادا کرتا ہے اور اس میں دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ راہنمائی بھی فرما دیتا ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تم مجھ سے مانگو اور میرا صحیح حق ادا کرو تو مَیں تمہیں پھر بھی نہیں دوں گا۔ نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تم مانگو تو مَیں دوں گا لیکن شرط یہ ہے کہ میری بات مانو اور مجھ پر ایمان لاؤ۔

**ایک شریکِ مجلس نے عرض کیا کہ پیارے حضور! ایسا دکھائی دیتا ہے کہ ادھیڑ عمری میں ہونے والی طلاقوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انصار اس میں کمی لانے کے لیے کس طرح مدد کر سکتے ہیں؟**

اس پر حضورِ انور نے استفسار فرمایا کہ middle-age سے آپ کی مراد چالیس سال کے بعد ہے؟ اس پر ناصر نے اثبات میں تصدیق کرتے ہوئے عرض کیا کہ خاص طور پر چالیس سال اور اس کے آس پاس کی عمران کی مراد ہے۔

حضورِ انور نے ادھیڑ عمری میں بڑھتے ہوئے رجحانِ طلاق اور اس کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ چاہے وہ divorce جلدی ہو جائے یا بعد میں ہو جائے اور چالیس سال کے بعد جب بچے پیدا ہو جاتے ہیں، بچے بڑے ہو جاتے ہیں، بعضوں کے دس پندرہ سال شادیوں کو بھی گزر جاتے ہیں، بعضوں کے بیس پچیس سال گزر جاتے ہیں تو پھر عورتیں کہتی ہیں کہ جی! ہمارے حق نہیں ادا کیے، ہم نے بڑی مشکل سے بچوں کے بڑے ہونے تک گزارہ کر لیا ہے، اب ہم مزید اس کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ اصل تو چیز وہی ہے کہ جو انہی کا سوال ہے کہ دین کو بھول رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ نہیں ہے۔ ذاتی خواہشات اور دنیاوی خواہشات زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ ترجیحات بدل گئی ہیں۔ جب یہ حالت ہو جائے تو پھر وہی trend شروع ہو جاتا ہے کہ جو دنیاداروں کا ہے۔

حضورِ انور نے مغربی معاشروں کے خاندانی نظام اور بڑھتے ہوئے طلاق کے رجحان کی بابت نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیاداروں میں بھی آپ دیکھ لیں کہ یہاں جب یورپ میں، امریکہ میں، ویسٹرن ملکوں میں یا ترقی یافتہ ملکوں میں divorce rate بہت high ہے، پینسٹھ ستّر فیصد ہے۔ آپ کا ابھی تک جو بڑھا بھی ہے، وہ twenty percent تک پہنچا ہے اور اس کی بھی ہمیں فکر ہے۔ جب مَیں نے یہ کہنا شروع کیا تھا کہ سنبھالو سنبھالو! اس وقت تین چار percent تھا، اب آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے اور مَیں بھی دیکھ رہا ہوں۔

اسی طرح حضورِ انور نے بچوں کی بھلائی کے پیشِ نظر والدین کو ذاتی مفاد سے بالا ہو کر قربانی کا جذبہ اختیار کرنے اور والدین کی علیحدگی کے بچوں پر مرتّب ہونے والے گہرے اثرات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جب بچے ہو جائیں، تو اس کے بعد مَیں تو ماں باپ کو یہی کہا کرتا ہوں کہ اب تمہارا ذاتی مفاد نہیں ہے، اب بچوں کی خاطر تم دونوں کو قربانی کرنی چاہیے۔ یہ کہہ دینا کہ جی! ہم نے بچوں کی خاطر بچپن میں قربانی کر لی، اب چلے جائیں، تو بعض بڑے بچے ہوتے ہیں اور بعض ابھی بھی ایسی age میں ہوتے ہیں کہ جن پر ماں باپ کی علیحدگی کا اثر ہوتا ہے۔

بعد ازاں حضورِ انور نے خاندانی استحکام کے لیے دینداری کو بنیادی شرط قرار دیتے ہوئے شعبہ تربیت پر عائد ہونے والی ذمہ داری کی بابت یاددہانی کروائی کہ سو اگر دنیاداری کی بجائے دینداری کی طرف توجہ پیدا ہو جائے، تو یہ divorce rate کم ہو جائے گا اور اگر دنیاداری میں ہی رہنا ہے، جس طرح سمجھتے ہیں کہ ویسٹرن ملکوں میں آ کے، یا ترقی یافتہ ملکوں میں آ کے، یا developed ملکوں میں آ کے، ہم نے اب صرف دنیا ہی کو کمانا ہے تو پھر وہی حال ہو گا جو دنیاداروں کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے۔ اس لیے کوشش یہی ہے کہ تربیت کا جو شعبہ ہے وہ لوگوں کو بتائے کہ اللہ سے تعلق پیدا کرو اور اسی کو سب کچھ سمجھو اور پھر اگلی نسلوں کی فکر کرو تو یہ ایسی باتیں نہیں ہوں گی۔

مزید بر آں حضورِ انور نے عائلی مسائل میں غیر ضروری خواہشات، ماحول کے منفی اثرات اور دینی تربیت کی ضرورت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ بڑے ہو کے چالیس پینتالیس سال کے بعد جا کے پتا نہیں کیوں خواہشات ہوتی ہیں۔ پھر انسان کہتے ہیں کہ دوبارہ جوان ہوں اور نئی شادی مَیں کروں۔ اصل میں بیویوں کے خاوندوں کے مسائل کم ہوتے ہیں لیکن کہیں ماحول کی وجہ سے دوسری پسند شروع ہو جاتی ہے۔ اس ماحول میں تربیت کی ضرورت ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے درمیان حجاب رکھا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ایک restriction لگائی ہے کہ تم اس کے اندر رہو، یہ تمہاری limitations ہیں، اس کے اندر رہو گے تو بعد میں بھی تمہاری زندگی اچھی گزرے گی۔ اور اگر نہیں تو پھر تمہارا بھی وہی حال ہو گا جو دنیاداروں کا ہوتا ہے۔ تو اصل چیز تو یہی ہے کہ دینداری پیدا کریں۔ یہی انصار اللہ کا کام ہے۔

**اس پر سائل نے مزید عرض کیا کہ دیکھا تو یہ گیا ہے کہ بچے ماں کو کہتے ہیں کہ تم کیوں یہ ظلم سہ رہی ہو؟**

جس پر حضورِ انور نے خاندانی مسائل کے پسِ منظر میں دین سے دُوری کے اثرات اور دینی تربیت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ بات تو وہیں آ گئی کہ جب دنیاداری آ جاتی ہے اور دین نہیں رہتا، تو خاوند بیوی پر ظلم کرتا ہے، تو بیوی یہ کہتی ہے کہ اچھا! بچوں کی خاطر مَیں نے کچھ تو پندرہ بیس سال برداشت کر لیا ہے اور اب نہیں برداشت کروں گی۔ تو جو خاوند ہیں، جو مرد ہیں، ان کی تربیت کرنا تو آپ کا کام ہے۔ یہی تو مَیں بتا رہا ہوں کہ ان کو دین کی طرف لے کے آئیں۔ اگر دین مقدّم ہو جائے گا تو پھر بات ہے، عہد کر دینا کھڑے ہو کے کہ مَیں دین کو دنیا پر مقدّم رکھوں گا یہ تو کوئی بات نہیں۔

جواب کے آخر میں حضورِ انور نے دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کے حقیقی مفہوم کے عملی تصوّر کو واضح کرتے ہوئے اس کے حصول کے لیے مشترکہ اور منظّم مساعی بروئے کار لانے کی اہمیت کو اُجاگر فرمایا کہ دین کو دنیا پر مقدّم رکھنا کیا ہے؟ عبادالرحمٰن بننا صرف یہی نہیں کہ نمازیں پڑھ لیں اور عبادالرحمٰن بن گئے، بلکہ اللہ تعالیٰ کا جو بھی حکم ہے اس پر عمل کرنا ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ جب ہم پڑھتے ہیں تو اس میں صرف یہی نہیں کہ ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے مدد مانگتے ہیں، بلکہ اس کا

مطلب یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے حکم ہیں اس کے لیے پوری submission ہے اور اس پر پھر ہم عمل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ یہ تصوّر پیدا کرنا ہو گا۔ یہ تعلیم دینی ہو گی۔ اس کے لیے مَیں بھی کوشش کرتا رہتا ہوں اور آپ لوگ بھی کوشش کریں، تو یہ consolidated کوشش جو ہو گی یہ multiply ہو کے بہت زیادہ اچھا رزلٹ پیدا کرے گی۔

**ایک شریکِ مجلس نے عرض کیا کہ پیارے حضور! خلافت کے مقام پر فائز ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے واقعات میں سے کوئی واقعہ ہمارے ایمان کی زیادتی کے لیے براہِ مہربانی بیان فرمادیں؟**

اس پر حضورِ انور نے کامل عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے مسلسل تائیدی نشانات، جماعتی ترقی اور ایمان میں اضافے کے روزمرہ مشاہدات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہر روز ہی واقعات ہوتے ہیں۔ کیا بتاؤں۔ جماعت کی ترقی کے واقعات ہی ہیں۔ اور ایمان کی ترقی تو اسی بات پر ہونی چاہیے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ جیسے آدمی سے کام لے کے جماعت کی ترقی کر سکتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ جماعت سچی ہے، اور یہی واقعات ہیں کہ دنیا میں جماعت پھیل بھی رہی ہے، ترقی بھی کر رہی ہے، ایمان میں بھی بڑھ رہے ہیں۔ افریقہ میں بھی ہیں، یورپ میں بھی ہیں، ایشیا میں بھی ہیں، عرب ممالک میں بھی ہیں، فار ایسٹ میں بھی ہیں، ساؤتھ امریکہ میں بھی ہیں، امریکہ میں بھی ہیں۔ تو یہی واقعات روز کے روز ہیں۔

مزید برآں حضورِ انور نے جماعتی ترقیات اور عالمی وُسعت کے تسلسل کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ باقی واقعات تو مَیں بیان کرتا رہتا ہوں کہ جو لوگ واقعات لکھتے ہیں اور ترقی کی بعض رپورٹس جو مَیں دوسرے دن جلسے پر بتاتا ہوں، اس میں بے شمار واقعات ہیں، غور سے تقریر سُن لیا کریں تو آپ کو پتا لگ جائے گا۔

**ایک ناصر نے عرض کیا کہ الحمدللہ! امریکی ایئر فورس میں بیس سال سے زائد عرصہ خدمات انجام دینے اور اس وقت پینٹاگون میں تعینات ہونے کے بعد اب مَیں ریٹائرمنٹ کے قریب ہوں اور مَیں نے اپنے خاندان اور کمیونٹی کی خدمت کے لیے ایک حلال فارم کا کاروبار شروع کیا ہے۔ نیز اس سلسلے میں درخواست کی کہ عاجزی و انکساری برقرار رکھنے، اپنے ایمان کو مضبوط کرنے، خاندانی ذمہ داریوں میں توازن قائم رکھنے اور ایک بامقصد انداز میں انسانیت کی خدمت جاری رکھنے کے حوالے سے حضورِ انور مجھے کیا نصیحت یا راہنمائی فرمائیں گے؟**

[قارئین کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ پینٹاگون (Pentagon) امریکہ کی وزارتِ دفاع کا مرکزی ہیڈ کوارٹر ہے، جو واشنگٹن ڈی سی کے قریب واقع ہے اور امریکی دفاعی و عسکری اُمور کا اہم ترین مرکز سمجھا جاتا ہے۔]

اس پر حضورِ انور نے کاروباری مصروفیات کے باوجود دین کو نہ بھولنے، فرائضِ الٰہی کو مقدّم رکھنے اور ہر کام کو تقویٰ کے تحت ایمانداری سے انجام دینے کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ بات تو یہ ہے کہ بزنس آپ کر رہے ہیں، تو ایک کمائی کے لیے کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے وہ کریں۔ صحابہؓ بھی بزنس کرتے تھے۔ تجارتیں کرتے تھے۔ ان میں سے بعض کروڑ پتی بھی بن گئے، جب فوت ہوئے تو کروڑوں میں ان کی جائیداد تھی، لیکن دین کو نہیں وہ بھولے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جو مرضی کام دنیا کا کریں آپ نے دین کو نہیں بھولنا، اللہ تعالیٰ کے جو فرائض ہیں وہ مقدّم ہونے چاہئیں۔ اس لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک فقرہ استعمال کیا ہے کہ دست بکار و دل بیار۔ یعنی کہ ہاتھ کام کر رہے ہوں، سوچیں بھی کام کر رہی ہیں، لیکن دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف بھی ہو اور جو بھی کام کرنا ہے وہ ایمانداری سے کرنا ہے۔

پھر حضورِ انور نے کاروباری معاملات میں دیانت، ملاوٹ سے اجتناب اور حقیقی معیارِ اشیاء کو یقینی بنانے کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ بزنس کرتے ہیں تو اس میں ایمانداری ہونی چاہیے اور کوئی دھوکا نہیں ہونا چاہیے۔ یہ نہیں ہے کہ ٹیکہ لگا کے تو برائلر مرغیوں کو پُھلا دیں اور اس کا گوشت بیچ کے تو کہہ دیں کہ دیکھو! بڑی اچھی کیسی healthy، healthy ہیں کیا ہوئی ہیں، ساری تو آپ نے پھونک بھری ہوتی ہے۔ بعض لوگ injection سے بھی ایسا کرتے ہیں۔

[قارئین کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ برائلر مرغی (Broiler Chicken) وہ مرغی ہوتی ہے کہ جسے خاص طور پر گوشت کے حصول کے لیے تیزی سے بڑھانے کی غرض سے پالا جاتا ہے۔ یہ عام دیسی مرغی کے مقابلے میں نسبتاً سستی ہوتی ہے اور قلیل مدت میں تیار ہو جاتی ہے، عموماً پانچ سے سات ہفتوں کے اندر مارکیٹ میں فروخت کے قابل ہو جاتی ہے۔ جبکہ دیسی مرغی قدرتی ماحول میں بغیر غیر ضروری مصنوعی ادویات اور تیز رفتار افزائش کے طریقوں کے نسبتاً گھریلو یا کم استعمال کے لیے پالی جاتی ہے۔ اس کا گوشت اور انڈے عموماً زیادہ مہنگے مگر ذائقے اور غذائی اعتبار سے بہتر اور زیادہ لذیذ سمجھے جاتے ہیں۔]

اس پر سائل نے وضاحت کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہم ایسا نہیں کرتے، یہ کام بڑی انڈسٹری میں لوگ کرتے ہیں اور ہم اس سے دُور رہتے ہیں۔

جس پر حضورِ انور نے گذشتہ سلسلۂ کلام کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ جو بھی کرتے ہیں، اگر آپ کر رہے ہوں تو اس سے بچ کے رہیں۔ اور اگر egg یا گوشت آپ organic دے رہے ہیں تو اس میں آپ کو ایمانداری سے پتا ہونا چاہیے کہ واقعی organic ہے کہ نہیں۔ یہ نہیں کہ اس کو بعض کیمیکل دے کے کچھ اَور کیا ہو۔ تو بزنس بھی اگر آپ نے کرنا ہے تو ایمانداری ہونی چاہیے۔

جواب کے آخر میں حضورِ انور نے کاروباری مصروفیات کے ساتھ ساتھ عبادات کی پابندی، خاندانی و جماعتی حقوق کی ادائیگی کو دین و دنیا کی کامیابی کا ایک ذریعہ قرار دیتے ہوئے اس اَمر پر زور دیا کہ پھر اپنی پانچ نمازیں جو وقت پر ہیں وہ نہیں بھولنی۔ یہ نہیں کاروبار میں involve ہوگیا تو نمازیں بھول گیا یا بیوی بچوں کے حقوق جو ادا کرنے ہیں وہ نہیں بھولنے۔ جماعت کے جو حق ادا کرنے ہیں وہ نہیں بھولنے۔ تو یہ چیزیں یاد رکھیں گے تو بزنس بھی کامیاب ہے۔ اللہ بھی ملے گا اور دنیا بھی مل جائے گی۔

ملاقات کے اختتام پر تمام شاملینِ مجلس کو اپنے محبوب آقا کے ساتھ گروپ تصویر بنوانے اور آپ کے دستِ مبارک سے قلم بطور تبرک حاصل کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ (الفضل ڈاٹ آرگ، 18 جون 2026ء)

# اعلانِ نکاح

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۳؍ مئی ۲۰۲۶ء بعد نمازِ عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں چھ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ (ان میں سے مندرجہ ذیل نکاح کا تعلق امریکہ سے ہے۔)

☆... عزیزہ جذبیہ فصیح چودھری (واقفہ نَو) بنت مکرم فصیح الملک چودھری صاحب (امریکہ) ہمراہ مکرم مجیب احمد صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم حنیف احمد صاحب (یوکے)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کے لیے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین۔ (الفضل ڈاٹ آرگ، 1 جون 2026ء)

زرِ سالانہ ایک سو ڈالر میں سال میں پچاس شمارے وصول فرمائیں۔
Subscribe online at www.amibookstore.us under subscriptions.

# بخش دو رحم کرو شکوے گلے جانے دو

منظوم کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بخش دو، رحم کرو، شکوے گلے جانے دو
مر گیا ہجر میں مَیں، پاس مجھے آنے دو

دوستو! کچھ نہ کہو مجھ سے، مجھے جانے دو
خنجرِ ناز سے تم سر مجھے کٹوانے دو

پڑ گئی جس پہ نظر ہو گیا مدہوش وہی
میرے دلدار کی آنکھیں ہیں کہ خمخانے دو

دوستو! رحم کرو کھول دو زنجیروں کو
جا کے جنگل میں مجھے دل ذرا بہلانے دو

سر ہے پر فکر نہیں، دل ہے پر اُمید نہیں
اب ہیں بس شہر کے باقی یہی ویرانے دو

تمہیں تریاق مبارک ہو، مجھے زہر کے گھونٹ
غم ہی اچھا ہے مجھے، تم مجھے غم کھانے دو

دوستو! سمجھو تو ہے زندگی اس موت کا نام
یار کی راہ میں اب تم مجھے مر جانے دو

دل کی دل جانے مجھے کام نہیں کچھ اس سے
اپنی ڈالی ہوئی گتھی، اسے سُلجھانے دو

نفس پر بوجھ ہی ڈالو گے تو ہو گی اصلاح
اونٹ لدتے ہیں یوں ہی، چیخنے چلّانے دو

فکر پر فکر تو غم پر ہے غموں کی بوچھاڑ
سانس تو لینے دو، تھوڑا سا تو سستانے دو

اک طرف عقل کے شیطان ہے تو اک جانب نفس
ایک دانا کو ہیں گھیرے ہوئے دیوانے دو

کبھی غیرت کے بھی دکھلانے کا موقع ہو گا
یا یوں ہی کہتے چلے جاؤ گے تم جانے دو

کٹ گئی عمر رگڑتے ہوئے ماتھا در پر
کاش تُم کہتے کبھی تو کہ اسے آنے دو

مجھ سے ہے اور تو غیروں سے ہے کچھ اور سلوک
دلبرا آپ بھی کیا رکھتے ہیں پیمانے دو

(کلام محمود،۲۰۰۸ایڈیشن، صفحہ ۱۸۴)

# بنیادی مسائل کے جوابات

مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

☆... اسلام میں عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے۔ لیکن آج کل Voice Over Artist یا یوٹیوب پر صرف Background میں اپنی آواز کے ساتھ ویڈیوز بنانے کا کام بہت عام ہو رہا ہے اور لڑکیاں گھر بیٹھے اس سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ کیا احمدی لڑکیاں یہ کام کر سکتی ہیں؟

سوال: ربوہ سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں استفسار کیا کہ اسلام میں عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے۔ لیکن آج کل Voice Over Artist یا یوٹیوب پر صرف Background میں اپنی آواز کے ساتھ ویڈیوز بنانے کا کام بہت عام ہو رہا ہے اور لڑکیاں گھر بیٹھے اس سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ کیا احمدی لڑکیاں یہ کام کر سکتی ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ ۲۵؍مارچ ۲۰۲۴ء میں اس بارے میں درج ذیل راہنمائی فرمائی۔ حضور نے فرمایا:

جواب۔ مجھے تو اسلام کا ایسا کوئی حکم معلوم نہیں کہ عورت کی مطلقاً آواز سننا ہی حرام ہے۔ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو قرآن کریم آنحضور ﷺ کی بیویوں کو یہ کیوں فرماتا کہ چبا کر (یعنی ناز و نخرے کے ساتھ) بات نہ کیا کرو۔ تا ایسا نہ ہو کہ جس کے دل میں مرض ہے وہ تمہارے متعلق کوئی بد ارادہ کرے اور ہمیشہ لوگوں کو نیک باتیں کہا کرو۔ (الاحزاب:۳۳)

اس آیت سے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ عورت مردوں سے بات کر سکتی ہے لیکن وہ نیک باتیں ہونی چاہئیں۔ اور اس میں بھی عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے پردہ کا پوری طرح خیال رکھے اور نرم اور لچکدار آواز میں مردوں سے بات نہ کرے بلکہ اپنی آواز میں سختی پیدا کر کے ان سے بات کرے۔ سختی سے مراد یہ ہے کہ ایسی آواز نہ ہو جس سے وہ بلا وجہ مرد کو اپنی طرف Attract کر رہی ہو۔ کیونکہ اس سے مردوں کے خیالات بگڑ سکتے ہیں۔

پھر احادیث میں بھی آتا ہے کہ عورتیں اسلامی جنگوں میں بھی حصہ لیتی تھیں، جہاں لوگ ان کی آواز سنتے تھے۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ اور دوسری ازواج مطہرات سے صحابہ اور تابعین دینی سوال پوچھا کرتے تھے اور وہ ان کے جواب دیا کرتی تھیں۔

آج کل بھی ہم دیکھتے ہیں کہ عورتیں مختلف شعبہ ہائے زندگی میں کام کرتی ہیں، ٹی وی چینلز پر خبریں پڑھتی ہیں اور مرد ان کی آواز سنتے ہیں۔ اس لیے آج کل یہ کہنا کہ عورت کی آواز نہ سنی جائے اور اگر سن لو گے تو سیسہ پگھلا کے کانوں میں ڈالا جائے گا جیسے مولوی کوئی حدیث بیان کرتے ہیں۔ اگر وہ حدیث درست ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ناچ گانے والیوں کی بیہودہ آوازیں سنتے ہیں، جو انہیں ننگ، بے حیائی اور غلاظت کی طرف مائل کرتی ہیں، تو اس قسم کی آوازیں سننے سے نبی کریم ﷺ نے ہمیں ڈرایا ہے۔ لیکن اگر دین کی خاطر آواز ہو جیسے خواتین دینی نظمیں پڑھ رہی ہوں، اللہ اور رسول کی باتیں کر رہی ہوں اور ایسی آواز مرد کے کان میں پڑے تو اس سے تو کسی بے حیائی کا خیال پیدا نہیں ہوتا، اس لیے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

پس Voice Over Artist کے طور پر یا یوٹیوب پر Background میں اپنی آواز کے ساتھ عورت کا کوئی پروگرام بنانا اگر اچھے، نیک اور دینی مقصد کے لیے ہے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں لیکن اگر یہ کام کسی بیہودہ اور شیطانی کام کے لیے ہے تو اس کی اجازت نہیں۔ (قسط نمبر ۱۱۸ سے۔ الفضل ڈاٹ آرگ، 27 جون 2026ء)

اسلامی کتابوں کے حصول کا بہترین ذریعہ

AMI Bookstore

amibookstore.us

# میری بیٹی کا خیال رکھئے

آج پھر شام کو مہمان کوئی آئیں گے
آج پھر ماں نے کہا ہے کہ میں تیار رہوں
پہلے یہ سن کے میں مسرور ہوُا کرتی تھی
خوب بن ٹھن کے میں تیار ہوُا کرتی تھی
آئینہ دیکھ کے کہتی تھی کہ 'اللہ ری میں'
پھر بڑے ناز سے اِٹھلا کے چلا کرتی تھی
کوئی تصویر تصور میں اتر آتی تھی
مسکراہٹ میرے ہونٹوں پہ بکھر جاتی تھی
میں کہ ماں باپ کی معصوم سی شہزادی تھی
دیکھتے دیکھتے اک ننھی کلی پھول بنی
رنگ و خوشبو میں مہکتی ہوئی شاداں رقصاں
مجھ پہ اٹھنے لگی تب بیٹوں کی ماؤں کی نظر
پھر تو آنے لگے بیری پہ مسلسل پتھر
ایک کے بعد کئی ایک پھر آئے مہماں
آنے والوں نے مجھے ٹھوک بجا کر دیکھا
مجھے بازار میں بکتا ہوُا کپڑا سمجھا

بھیڑ بکری کی طرح دیکھا ٹٹولا جانچا
خوب تنقید کی نظروں سے سراپا دیکھا
بعض نے تو مجھے کچھ دور چلا کر دیکھا
یہ بھی پوچھا کہ گھر اپنا یا کرایے کا ہے
یہ بھی دیکھا کہ جہیز دینے کی ہمت کیا ہے
جائیداد کتنی ہے اس بیٹی کا حصہ کیا ہے
خانداں سارا ہی کھنگال دیا باتوں میں
شاید مل جائے کوئی عیب کہیں پشتوں میں
جانے کیا بات ہے کس کھوج میں وہ آتے ہیں
ہم پہ دو چار نئے عیب لگا جاتے ہیں
اگلے پچھلوں کو بہت باتیں بنا جاتے ہیں
کچھ تو بس فون پہ ہی رنگ دکھا دیتے ہیں
پوچھتے ہیں مری اماں سے ہزاروں باتیں
جیسے سرکار کسی جرم کی تفتیش کرے
سنتی رہتی ہیں بڑے صبر سے سب کی باتیں
دیتی رہتی ہیں تحمل سے سوالوں کے جواب

بعض اصرار سے تصویر طلب کرتے ہیں
جانے کاغذ کے اک ٹکڑے پہ وہ کیا دیکھتے ہیں
پیارے آقاؐ نے تو فرمایا تھا تقویٰ دیکھو
بعد میں دوسری چیزیں بھی مناسب دیکھو
لیکن اس بات کو ہم لوگ بھلا بیٹھے ہیں
رنگ گورا نہ ہو تو نظریں گھما لیتے ہیں
چند دن بعد وہ کہہ دیتے ہیں افسوس کے ساتھ
لڑکی اچھی ہے مگر بیٹا نہیں مانتا ہے
اس سے اچھی کوئی مل جائے وہ یہ چاہتا ہے
میرے بیٹے کو ابھی اور کمانا ہو گا
اپنا گھر بار سٹیٹس بھی بنانا ہو گا
لڑکے والوں کا یہ اصرار بھی اب ہوتا ہے
آپ خود لڑکی کو لے آئیں تو آسانی ہو
یوں سفر کرنے کی ہم کو نہ پریشانی ہو
کتنی آسانی سے کہہ دیتے ہیں ایسی باتیں
عزت نفس کو اک چوٹ لگا دیتے ہیں

کتنی معصوم تمناؤں کا خوں کرتے ہیں
کھول دیتا ہے نیا واقعہ اک درد کا در
گھر میں مایوسی کا اندھیرا سا چھا جاتا ہے
ابا کھوئے ہوئے چپ چاپ سے ہو جاتے ہیں
اور کچھ سجدوں میں بڑھ جاتی ہے آہ و زاری
اماں ہر صدمے سے بے حال سی ہو جاتی ہیں
آنکھیں مل جائیں تو وہ نظریں چرا لیتی ہیں
درد سانجھا ہے تو پھر بانٹ کے حاصل کیا ہے؟
آج پھر شام کو مہمان کوئی آئیں گے
میری امی نے کہا ہے کہ میں تیار رہوں
اک دفعہ اور مری ماں کو لگے گا دھکا
اک دفعہ اور مرے باپ کا منہ لٹکے گا
اک دفعہ اور وہ اک ہلکی سی سرگوشی میں
دوستوں، جاننے والوں سے کریں گے درخواست
میری بیٹی کا خیال رکھئے، دعا بھی کیجئے

امۃ الباری ناصر

# دنیا بھر میں جلسہ ہائے سالانہ

## جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کے انتالیسویں جلسہ سالانہ ۲۰۲۵ء کا بابرکت انعقاد

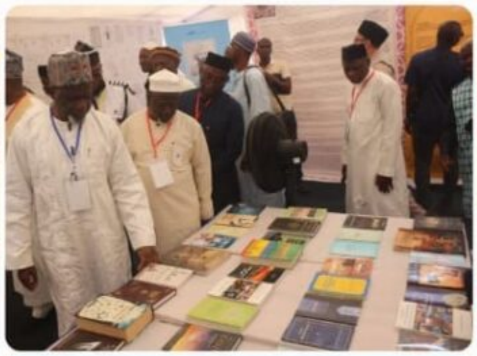

☆... ملکی سطح پر انتخابات کے باعث جلسہ سالانہ ۲۰۲۵ء کا انعقاد ۱۰ تا ۱۲ / اپریل ۲۰۲۶ء کو مہدی آباد، آبید جان میں کیا گیا

☆... جلسہ سالانہ میں گھانا، نائیجر اور بینن کے امراء کی بطور مہمانان خصوصی شرکت

☆... امسال جلسہ میں ۶ / ممالک کی نمائندگی کے ساتھ کل حاضری ۳۵۰۸ / افراد

جلسہ سالانہ کے انعقاد سے قبل نیشنل چینل RTI 1 پر جلسہ کے انعقاد کے اعلان کی رپورٹ نشر ہوئی جبکہ چند اخبار جیسے Fraternite Matin, Le Patriote, AIP میں بھی جلسہ کے انعقاد کے اعلانات شائع ہوئے۔ جبکہ جلسہ کے انعقاد کے بعد جلسہ کی رپورٹس نیشنل چینل RTI1 اور چند ایک اخبارات مثلاً Notre voix, l'expression, AIP, Le Jour, Le Mandat, L'inter, Le matin, L'intelligent جیسے پرنٹڈ اور آن لائن اخبارات میں جلسہ کی تفصیلی رپورٹس شائع ہوئیں۔ جلسہ میں کئی ایک مقامی ریڈیو چینلز کے نمائندہ بھی شریک ہوئے جنہوں نے اپنے اپنے علاقہ جات میں ریڈیو پر جلسہ کے انعقاد کی رپورٹ شائع کی۔

(رپورٹ: عبدالنور۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل، الفضل ڈاٹ آرگ، 4جون 2026ء)

# جماعت احمدیہ کیمرون کے بارہویں جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء کا بابرکت انعقاد

☆... جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارسال کردہ خصوصی پیغام مختلف لوکل زبانوں میں پیش کیا گیا☆... ۱۰/ریجنز کی ۸۹/ جماعتوں سے ۲۷۸۹/ احباب کی شمولیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کیمرون کو اپنا بارہواں جلسہ سالانہ کیمرون ویسٹ ریجن کے شہر فمبان (Foumban) کے تاریخی سکول Lycee Classique Du Foumban میں مورخہ ۱۴ و ۱۵/ فروری ۲۰۲۶ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ سکول کے ۸/ کمروں کے علاوہ قریب ہی چند مکان کرایہ پر بھی لیے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات: جلسہ سالانہ کیمرون کے آخر پر مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا جو درج ذیل ہیں: فمبان کے چیف امام مکرم پرنس اسماعیل صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب سے جماعت احمدیہ، کیمرون میں آئی ہے پیار و محبت کی تبلیغ کر رہی ہے، امن کا پرچار کر رہی ہے جس کی بہت ضرورت ہے۔ اسی طرح جماعت بنی نوع انسان کی خدمت کر رہی ہے۔ ایسی خدمت کوئی مذہب نہیں کر رہا۔ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چل کر لوگوں کی خدمت کرنی چاہیے۔

کیمرون جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء کو ۲۴/ میڈیا ہاؤسز نے کوریج دی۔ ۱۰/ ٹی وی چینلز میں نیشنل ٹی وی (CRTV) ، کیمرون ٹی وی بھی شامل ہے۔ ۹/ ریڈیو سٹیشنز، ۳/ اخبارات اور ۲/ آن لائن میڈیا والے بھی موجود تھے۔ ان سب نے جلسہ سالانہ کی خبریں نشر کیں اور پرنٹ بھی ہوئیں۔ ٹی وی پر جلسہ سالانہ کے پروگراموں کی جھلکیاں بھی دکھائی گئیں۔

کیمرون کے ۱۰/ ریجنز کی ۸۹/ جماعتوں کے نمائندگان نے جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء میں شرکت کی۔ شمالی کیمرون کے مروہ کے علاقہ سے بعض احباب ۱۸۰۰/ کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کر کے جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے۔ امسال جلسہ سالانہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۷۸۹/ احباب نے شرکت کی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ (رپورٹ: عبدالخالق نیرؔ۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل، الفضل ڈاٹ آرگ، 11 جون 2026ء)

# جماعت احمدیہ گیمبیا کے اڑتالیسویں جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء کا کامیاب انعقاد

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گیمبیا کو اپنا ۴۸واں جلسہ سالانہ "قرآن کریم-عصر حاضر کے چیلنجز کا حل" کے مرکزی موضوع پر مورخہ ۱۰تا۱۲/اپریل ۲۰۲۶ءبروز جمعہ،ہفتہ،اتوار جماعتی سکول نصرت احمدیہ سینئر سیکنڈری سکول بانجل / کومبو میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔الحمدللہ علیٰ ذالک

نمائش:جلسہ کے موقع پر مختلف نمائشیں بھی لگائی گئیں جن میں جماعتی کتب، جماعتی میگزین الاسلام، جماعتی رفاہی ادارہ ہیومینٹی فرسٹ اور گیمبیا میں نیا شروع ہونے والے ادارے 'مرزا غلام قادر آئی۔ٹی' کی نمائشیں شامل تھیں۔

پرچم کشائی:سہ پہر پانچ بجے جلسہ کی باقاعدہ کارروائی پرچم کشائی کے ساتھ شروع ہوئی۔مکرم امیر صاحب نے لوائے احمدیت جبکہ گیمبیا کا جھنڈا مکرم ایلمن نیانگ صاحب صدارتی مشیر برائے مذہبی امور نے لہرایا۔لوائے احمدیت کے فضا میں بلند ہوتے ہی ماحول نعرہ ہائے تکبیر سے گرمایا۔

مکالمہ:بعد از نماز مغرب وعشاء دو علماء نے 'شرائط بیعت پر عمل' کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی جس میں شرائط بیعت پر عمل کرنے کی اہمیت بیان کی اور بعد میں سوالات کے جواب بھی دیے۔

جلسہ مستورات:جلسہ کے دوسرے دن جلسہ گاہ مستورات میں مستورات کا اپنا پروگرام اور تقاریر ہوئیں جو کہ سارا دن جاری رہیں۔

مفت میڈیکل کیمپ:جلسہ سالانہ کے دوران جماعتی ہسپتال کی طرف سے مفت میڈیکل کیمپ بھی لگایا گیا جس میں شاملین کو چیک اَپ اور ادویات مہیا کی گئیں۔

نئی بیعتیں:جلسہ کے روحانی ماحول سے متاثر ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو خاندانوں کی بارہ سعید روحوں نے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔فالحمدللہ علیٰ ذالک

مختلف ممالک کی نمائندگی و تاثرات:اس جلسہ میں مختلف ممالک سے نمائندگان شامل ہوئے جن میں سینیگال، گنی بساؤ، امریکہ، کینیڈا، یوکے اور جرمنی کے نمائندے شامل ہیں۔یوں ایک لحاظ سے یہ جلسہ بین الاقوامی بن گیا۔الحمدللہ

(رپورٹ:مسعود احمد طاہر۔نمائندہ الفضل انٹرنیشنل، الفضل ڈاٹ آرگ،22جون 2026ء)

# جماعت احمدیہ ٹوگو کے پندرھویں جلسہ سالانہ ۲۰۲۵ء کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ ٹوگو کو اپنا ۱۵واں جلسہ سالانہ ’’آنحضور ﷺ انسانیت کے لیے کامل نمونہ‘‘ کے مرکزی موضوع پر ۲۶تا۲۸؍دسمبر ۲۰۲۵ء بمقام ’’مہدی آباد‘‘منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ گاہ کے داخلی راستہ کے دائیں جانب مینارۃ المسیح کا ماڈل بنا کر اس پر لائیٹنگ کی گئی۔ جلسہ گاہ نیشنل ہائی وے پر واقع ہے۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امن، پیار اور محبت سے متعلق پیغامات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصاویر کے ساتھ مختلف بینرز کی صورت میں اس ہائی وے کے کنارے نصب کیے گئے تھے۔ ان بینرز کو گزرنے والے رک رک کر پڑھتے رہے اور اسلام احمدیت سے متعلق معلومات حاصل کرتے رہے۔ تشریف لانے والی ریجنل اور لوکل سیاسی و سماجی شخصیات کو اظہار خیال کی دعوت دی گئی جنہوں نے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے مقاصد کو سراہا اور کہا کہ دنیا کو اسلام کے اس امن کے پیغام کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

اجلاس مستورات: جلسہ کے دوسرے دن صبح کے وقت مستورات اپنا الگ اجلاس منعقد کرتی ہیں۔ چنانچہ اس اجلاس میں مستورات کی طرف سے درج ذیل عناوین پر چار تقاریر پیش کی گئیں: پردہ کیوں ضروری ہے، نماز کی اہمیت، والدین کا عزت واحترام اور مالی قربانی کی اہمیت۔

تقریب آمین: بعد از نماز ظہر وعصر نیشنل صدر صاحب کی زیر صدارت نیشنل تقریب آمین منعقد ہوئی۔ صدر صاحب نے ۸؍اطفال وخدام سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور ان میں تحائف تقسیم کیے۔ دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔

لوکل زبانوں میں جلسہ کی کارروائی کا خلاصہ پیش کیا گیا۔ امسال کوتوکولی، موبا، ایوے اور لامبا زبانوں میں جلسہ کی کارروائی کا خلاصہ پیش کیا گیا۔

میڈیا کوریج: امسال جلسہ سالانہ کی کوریج کے لیے میڈیا نمائندگان کی بڑی تعداد موجود تھی، ان میں نیشنل ٹی وی TVT، نیشنل اخبار ٹوگو پریس، چار آن لائن اخبارات اور ایک لوکل ٹی وی، ریڈیو آنی اے اور دیگر شامل تھے۔ اس کے علاوہ جلسہ سے قبل جماعت کے فیس بک پیج اور دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے جلسہ کی تشہیر کی جاتی رہی اور جلسہ کے بعد بھی جاری ہے۔ اس طرح میڈیا کے ذریعے جماعت کا پیغام لاکھوں افراد تک پہنچا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ الحمدللہ، امسال جلسہ سالانہ ٹوگو میں جلسہ کی حاضری ۱۱۲۷ رہی۔

(رپورٹ: شکیل احمد: نائب صدر اول جماعت احمدیہ ٹوگو)(الفضل ڈاٹ آرگ، 17جون 2026ء)

# جماعت احمدیہ سویڈن کے تینتیسویں جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ سویڈن کا ۳۳واں جلسہ سالانہ "شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں" کے مرکزی موضوع پر ۱۳/و۱۴/جون ۲۰۲۶ء کو مسجد ناصر، گوتھن برگ میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ بعض احباب تقریباً ۱۵۰۰/کلومیٹر کا سفر طے کر کے جلسہ میں شرکت کے لیے پہنچے۔۔

جلسہ کے پہلے دن دوسرے اجلاس کے وقت مستورات کا الگ اجلاس محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ سویڈن کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں سویڈن کی پہلی احمدی خاتون محترمہ ڈاکٹر قانتہ صادقہ صاحبہ جنہیں ۱۹۶۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق ملی تھی نے بھی شمولیت کی۔ آپ نے اپنے اسلام احمدیت میں شمولیت کے سفر کے بارے میں بتایا۔ آپ کو سویڈش زبان میں ترجمہ قرآن کی سعادت بھی نصیب ہوئی ہے۔

سوال و جواب کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں مبلغین سلسلہ نے احباب جماعت کے سوالوں کے جوابات دیے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ۸۴۱/احباب و خواتین نے جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ازراہ شفقت اجازت سے جلسہ کی لائیو سٹریم ہوئی۔ اسی طرح جلسہ کے وقفہ کے دوران سٹوڈیو پروگرامز بھی ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آن لائن جلسہ سالانہ کو دیکھنے والے لوگوں کی تعداد ۳۰۰۰ سے زائد رہی۔ الحمد للہ۔ (رضوان احمد افضل۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل سویڈن) (مسجد ناصر، گوتھن برگ، سویڈن، ۱۳، ۱۴، ۱۵ جون ۲۰۲۶ء)

# دنیا بھر میں مساجد کی تعمیر

## مسجد فضل لندن میں سبز یادگاری تختی کی باضابطہ نقاب کشائی

مکرم فرید احمد صاحب سیکرٹری اُمور خارجہ یوکے تحریر کرتے ہیں کہ دنیا کے دیگر ممالک کی طرح برطانیہ میں بھی مختلف کونسلز اور ادارے جیسے English Heritage تاریخی عمارتوں اور اہم شخصیات کی یاد میں یادگاری تختیاں نصب کرتے ہیں جو عموماً ہرے یا نیلے رنگ کی ہوتی ہیں۔ یہ تصور دنیا کے کئی ممالک میں موجود ہے تاہم ہر ملک میں اس کا نام، رنگ اور طریقہ کار مختلف ہو سکتا ہے۔ برطانیہ میں یہ روایت نہایت منظم، نمایاں اور عوامی سطح پر معروف ہے۔ درحقیقت یہ ایک یادگاری تختی ہوتی ہے جو کسی مقامی کونسل کی جانب سے کسی تاریخی عمارت، مقام یا اہم شخصیت کی یاد میں نصب کی جاتی ہے۔ اس کا مقصد کسی مقام کی تاریخی اہمیت کو تسلیم کرنا، عوام کو اس کی تاریخ سے آگاہ کرنا اور اہم شخصیات یا عمارتوں کی یاد کو محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔

وانڈزورتھ کونسل کی حدود میں واقع ایک صدی سے زائد قدیم مسجد فضل لندن بھی برطانیہ کی ایک اہم تاریخی عمارت ہے۔ اس حیثیت کے اعتراف میں وانڈزورتھ کونسل کے زیر اہتمام ۲۴؍مارچ ۲۰۲۶ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں ’گرین پلیک‘ کی باضابطہ نقاب کشائی کی تقریب نہایت وقار اور شان کے ساتھ منعقد ہوئی۔ یہ گذشتہ ایک سال کے دوران نصب کی جانے والی ۱۲؍پلیکوں میں سے آخری تھی جس نے اس تقریب کی اہمیت کو مزید بڑھا دیا۔ تقریب میں تقریباً ایک سو افراد نے شرکت کی جن میں مقامی کونسلرز، معززین علاقہ، پڑوسی اور جماعت احمدیہ کے اراکین شامل تھے۔

پلیک کی باضابطہ نقاب کشائی میئر وانڈزورتھ، کونسلر جیریمی ایمبیچ (Jeremy Ambache) اور نائب امیر یوکے و امام مسجد فضل لندن مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے مشترکہ طور پر کی۔ اس موقع پر لیڈر وانڈزورتھ کونسل، کونسلر سائمن ہاگ (Simon Hogg) اور مکرم ناصر خان صاحب بطور نمائندہ امیر صاحب جماعت احمدیہ یوکے بھی موجود تھے۔ (رپورٹ: لطیف احمد شیخ۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل، الفضل ڈاٹ آرگ، 15جون 2026ء)

# بینن میں چار نئی مساجد کی تقریبات سنگ بنیاد کا انعقاد

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اوائل سال ۲۰۲۶ء میں جماعت احمدیہ بینن کو چار مساجد کے سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ ان چار مساجد میں کالاوی کی ریجنل مسجد، آلاڈا کی ریجنل مسجد، لوکوسا کی ریجنل مسجد اور کومے شہر کی مسجد شامل ہیں۔

سنگ بنیاد ریجنل مسجد کالاوی:(Calavi) سب سے پہلے کالاوی کی ریجنل مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس غرض سے مورخہ ۲۸؍فروری ۲۰۲۶ء کی صبح ایک وفد مکرم محمد لقمان بصیریو صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن کی سربراہی میں کوتونو ہیڈ کوارٹر سے روانہ ہوا۔

احمدیہ ریجنل مسجد آلاڈا کا سنگ بنیاد: مورخہ ۴؍اپریل کو مکرم امیر صاحب بینن کی معیت میں ایک وفد تشکیل دیا گیا۔ یہ وفد پہلے ریجن کالاوی کی مسجد جس کا سنگ بنیاد مورخہ ۲۸؍فروری ۲۰۲۶ء کو رکھا گیا تھا کا جائزہ لینے کے لیے پہنچا۔ مسجد کا کام محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی تیزی سے تکمیل کی جانب بڑھ رہا تھا۔ اس کے بعد کالاوی سے روانہ ہو کر وفد آلاڈا پہنچا۔

تمام شاملین تعمیر کی جگہ پر پہنچے جہاں مکرم امیر صاحب، مبلغ انچارج صاحب، ریجنل مبلغ صاحب نیز وفد کے دیگر شاملین نے باری باری اینٹیں لگا کر مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ بعد ازاں تمام شاملین کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

سنگ بنیاد احمدیہ مسجد کومے (Come) و لوکوسا:(Lokossa) آلاڈا سے روانہ ہونے کے بعد یہ وفد ریجن لوکوسا پہنچا۔ حال ہی میں کومے کی جماعت میں مین شاہراہ پر ایک پلاٹ خریدا گیا جس پر مسجد کی تعمیر مقصود ہے۔ پلاٹ کو سنگ بنیاد کے لیے تیار کرنے کے بعد سب سے پہلے مکرم امیر صاحب، مبلغ انچارج صاحب اور پھر وفد کے باقی ممبران نے اینٹیں رکھ کر سنگ بنیاد رکھا جس کے بعد مکرم امیر صاحب بینن نے دعا کروائی۔

اس کے بعد وفد نے لوکوسا شہر کا رخ کیا جہاں ریجنل مشن ہاؤس کے ساتھ موجود پلاٹ پر مسجد کا سنگ بنیاد رکھنا مقصود تھا۔ مشن ہاؤس اور پلاٹ کومے سے آزووے جانے والی مین شاہراہ پر ساتھ ساتھ واقع ہیں۔ پلاٹ کو سنگ بنیاد کے لیے تیار کرنے کے بعد حسب معمول امیر صاحب، مبلغ انچارج صاحب، مبلغ سلسلہ لوکوسا، صدر صاحب لوکوسا، ایک وقف نو بچہ اور پھر وفد کے باقی ممبران نے اینٹیں رکھ کر سنگ بنیاد رکھا جس کے بعد امیر صاحب بینن نے دعا کروائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد وفد کوتونو خیر و عافیت سے واپس پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے جلد ان مساجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین۔ (الفضل ڈاٹ آرگ، 1 جون 2026ء)

# ماہاجنگا ریجن، مڈغاسکر میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کا افتتاح

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مڈغاسکر کو ماہاجنگا ریجن میں امسال اپنی پہلی مسجد اور مڈغاسکر میں ساتویں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

ابتدائی طور پر یہاں کرایہ کا ایک گھر لے کر نماز سینٹر بنایا گیا اور تبلیغ کا آغاز کیا گیا جس کے نتیجہ میں ایک سال کے اندر چند بیعتوں کا حصول ممکن ہوا۔ ان ابتدائی بیعتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مسجد کے لیے زمین کی خریداری اور تعمیر کے حوالے سے دعائیہ خط لکھا گیا اور ۱۶/ جون ۲۰۲۵ء کو ۲۰۰/ مربع میٹر پر مشتمل ایک قطعہ زمین خریدا گیا۔ بعد ازاں مرکز سے منظوری حاصل ہونے کے بعد دعاؤں، صدقات اور ایک بکرے کی قربانی کے ساتھ اس ریجن میں تعینات مبلغ سلسلہ مکرم عطاء الوحید طاہر صاحب اور لوکل مشنری مکرم بوتسی محمد صاحب نے چند احباب جماعت کے ساتھ اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

اس مسجد کی تعمیر ماہاجنگا شہر سے ۴/ کلومیٹر کی مسافت پر موجود ایک گاؤں سوتے ما میں ہوئی اور مکرم مبلغ سلسلہ صاحب نے ذاتی نگرانی اور توجہ سے مسجد کی تعمیر کا کام مکمل کروایا اور ماہ دسمبر ۲۰۲۵ء میں مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اس مسجد کا کل رقبہ ۲۰۰/ مربع میٹر ہے جبکہ مسقف حصہ ۶۰/ مربع میٹر پر مشتمل ہے اور مجموعی طور پر تقریباً ۱۲۰/ نمازیوں کے نماز ادا کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ یہ مسجد دو منزلوں پر مشتمل ہے۔ نچلی منزل میں مردوں کے لیے ایک وسیع ہال تعمیر کیا گیا ہے جبکہ بالائی منزل عورتوں کے لیے مختص ہے۔ اس کے ساتھ ہی مسجد کے بالائی حصے میں لوکل مشنری صاحب کی رہائش کا بھی انتظام کیا گیا ہے، یوں مسجد کے ساتھ ایک مشن ہاؤس کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔ مسجد کا باضابطہ افتتاح ۲۱/ دسمبر ۲۰۲۵ء کو کیا گیا۔

(رپورٹ: مجیب احمد۔ نیشنل صدر و مبلغ انچارج مڈغاسکر، الفضل ڈاٹ آرگ، 10 جون 2026ء)

# میکسیکو میں مسجد بیت العطا کی تقریب سنگ بنیاد کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ میکسیکو کو مورخہ ۱۱/اپریل ۲۰۲۶ء کو ریاست چیاپاس کے شہر سان کرسٹوبل دے لاس کاساس میں مسجد بیت العطا کا سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔ ان شاء اللہ یہ میکسیکو کی پہلی باقاعدہ تعمیر شدہ مسجد ہو گی۔

سان کرسٹوبل دے لاس کاساس سطح سمندر سے تقریباً ۷۰۰۰ فٹ بلند ریاست چیاپاس کے پہاڑوں کے درمیان ایک وادی میں واقع ہے اور میکسیکو کے جنوب مغربی حصے میں گوئٹے مالا کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ اس شہر میں احمدیت کا نفوذ ۲۰۱۵ء میں ہوا تھا۔

میکسیکو کے مختلف حصوں سے جماعت کے افراد اس تاریخی موقع پر شرکت کے لیے سفر کر کے آئے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام سے ہوا۔ بعد ازاں سان کرسٹوبل کے مقامی افراد نے ہسپانوی اور اپنی مقامی زبان میں تعارفی کلمات پیش کیے۔ آخر میں صدر جماعت احمدیہ میکسیکو مکرم نعمان رانا صاحب نے اس تاریخی تقریب کی اہمیت اور تفصیلات بیان کیں۔ برطانیہ سے تشریف لائے مہمان خصوصی مکرم فائز نوشیروان صاحب (واقف زندگی) اپنے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تبرک کردہ اینٹ بھی لائے جسے مکرم صدر صاحب نے رکھتے ہوئے اس بابرکت تقریب کا آغاز کیا۔ بعد ازاں دیگر افراد کو بھی اس بابرکت تقریب میں حصہ لینے اور اینٹ رکھنے کا موقع ملا۔ تقریب کا اختتام آئندہ تعمیر ہونے والی مسجد کے مقام پر نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے ساتھ ہوا۔

جماعت احمدیہ میکسیکو گذشتہ ایک دہائی سے زائد عرصہ سے سان کرسٹوبل میں سرگرم عمل ہے اور امید ہے کہ یہ نئی مسجد جہاں احباب جماعت کے لیے عبادت اور تعلیم و تربیت کا مرکز ہو گی وہاں مقامی لوگوں کو اسلام احمدیت کی حقیقی تعلیمات سے روشناس کروانے کے لیے بھی ایک بہترین پلیٹ فارم ثابت ہو گی۔ آمین

(رپورٹ: عدنان حیدر۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل) (الفضل ڈاٹ آرگ، 27 جون 2026ء)

# جماعت Tiefla، آئیوری کوسٹ میں احمدیہ مسجد کی تقریب سنگ بنیاد کا انعقاد

مکرم حافظ شہباز احمد صاحب مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کے فرکے ریجن (Ferkessedougou) کی ایک جماعت چیئے فلا (Tiefla) میں مورخہ ۲۳؍مارچ ۲۰۲۶ء بروز سوموار احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔

اس جماعت میں احمدیت کا نفوذ ۲۰۱۶ء میں مکرم سہاوے صاحب معلم سلسلہ اور مکرم لقمان فرید صاحب مبلغ سلسلہ کے ذریعہ سے ہوا۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً معلمین سلسلہ تربیت کے لیے اس گاؤں میں جاتے رہے اور ساتھ ہی اس گاؤں کے احباب جماعت نے مالی قربانی کا آغاز کر دیا اور جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی یہاں سے احباب جاتے رہے۔

مسجد کی زمین کنبلا (Koumbala) شہر کے میئر نے جماعت کو تحفۃً دی جو کہ سڑک کے ساتھ واقع ہے اور مزید ملحقہ زمین دینے کا بھی وعدہ کیا۔

مورخہ ۲۳؍مارچ ۲۰۲۶ء کو اس گاؤں میں مسجد کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب منعقد کی گئی جس میں نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم سنفو ہاشم صاحب اور ناظم انصاراللہ مکرم واتارا کریم صاحب اور چند دیگر معلمین کرام نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز دعا سے ہوا۔ اس کے بعد خاکسار (ریجنل مبلغ سلسلہ) نے مسجد کی تعمیر کی اہمیت اور مقاصد پر مختصر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں یکے بعد دیگرے مہمانان کرام نے اینٹیں رکھیں اور دعا کے ساتھ اس تقریب سنگ بنیاد کا اختتام ہوا۔

اللہ تعالیٰ اس تقریب کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مسجد کی جلد تکمیل کے سامان میسر کرے۔ آمین

(رپورٹ: عبدالنور۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل، الفضل ڈاٹ آرگ، 17 جون 2026ء)

# کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

### روحانی خزائن جلد نمبر ۱
- ☐ براہین احمدیہ چہار حِصص

### جلد نمبر ۲
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂِ چشم آریہ
- ☐ شحنۂِ حق
- ☐ سبز اشتہار

### جلد نمبر ۳
- ☐ فتح اسلام
- ☐ توضیح مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

### جلد نمبر ۴
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

### جلد نمبر ۵
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

### جلد نمبر ۶
- ☐ برکات الدعا
- ☐ حُجّۃ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

### جلد نمبر ۷
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

### جلد نمبر ۸
- ☐ نُورُالحق دو حصّے
- ☐ اتمام الحُجّۃ
- ☐ سِرُّ الخلافۃ

### جلد نمبر ۹
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاء الحق
- ☐ نورُ القرآن دو حصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

### جلد نمبر ۱۰
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

### جلد نمبر ۱۱
- ☐ انجام آتھم

### جلد نمبر ۱۲
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء
- ☐ حُجّۃُ اللّٰہ
- ☐ تحفہ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین

### جلد نمبر ۱۳
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

### جلد نمبر ۱۴
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشفُ الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

### جلد نمبر ۱۵
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

### جلد نمبر ۱۶
- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجَّةُ النُّور

### جلد نمبر ۱۷
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین

### جلد نمبر ۱۸
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

### جلد نمبر ۱۹
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ چکڑالوی بٹالوی
- ☐ مواہبُ الرحمان
- ☐ نسیمِ دعوت
- ☐ سناتن دھرم

### جلد نمبر ۲۰
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں فرق

### جلد نمبر ۲۱
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

### جلد نمبر ۲۲
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ اَلاِستفتاء
- ☐ قصیدہ عربی

### جلد نمبر ۲۳
- ☐ چشمۂ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

احمدیہ کتب کے لئے amibookstore.us کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

# جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2026ء

| تاریخ۔ دن | تفصیل | لوکل۔ ریجنل۔ نیشنل | مقام |
|---|---|---|---|
| **جنوری** | | | |
| یکم جنوری۔ جمعرات | نئے سال کا پہلا دن | | وفاقی تعطیل |
| 3-4 جنوری، ہفتہ تا اتوار | لوکل، معاون تنظیمیں، ریویو 2025ء، منصوبہ جات 2026ء | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| 3 جنوری، ہفتہ | Qur'an Talks 7:00 بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار |
| 4 جنوری، اتوار | یومِ تحریکِ جدید | لوکل | جماعت |
| 5-11 جنوری، پیر تا اتوار | ہفتہ تحریک جدید۔ وعدہ جات | لوکل | جماعت |
| 10 جنوری، ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | زوم میٹنگ |
| 18 جنوری، اتوار | جلسہ سیرۃ النبی ﷺ | ریجنل | جماعت |
| 19 جنوری، پیر | مارٹن لوتھر کنگ جونیئر ڈے، لونگ ویک اینڈ | | وفاقی تعطیل |
| 23-25 جنوری، جمعہ تا اتوار | انصار لیڈرشپ کانفرنس | مجلس انصاراللہ | مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ |
| 21-30 جنوری، بدھ تا جمعہ | وصیت عشرہ | شعبہ وصیت | جماعت |
| **فروری** | | | |
| 31 جنوری تا یکم فروری، ہفتہ تا اتوار | لوکل، معاون تنظیمیں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| یکم تا 10 فروری، اتوار تا منگل | صلوٰۃ عشرہ | شعبہ تربیت | جماعت |
| 7 فروری، ہفتہ | سہ ماہی فلائر تقسیم (شعبہ تبلیغ، ذیلی تنظیمیں، وقفِ نَو) | لوکل | جماعت |
| 7 فروری، ہفتہ | Qur'an Talks 7:00 بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار |
| 7 فروری، ہفتہ | نیشنل لجنہ مینٹرنگ کانفرنس | لجنہ اماءاللہ | ورچوئل |
| 14 فروری، ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | زوم میٹنگ |
| 14-15 فروری، ہفتہ تا اتوار | مصلح موعود والی بال ٹورنامنٹ، امریکہ | مجلس صحت | ساؤتھ ورجینیا، ورجینیا |
| 15 فروری، اتوار | شہد کی مکھیاں پالنا اور گھر میں باغبانی | شعبہ زراعت | ویبینار |
| 16 فروری، پیر | پریذیڈنٹس ڈے، لونگ ویک اینڈ | | وفاقی تعطیل |
| 19 فروری تا 19 مارچ، جمعرات تا جمعرات | ماہِ رمضان | لوکل | جماعت |
| 21 فروری، ہفتہ | نیشنل تعلیمی ویبینار | شعبہ تعلیم | ویبینار |
| 22 فروری، اتوار | یومِ مصلح موعود | لوکل | جماعت |
| 28 فروری، ہفتہ | افطار برائے مہمانان، اوپن ہاؤس | شعبہ امور خارجیہ | جماعت |

| تاریخ۔دن | تفصیل | لوکل۔ریجنل۔نیشنل | مقام |
|---|---|---|---|
| مارچ | | | |
| 28فروری تا یکم مارچ، ہفتہ تا اتوار | لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| 20مارچ، جمعۃ المبارک | عیدالفطر | لوکل | جماعت |
| 21-30مارچ، ہفتہ تا پیر | وصیت عشرہ | شعبہ وصیت | جماعت |
| 22مارچ، اتوار | پاتھ وے ٹُو پیراڈائس (Pathway to Paradise) | شعبہ وصیت | ویبینار |
| 27-29مارچ، جمعہ تا اتوار | ACE 2026 | شعبہ صنعت و تجارت | ڈیلس، ٹیکساس |
| 28مارچ، ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ |
| 29مارچ، اتوار | یومِ مسیح موعود | لوکل | جماعت |
| اپریل | | | |
| یکم تا10/اپریل، بدھ تا جمعہ | صلوٰۃ عشرہ | شعبہ تربیت | جماعت |
| 3-5/اپریل، جمعہ تا اتوار | لوکل اجتماع (اطفال الاحمدیہ و خدام الاحمدیہ) | مجلس خدام الاحمدیہ | جماعت |
| 4-5/اپریل، ہفتہ تا اتوار | لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| 4/اپریل، ہفتہ | Qur'an Talks، 7 EST بجے شام | تربیت | ویبینار |
| 5/اپریل، اتوار | اپنی تاریخ جانیے، 7:30 EST بجے شام | شعبہ اشاعت | زوم میٹنگ |
| 10-12/اپریل، جمعہ تا اتوار | نیشنل لجنہ مینٹرنگ کانفرنس | لجنہ اماءاللہ | کولمبس، اوہائیو |
| 18/اپریل، ہفتہ | نیشنل تعلیمی ویبیبار | شعبہ تعلیم | ویبینار |
| 18-19/اپریل، ہفتہ تا اتوار | ریجنل اجتماعات، انصاراللہ | مجلس انصاراللہ | ریجنل |
| 19/اپریل، اتوار | گھر میں آرگینک باغبانی | شعبہ زراعت | ویبینار |
| 24-26/اپریل، جمعہ تا اتوار | مجلسِ شوریٰ، جماعت امریکہ | دفتر جنرل سیکرٹری | مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ |
| مئی | | | |
| یکم تا 3 مئی، جمعہ تا اتوار | مسرور انٹرنیشنل سپورٹس ٹورنامنٹ (MIST) | مجلس خدام الاحمدیہ | |
| 2-3 مئی، ہفتہ تا اتوار | لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| 2مئی، ہفتہ | Qur'an Talks، 7 EST بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار |
| 2-3 مئی، ہفتہ تا اتوار | ریجنل اجتماعات، انصاراللہ | مجلس انصاراللہ | ریجنل |
| 3-4 مئی، اتوار تا پیر | نیشنل سیمینار، ڈے آن دی ہل (Day on the Hill) | شعبہ امورِ خارجیہ | مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ |
| 9مئی، ہفتہ | ایک دوسرے کے لیے لباس، 7 EST بجے شام | شعبہ رشتہ ناتا | ویبینار |
| 9-10 مئی، ہفتہ تا اتوار | نیشنل وقفِ نَو کیریئر ایکسپو، جماعت امریکہ | شعبہ وقفِ نَو | آن لائن/ساؤتھ ورجینیا، نارتھ ورجینیا |
| 9-10 مئی، ہفتہ تا اتوار | لوکل قرآن کانفرنس | شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی | جماعت |
| 16مئی، ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | آسٹن، ٹیکساس |
| 16-17 مئی، ہفتہ تا اتوار | دوسرا اخدام ریفریشر کورس | مجلس خدام الاحمدیہ | مجالس |

| تاریخ۔دن | تفصیل | لوکل۔ریجنل۔نیشنل | مقام |
| --- | --- | --- | --- |
| 21-30 مئی، جمعرات تاہفتہ | وصیت عشرہ | شعبہ وصیت | جماعت |
| 22-24 مئی، جمعہ تااتوار | مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ، امریکہ | مجلسِ صحت | ایلبنی، نیویارک |
| 24 مئی، اتوار | یومِ خلافت | لوکل | جماعت |
| 25 مئی، پیر | میموریل ڈے لونگ ویک اینڈ | | وفاقی تعطیل |
| 27 مئی، بدھ | عید الاضحیٰ | لوکل | جماعت |
| 30 مئی، ہفتہ | سہ ماہی فلائر تقسیم (شعبہ تبلیغ، ذیلی تنظیمیں، وقفِ نَو) | لوکل | جماعت |
| **جون** | | | |
| یکم تا 10 جون، پیر تابدھ | صلوٰۃ عشرہ | شعبہ تربیت | جماعت |
| 5-7 جون، جمعہ تااتوار | 13واں سالانہ قرآن پاک سائنس سمپوزیم/ MSLM26 | نیشنل | Bethesda Marriott, MD |
| 6 جون، ہفتہ | Qur'an Talks، 7 EST بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار |
| 6-7 جون، ہفتہ تااتوار | لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| 6-7 جون، ہفتہ تااتوار | نیشنل ایجوکیشنل ایکسی لینس ڈے | شعبہ تعلیم | جماعت |
| 13 جون، ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | زوم میٹنگ |
| 15-19 جون، پیر تاجمعہ | نیشنل یوتھ کیمپ | شعبہ تعلیم | مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ |
| 20-24 جون، ہفتہ تابدھ | نیشنل وقفِ نَو سمر کیمپ (برائے طلباء) | شعبہ وقفِ نَو | لاس اینجلس، کیلیفورنیا |
| 20-24 جون، ہفتہ تابدھ | نیشنل وقفِ نَو سمر کیمپ (برائے طالبات) | شعبہ وقفِ نَو | مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ |
| 21 جون، اتوار | پاتھ وے ٹُو پیراڈائس (Pathway to Paradise) | شعبہ وصیت | ویبینار |
| 27-28 جون، ہفتہ تااتوار | روحانی فٹنس کیمپ | شعبہ تربیت | جماعت |
| 27 جون، ہفتہ | نیشنل تعلیم، ویبینار | شعبہ تعلیم | ویبینار |
| 28 جون، اتوار | اپنی تاریخ جانیے، 7:30 EST بجے شام | شعبہ اشاعت | زوم میٹنگ |
| **جولائی** | | | |
| 4 جولائی، ہفتہ | یومِ آزادی | | وفاقی تعطیل |
| 3-5 جولائی، جمعہ تااتوار | جلسہ سالانہ یوایس اے | نیشنل | رچمنڈ، ورجینیا |
| 10-12 جولائی، جمعہ تااتوار | جلسہ سالانہ کینیڈا | | |
| 11-12 جولائی، ہفتہ تااتوار | لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| 13-19 جولائی، پیر تااتوار | نیشنل حفظ القرآن کیمپ | شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی | ورچوئل |
| 21-30 جولائی، منگل تاجمعرات | وصیت عشرہ | شعبہ وصیت | جماعت |
| 24-26 جولائی، جمعہ تااتوار | جلسہ سالانہ یوکے | | |
| **اِگست** | | | |
| یکم تا 2/ اگست، ہفتہ تااتوار | لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| یکم تا 10/ اگست، ہفتہ تااتوار | صلوٰۃ عشرہ | شعبہ تربیت | جماعت |

| تاریخ۔دن | تفصیل | لوکل۔ریجنل۔نیشنل | مقام |
| --- | --- | --- | --- |
| یکم اگست،ہفتہ | Qur'an Talks، 7 EST بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار |
| 15/اگست،ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | زوم میٹنگ |
| 15/اگست،ہفتہ | سہ ماہی فلائر تقسیم (شعبہ تبلیغ، ذیلی تنظیمیں، وقفِ نَو) | لوکل | جماعت |
| 15-16/اگست،ہفتہ تااتوار | روحانی فِٹنس کیمپ | شعبہ تربیت | جماعت |
| 21-23/اگست،جمعہ تااتوار | مجلس شوریٰ، خدام الاحمدیہ | مجلس خدام الاحمدیہ | مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ |
| 29/اگست،ہفتہ | نیشنل تعلیم،ویبینار | شعبہ تعلیم | ویبینار |
| **ستمبر** | | | |
| 5-6 ستمبر،ہفتہ تااتوار | لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| 5 ستمبر،ہفتہ | Qur'an Talks، 7 EST بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار |
| 6 ستمبر،اتوار | یومِ تحریکِ جدید | لوکل | جماعت |
| 7-13 ستمبر،پیر تااتوار | ہفتہ تحریکِ جدید، چندہ وصولی | | |
| 7 ستمبر،پیر | لیبر ڈے لونگ ویک اینڈ | | وفاقی تعطیل |
| 12 ستمبر،ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | ملواکی، وسکانسن |
| 12 ستمبر،ہفتہ | تحریکِ جدید نیشنل ویبینار | نیشنل | ویبینار |
| 13 ستمبر،اتوار | اپنی تاریخ جانیے، 7:30 EST بجے شام | شعبہ اشاعت | زوم میٹنگ |
| 18-20 ستمبر،جمعہ تااتوار | لجنہ مجلسِ شوریٰ | لجنہ اماء اللہ | کوئینز، نیویارک |
| 20 ستمبر،اتوار | پاتھ وے ٹُو پیراڈائس (Pathway to Paradise) | شعبہ وصیت | ویبینار |
| 25-27 ستمبر،جمعہ تااتوار | نیشنل اجتماع، مجلس انصاراللہ | مجلس انصاراللہ | مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ |
| 21-30 ستمبر،پیر تابدھ | عشرہ وصیت | شعبہ وصیت | جماعت |
| **اکتوبر** | | | |
| یکم تا 10/اکتوبر،جمعرات تاہفتہ | صلوٰۃ عشرہ | شعبہ تربیت | جماعت |
| 3-4/اکتوبر ہفتہ تااتوار | لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| 3/اکتوبر ہفتہ | Qur'an Talks، 7 EST بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار |
| 3/اکتوبر ہفتہ | وقفِ نَو ریجنل اجتماعات، 16 ریجنز | شعبہ وقفِ نَو | ریجنل |
| 9-11/اکتوبر جمعہ تااتوار | نیشنل اجتماع، مجلس خدام الاحمدیہ۔خدام واطفال | مجلس خدام الاحمدیہ | باغِ احمد، نیوجرسی |
| 9-11/اکتوبر جمعہ تااتوار | چوتھا لجنہ اماء اللہ نیشنل اجتماع | لجنہ اماء اللہ | مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ |
| 10/اکتوبر ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | زوم میٹنگ |
| 17/اکتوبر ہفتہ | ایک دوسرے کے لیے لباس، 7 EST بجے شام | شعبہ رشتہ ناتا | ویبینار |
| 24/اکتوبر ہفتہ | نیشنل تعلیمی ویبیبار | شعبہ تعلیم | ویبینار |
| 24-25/اکتوبر ہفتہ تااتوار | انصار مجلسِ شوریٰ | مجلس انصاراللہ | مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ |
| 24-5/اکتوبر ہفتہ تااتوار | نیشنل قرآن کانفرنس | شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی | ورچوئل |
| 31/اکتوبر تایکم نومبر،ہفتہ تااتوار | لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |

| تاریخ۔دن | تفصیل | لوکل۔ریجنل۔نیشنل | مقام |
| --- | --- | --- | --- |
| **نومبر** | | | |
| 6نومبر،جمعہ | مجلس انصاراللہ واک اے تھان<br>HQ/VA and SW Regions))((Walk-a-Thon | مجلس انصاراللہ | ریجنل |
| 7نومبر،ہفتہ | Qur'an Talks،7 EST بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار |
| 7نومبر،ہفتہ | سہ ماہی فلائر تقسیم (شعبہ تبلیغ،ذیلی تنظیمیں،وقفِ نَو) | لوکل | جماعت |
| 8نومبر،اتوار | نیشنل قرآن کانفرنس برائے بچگان | شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی | ورچوئل |
| 13-15 /نومبر،جمعہ تااتوار | فضلِ عمر قائدین کانفرنس / اطفال ریفریشر کورس | مجلس خدام الاحمدیہ | مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ |
| 14نومبر،ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | زوم میٹنگ |
| 21-30نومبر،ہفتہ تاپیر | وصیت عشرہ | شعبہ وصایا | جماعت |
| 26-29نومبر جمعرات تااتوار | تھینکس گونگ ویک اینڈ | | وفاقی تعطیل |
| **دسمبر** | | | |
| یکم تا 10 دسمبر،منگل تاجمعرات | صلوٰۃ عشرہ | شعبہ تربیت | جماعت |
| 5-6دسمبر،ہفتہ تااتوار | پہلا خدام ریفریشر کورس | مجلس خدام الاحمدیہ | مجلس |
| 5-6دسمبر،ہفتہ تااتوار | لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل وتنظیمیں | جماعت |
| 5دسمبر،ہفتہ | Qur'an Talks،7 EST بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار |
| 12دسمبر،ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ |
| 13دسمبر،اتوار | نیشنل ایجوکیشنل ایکسی لینس ڈے | شعبہ تعلیم | جماعت |
| 13دسمبر،اتوار | پاتھ وے ٹُو پیراڈائس(Pathway to Paradise) | شعبہ وصیت | ویبینار |
| 13دسمبر،اتوار | نیشنل اے ای اے (AEA)ویبینار | AEA | ویبینار |
| 19دسمبر،ہفتہ | نیشنل تعلیم ویبینار | شعبہ تعلیم | ویبینار |
| 20دسمبر،اتوار | اپنی تاریخ جانیے،7:30 EST بجے شام | شعبہ اشاعت | زوم میٹنگ |
| 25دسمبر،جمعۃ المبارک | کرسمس ڈے | | وفاقی تعطیل |
| 25-27دسمبرجمعہ تااتوار | ویسٹ کوسٹ جلسہ سالانہ (ممکنہ تاریخ) | نیشنل جماعت | چینو،کیلیفورنیا |

# مقابلۂ مضمون نویسی 2026

## اصول:

مضمون یا تو انگریزی میں ہو سکتا ہے یا اردو میں۔

کسی موضوع کے احاطے کی گنجائش اور حد شرکاء کی عمر پر منحصر ہے۔

مضمون کا متن ورڈ یا اس کے مساوی ایپلی کیشن میں ٹائپ کیا جانا چاہیے۔ مضمون اصل ٹیکسٹ فائل میں فراہم کیا جانا چاہیئے نہ کہ پی ڈی ایف میں۔

تصاویر اور گرافکس کو گرافک فائلوں کے طور پر منسلک کیا جانا چاہیئے اور ٹیکسٹ فائل میں نہیں ڈالا جانا چاہیئے۔

ایک ہزار سے زیادہ الفاظ پر مشتمل مضمون میں ذیلی عنوانات کا ہونا ضروری ہے۔

مضمون کے آخر میں حوالہ جات کا صحیح طور پر اندراج ہونا چاہیے۔ اگر چھپا ہؤا حوالہ دستیاب ہو تو ویب سائٹ کا حوالہ قابل قبول نہیں۔

انٹرنیٹ کے حوالے دینے کی عام طور پر حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ کتابوں کے حوالہ جات میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں:

1. مصنف یا مدیر
2. عنوان (ترچھی تحریر میں)
3. ایڈیشن
4. ناشر کا نام
5. اشاعت کا سال اور مقامِ اشاعت

اقتباس کے ترجمہ میں ترجمہ کے ماخذ کی فہرست ہونی چاہیے۔ اگر ترجمہ مصنف کا ہے، تو اس میں ذکر کرنا چاہیے کہ ترجمہ مصنف کا ہے۔

مضمون publications@ahmadiyya.us پر ای میل کے ذریعے آن لائن جمع کرانا ضروری ہے۔ براہ کرم رابطہ کرنے کے لیے اپنا فون نمبر، اپنی جماعت اور اپنی ذیلی تنظیم کا نام لکھیں۔

مضامین مقررہ بھجوانے کی تاریخون کے مطابق ارسال فرمائیں۔

صرف ایک موضوع کا انتخاب کافی ہے۔

مضامین کا جائزہ موضوع سے مطابقت، مکمل (موضوع سے متعلق مختلف پہلوؤں کا جامع احاطہ کیا گیا ہے)، اسلوب (گرامر، بہاؤ، پڑھنے کی اہلیت، مواد کی ترتیب) اور علمیت (اصل تاریخی اور عصری حوالہ جات) کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

## انعامات:

مضامین کا مقابلہ ذیلی تنظیموں کے درمیان کیا جائے گا۔ ہر گروپ میں پہلی تین پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات سے نوازا جائے گا۔ اشاعت کے لیے منتخب مضامین پر غور کیا جائے گا۔

## موضوعات:

**موضوع کا احاطہ: اسلام کی تجدید (15 دسمبر 2026 تک جمع کروائیں)**

| | | |
|---|---|---|
| خدا کا تصور | اسلام کے ذریعے نجات | یسوع کی موت – عالمی گواہی |
| حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ | عیسیٰ علیہ السلام کی وفات – قرآن پاک کی رو سے | حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی |
| قرآن پاک کی خوبصورتی اور فضائل | عیسیٰ علیہ السلام کی وفات – حدیث کی رو سے | |

**موضوع کا احاطہ: احمدی خلفاء کی طرف سے شروع کی گئی آسمانی اسکیمیں (15 مئی 2027 تک جمع کروائیں)**

احمدی خلیفہ یا احمدی خلفا کی طرف سے شروع کی گئی اسکیم یا اسکیموں کے ثمرات کا جامع جائزہ، یا کسی ایک اسکیم کا جائزہ یا ایک پہلو۔

# محفوظ قلعہ میں داخل ہونے کے لیے دعاؤں کی خصوصی تحریک

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 23/اگست 2024ء میں دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ایک رؤیا تھا کہ ان کو ایک بزرگ نے کہا کہ اگر جماعت کا ہر فرد، ہر بڑا دو سَو دفعہ یہ درود شریف **سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ** پڑھے، درمیانی عمر کے افراد ایک سَو دفعہ اور بچے تینتیس تینتیس دفعہ پڑھیں اور جو چھوٹے بچے ہیں ان کو ان کے والدین تین چار دفعہ یہ خود پڑھوا دیں۔ اسی طرح سَو دفعہ استغفار کریں۔ مَیں اس میں یہ شامل کرتا ہوں کہ سَو دفعہ **رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ** کا بھی ورد کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو رؤیا میں یہی دکھایا گیا تھا کہ اگر یہ کرو گے تو ایک محفوظ قلعے میں داخل ہو جاؤ گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکے گا۔

**سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ**

دو سَو دفعہ یہ درود شریف پڑھیں

**اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ**

سَو دفعہ استغفار کریں

**رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ**

سَو دفعہ وِرد کریں

# مجھے آپ کی تلاش ہے!

1 ← کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں، اتنی محنت کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں۔

2 ← کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں آپ کے سامنے آپ کا گہرا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے تو آپ اس پر اظہار نفرت کیے بغیر نہ رہ سکیں۔

3 ← کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں۔ بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں سارا سارا دن پھر سکتے ہیں۔ اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں۔

4 ← کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں جس کے معنیٰ ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھے رہنا (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا

5 ← کیا آپ سفر کر سکتے ہیں۔ اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو۔ دشمنوں اور مخالفوں میں ناواقفوں اور ناآشناؤں میں؟ دنوں، ہفتوں، مہینوں؟

6 ← کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتے ہیں۔ وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتے وہ پہاڑوں کو کاٹنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اس قربانی کیلئے تیار ہو سکتے ہیں۔

7 ← کیا آپ میں ہمت ہے۔ کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں۔ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ سنجیدگی قائم رکھیں لوگ آپکے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر تو جا ہم تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے اور آپ اسکی طرف سر جھکا کر کہیں لو مار لو۔ آپ کسی کی نہ مانیں۔ کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں مگر آپ سب سے منوالیں کیونکہ آپ سچے ہیں۔

8 ← آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا۔ بلکہ ہر ناکامی کو اپنا قصور سمجھتے ہوں، آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا اُس نے محنت ہرگز نہیں کی۔

9 ← اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا مبلغ اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں مگر آپ ہیں کہاں خدا کے ایک بندہ کو آپ کی دیر سے تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان! ڈھونڈ اس شخص کو اپنے صوبہ میں اپنے شہر میں اپنے محلہ میں اپنے دل میں کہ اسلام کا درخت مرجھا رہا ہے اسی کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہو گا۔

مرزا محمود احمدؓ

خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ